"اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَہ"

(یقیناً بعض اَشعار حکمت سے لبریز ہوتے ہیں۔)

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نعتیہ کلام کے محاسن وخصوصیات اور اس میں موجود نقوش سیرت

وَأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي	وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ	كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ
تجھ سا حسین آنکھ نے دیکھا نہیں	کبھی تجھ سا جمیل ماؤں نے اب تک نہیں جنا
ہر عیب سے بری تجھے پیدا کیا گیا	تو چاہتا تھا جس طرح ویسے ہی بنا

ڈاکٹر حافظ نثار مصطفیٰ

(ایم فِل علوم اسلامیہ، ایم اے عربی، ایم اے اردو، درس نظامی، وفاق المدارس، فاضل عربی، بی ایڈ، خطیب جامع مسجد محمدی اگوکی، سیالکوٹ)

ناشر ڈاکٹر طیب محمود عالم صدر وانتظامیہ جامع مسجد محمدی اگوکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

اظہار تشکر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، من يهد الله فلا مضلّ له، ومن يضلل فلا هادی له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله. يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقاتِهِ وَلا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (102) [آل عمران: 102]. يا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِی خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ واحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْها زَوْجَها وَبَثَّ مِنْهُما رِجالًا كَثِيراً وَنِساءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِی تَسائَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحامَ إِنَّ اللَّهَ كانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً (1) [النساء: 1]. يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيداً (70) يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فازَ فَوْزاً عَظِيماً (71) [الأحزاب: 70-71]. أما بعد،

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے بے شمار نعمتوں کے ساتھ ساتھ حصولِ علم کے شوق سے نوازا اور پھر مجھے اس قابل کیا کہ میں یہ تحقیقی کتابچہ لکھنے میں کامیاب ہو گیا (الحمد للہ)۔ اس کے بعد میں اپنے مرحوم والدین کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جنھوں نے مجھے پڑھایا اور اپنی دعاؤں سے نوازا۔ میں اپنی اس تحقیقی کاوش کو اعتراف بالجمیل کے طور پر اپنے مرحوم والدین کے نام کرتا ہوں جو اب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ (اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا وَارْحَمْهُمَا وَاَدْخِلْهُمَا جَنَّه الْفِرْدَوْسِ آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ)

والدین کے ساتھ ساتھ میں اپنے تمام اساتذہ کرام کا بھی ممنون ہوں کہ جن کے چشمۂ علم سے میں فیض یاب ہو کر میں اس طریق سے دین کی خدمت کے قابل ہوا ۔لہذا میں اپنے تمام اساتذہ کرام کا بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں جن کی محنتیں اور دعائیں شامل حال رہیں۔(جزاھما اللہ عنی خیر الجزاء)

میں ان تمام احباب کا بھی شکر گزار ہوں جو میرے لیے دعا گو رہے اور جنھوں نے اس کتابچہ کی اشاعت میں معاونت کی۔ میں اپنے چچا محترم محمد عظیم صاحب، محترم ڈاکٹر طیب محمود عالم صاحب صدر جامع مسجد محمدی اہل حدیث اگوکی، جناب محمد وقاص یوسف صاحب مغل آف الہ آباد وزیر آباد، جناب شکیل بھٹہ صاحب آف الہ آباد وزیر آباد، جناب الحاج محمد اسلم بھٹہ صاحب آف الہ آباد وزیر آباد جناب محمد نعیم صاحب مغل آف الہ آباد وزیر آباد، حافظ محمد حسیب صاحب آف اگوکی مدینہ ہوٹل والے، جناب حاجی غلام حیدر صاحب آف تلواڑہ راجپوتاں، جناب اعزاز شاہد صاحب ،جناب عدیل صاحب مغل اور اپنے چھوٹے بھائی محمد مدثر مغل وغیرہ اِن سب معاونین کا ممنون ہوں جنہوں نے میری تمام تالیفات کی اشاعت میں مالی معاونت کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتابچہ کو ہم سب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین یارب العالمین.

احقر العباد الی اللہ حافظ نثار مصطفی

عرض ناشر

ہومیو پیتھک ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی (عرف حافظ سہیل) جامع مسجد محمدی اہل حدیث اگوکی کے سابقہ طالب علم ہیں۔ انہوں نے اس مسجد سے قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی اور بفضل اللہ اب اسی مسجد میں بطورِ خطیب دین اسلام کی خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ یہ ایک پی ایچ ڈی سکالر ہیں۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ قرآن و تفسیر کے طالب علم کے طور پر اب کا مقالہ (بنام: " قرآنی قسموں کی معنویت ") Evaluation کے لیے جمع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی انہیں کامیابی سے ہم کنار فرمائے۔

ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی پر اللہ تعالی کا یہ خصوصی انعام ہے کہ اللہ تعالی نے انہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نعتیہ کلام پر لکھنے کی خاص توفیق بخشی ہے۔ چنانچہ اس موضوع پر انہوں نے چند کتب تحریر کیں۔ اللہ تعالی ہم سب کی مساعی قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

ڈاکٹر حافظ طیب محمود عالم صدر جامع مسجد محمدی اہل حدیث اگوکی سیالکوٹ

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نعت گوئی میں خصوصیت اور مقام و مرتبہ

اس ضمن میں صرف ایک حدیث پر اکتفا کیا جاتا ہے چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"نبی کریم ﷺ مسجد میں حسان رضی اللہ عنہ کے لیے منبر رکھا کرتے تھے جس پر وہ کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی بابت فخریہ کلام پڑھتے یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (روای کو شک ہے (کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے بے شک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ساتھ حسان کی اس وقت تک تائید فرماتا ہے جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی بابت فخریہ کلام پڑھتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ دفاع کرتے تھے۔ " (دیکھیں حوالہ نمبر 6 مقالہ ھذا)

اس کتاب کے باب اول میں مداحِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کا تعارف اور ان کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت کو یکجا کر کے بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالی ہم سب احباب کے اس عمل کو قبول فرمائے آمین۔

حافظ عبد الرحمان صدیقی آف تلواڑہ راجپوتاں

حرفِ چند

اس کتاب کے مؤلف ہومیو پیتھک ڈاکٹر حافظ نثار مصطفیٰ (میرے بڑے بھائی) خطیب جامع مسجد محمدی اہل حدیث اگوکی، ناظم نشرو اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ انہیں اللہ تعالی نے یہ توفیق خاص بخشی کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نعتیہ کلام پر یہ دوسری علمی و تحقیقی تالیفات رقم طراز کی ہیں۔بقول شاعر:

ایں سعادت بزور بازو نیست　　　تانا بخشد خدائے بخشندہ

اس کتاب سے قبل جو کتاب انہوں نے تصنیف کی ہے اس کا تعارف درج ذیل ہے:

1-"صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا نعتیہ کلام بطورِ ماخذ سیرتِ طیبہ "

اس تحقیقی مقالہ میں 83 سے زائد صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہم کے نعتیہ کلام کو سیرتِ طیبہ کے ماخذ کے طور پر پیش کیا گیا ہے، ان نعت خواں صحابہ کا مختصر تعارف، شعر و نعت کی شرعی حیثیت اور جاہلی و اسلامی ادوار کی شاعری کی

خصوصیات وفرق بیان کیا گیا ہے۔ اس تحقیقی مقالہ کا قدرے تفصیل سے تعارف درج ذیل ہے:

یہ کتاب: مقدمہ، چار ابواب، نتائج تحقیق، سفارشات اور فہارس پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں موضوعِ تحقیق کا تعارف و اہمیت، موضوع تحقیق کا بنیادی مسئلہ، ۔۔۔، تحقیق کے مقاصد اسلوبِ تحقیق، زیرِ تحقیق موضوعِ مقالہ کی سابقہ کام کی روشنی میں افادیت کو پیش کیا گیا ہے۔

بابِ اول میں شعر ونعت کا مفہوم اور شرعی حیثیت، قبل از اسلام عربی شاعری اور عہدِ صحابہ رضی اللہ عنھم) قرن اول) میں شاعری کو بیان کیا گیا ہے۔

باب دوم میں عشرہ مبشرہ اصحابِ بدر میں سے نعت خواں صحابہ رضی اللہ عنھم کے ساتھ دوسرے نعت خواں صحابہ رضی اللہ عنھم کا بھی تعارُف پیش کیا گیا ہے۔

باب سوم میں ذاتِ رسول ﷺ کے اخلاقیات اور شمائل وخصائل نبوی ﷺ اور غزوات و شجاعتِ رسول ﷺ کو اشعارِ صحابہ اور مراثیِ صحابہ رضی اللہ عنھم(نبی کریم ﷺ کی ملا اعلی کی طرف رحلت کے موقع پر صحابہ رضی اللہ عنھم کی کہی گئی نعتوں) کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

باب چہارم میں کتب تفاسیر ، کتبِ سِیَر و تعارفِ صحابہ کرام] اور کتبِ تواریخ میں صحابہ کرام] کے نعتیہ کلام اور سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کے نعتیہ کلام سے نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر استشہاد کیا گیا ہے۔ نتائج تحقیق و سفارشات میں اس موضوع پر اب تک حاصل ہونے والے نتائج اور ان نتائج کی روشنی میں سفارشات مرتب کی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ مقدمہ میں اُٹھائے گئے مسئلے کا جواب دیا گیا ہے اور نیز مقدمہ میں قائم کیے گئے فرضیات میں سے درست فرضیے کی نشان دہی کی گئی ہے۔ نیز مقالے میں حوالے کے طور پر آنے والی قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ ، اہم مصطلاحات، شعرا اور موضوعات کی فہارس بھی مرتب کی گئی ہیں۔

اللہ تعالی حافظ صاحب اور ان کے جملہ معاونین مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

ہم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ کے مرکزی قائدین جناب فیصل افضل شیخ صاحب صدر اہل حدیث پاکستان ، جناب ملک محمد منیر صاحب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ،، مفتی کفایت اللہ شاکر صاحب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ اور قاری محمد الیاس صاحب مرکزی راہنما مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ کے بھی ممنون ہیں جو دین اسلام

کی خدمت میں پیش پیش ہیں اور ہمارے شانہ بشانہ ہیں۔ اللہ تعالی ان سب احباب کی مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

قاری وحید الرحمان ربانی

تلخیص

یہ مختصر کتاب ایک مقدمہ، چاا ابواب اور فہرست مضامین پر مشتمل ہے۔

باب اول بنام: "صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نعتیہ کلام کے محاسن و خصوصیات" دو فصول پر مشتمل ہے۔پہلی فصل میں عہدِ رسالت میں شاعری کی عمومی خصوصیات بیان کی گئی ہیں جبکہ دوسری فصل میں صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمۡ کے نعتیہ کلام کے محاسن و خصوصیات بیان کیے گئے ہیں۔

باب دوم بنام:" مداحِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت " میں مداحِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کا تعارف اور ان کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت کو یکجا کر کے بیان کرنے کی سعی مقدور کی گئی ہے۔

باب سوم بنام: صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمۡ کے نعتیہ کلام کی روشنی میں اخلاقیات اور شمائل و خصائل نبی ﷺ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نعتیہ کلام میں موجود نقوش سیرت کو بیان کیا گیا ہے

باب چہارم بنام:"صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی وفات ور حلت رسول ﷺ کے موقع پر کہی گئی نعتوں میں موجود نقوش سیرت" میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی ان نعتوں کو تحریر کیا گیا ہے، جو انہوں نے پیارے رسول کریم ﷺ کی رحلت اوروفات کے موقع پر کہیں۔ جہاں مخصوص موقع پر کہی گئیں یہ نعتیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ذات رسول ﷺ کے ساتھ والہانہ جذبات، بے پناہ عقیدت، از حد اُلفت، بے حد و حساب اُنس و محبت اور فراق رسول ﷺ کے ناقابل بیان غم و اندوہ کے اظہار و بیان پر مشتمل ہیں وہاں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی یہ نعتیں سیرت طیبہ کے جواہر و آلآلی سے مرصع ہیں۔

یہ بات ذہن میں رہے کہ کہ تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ پیارے نبی کریم ﷺ کا جسد اطہر آپ ﷺ کی قبر مبارک میں محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ و مصون رہے گا۔ تمام مسلمان آپ ﷺ پر جو درود و سلام بھیجتے ہیں ملائکہ (فرشتےجو کہ من جانب اللہ مامور ہیں اور ان کی یہ ذمہ داری ہے۔) آپ ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔

مقدمہ

تعارف

نعت کے باب میں یہ منفرد مفید تحقیق ہے۔ جس میں صحابہ کرام (صحابہ سے مراد: "وہ بزرگ حضرات، جن کو آنحضرت ایمان لائے ہوں، پھر ایمان ہی پر ان کا خاتمہ بھی ہوا ہو۔(1)) رضی اللہ عنھم کی نعتوں میں موجود نقوش سیرت کو بیان کرنے کی سعی مقدور کی گئی ہے۔

اہمیت وضرورت

اس تحقیق میں ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مندرج کلام نعت کے باب میں ہر قسم کی فرقہ واریت سے مبرا ہے۔ بلاشبہ نعت گوئی ایک ایسا عمل ہے، جس کو رسول ﷺ نے پسند فرمایا اور نعت سننا مسنون عمل ہے۔ وائے افسوس! جس طرح مسلمِ اُمہ دوسرے بہت سے معاملات میں متفرق ہے بعینہٖ وہ نعت گوئی کے باب میں بھی فرقہ واریت سے مبرہ نہیں۔ بلاشبہ یہ مختصر سی تحقیق مسلم اُمّہ کو نعت کے باب میں یکجا کرنے کی ایک کاوش ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر

نعت گو شعرا، خواہ ان کا تعلق کسی مکتب فکر سے ہو، نعت کے باب میں اپنے نظریات و اعتقادات کا مآخذ قرآن، احادیثِ صحیحہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی نعتوں کو بنائیں تو یقیناً ساری مسلمِ اُمہ ایسی نعتوں کو نہ صرف قبول کریں گے، بلکہ اس باب میں ایک دوسرے کے قریب ہوں گے اور فرقہ واران نفرتیں کم ہوں گی۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی نعتوں کی شرعی حیثیت

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے مُختلِف اَوقات اور مَواقِع پر نبی کریم ﷺ کی مدح وستایش میں اَشعار کہے۔ یقیناً یہ اَشعار نبی کریم ﷺ کی ایسی نعت پر مُشتَمِل ہیں، جو حَقَائق و واقِعَات کے تَناظُر میں مبنی بر حقیقت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی نعتوں کو زمانی لحاظ سے ہم دو اَدوار میں تقسیم کرتے ہیں۔

1۔ عہدِ نبوی ﷺ کے اَشعار۔

2۔ بعد از عہدِ نبوی ﷺ کے اشعار۔

اول الذکر عہد کے اشعار حدیثِ تقریر کے زمرہ میں آتے ہیں* جبکہ ثانی الذکر عہد کے اشعار بھی بلا خوفِ تردید حقیقت اور واقعیت کے آئینہ دار اور عکاس ہیں۔ اس مختصر سی تحقیقی کاوش میں دلائل و براہین کے ساتھ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی نعتیہ شاعری تخیلاتی اور ماورائی رنگ سے پاک و منزہ ہے۔پیارے نبی کریم ﷺ کی تعلیم وتربیت کے باعث ان کی شاعری کے موضوعات میں اِصلاحی اور واقعاتی رنگ نمایاں ہونے کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے نقوشِ پرانوار بھی بہ کثرت موجودہیں۔

مقاصد تحقیق

اس مختصر تحقیق کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ دلائل و براہین کے ساتھ یہ ثابت کرنا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی نعتیہ شاعری واقعاتی اور مبنی بر صداقت و حق ہے ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی نعتیہ شاعری تخیلاتی،ماورائی اور مبنی بر مبالغہ نہیں ہے یااس کا مقصد محض ادب برائے ادب نہیں ہے بلکہ جہاں یہ نعتیہ شاعری واقعاتی اور مبنی بر صداقت وحق ہے وہاں یہ اپنے اندر سیرت طیبہ ﷺ کے نقوش سموئے ہوئے ہے۔

2۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی نعتوں میں موجود سیرت طیبہ ﷺ کے نقوش کو منظم و مرتب صورت میں منصۂ شہود پر لانا تاکہ عوام و خواص اس سے استفادہ کرسکیں۔

حوالہ جات1

1- (لویس، معلوف: المنجد فی اللغۃ والآدب و العلوم (ص: : 557، دار الاشاعت، مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی، مترجم از مولانا حسن خان یوسفی، پروفیسر عبد الصمد ازہری، وغیرہما)

باب اول

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نعتیہ کلام کے محاسن و خصوصیات

فصل اول: عہدِ رسالت میں شاعری کی عمومی خصوصیات
فصل دوم: صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نعتیہ کلام کے محاسن و خصوصیات

فصل اول

عہدِ رسالت میں شاعری کی عمومی خصوصیات

اسلامی دور اور جاہلی دور میں فرق

احمد حسن زیات کے درج ذیل اقتباسات ان دونوں ادوار کے فرق کو نمایاں اور واضح کرتے ہیں :

" قرآن "دین" کو" اسلام" اور اس سے پہلے کے زمانہ کو" جاہلیت" کہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نام دونوں زندگیوں اور ذہنیتوں کی ابتدا اور انتہا کے پورے فرق کو ظاہر کرتے ہیں۔ جہالت کے معنی ہیں: حماقت، نادانی، خود پسندی و تکبر، بیچ اور عصبیت و حمیت اور انھیں عادتوں پر جاہلیت میں دارو مدار تھا۔ اسلام کے معنی ہیں سلامتی، صلح پسندی، رواداری اور اللہ کی فرمانبرداری* اور یہی خصلتیں اس نئے مذہب کی روح رواں ہیں۔(1)"

"بہادری، جرأت و جانبازی، فضول خرچی اور بربادی تک پہنچا دینے والی سخاوت، قبیلہ کی بہی خواہی، وفاداری میں مر مٹنا، بدلہ لینے میں سنگدلی، خویش و اقارب میں سے کسی پر قولی یا عملی زیادتی کرنے والے سے انتقام لے کر چھوڑنا یہی وہ اوصاف ہیں جو زمانہ جاہلیت

میں معیار فضیلت و برتری تھے لیکن اسلام نے بنی نوع انسان کے لیے جو بلند اخلاقی معیار پیش کیا ہے، اس کے اہم عناصر: اللہ کے سامنے جھکنا، گڑگڑانا، فروتنی، بے بسی اور عاجزی کا اظہار کرنا اس کے احکام کی فرمانبرداری کرنا قناعت و خاکساری، ہوس دولت سے اجتناب، فخر و غرور سے احتراز اور صبر و شکر ہیں۔(2)"

جاہلی شاعری پر اسلام کے معنوی لحاظ سے اثرات

اسلامی تعلیمات نے عہدِ صحابہ رضی اللہ عنھم) قرن اول میں)شاعری پر جو اثرات مرتب کیے، احمد حسن زیات کے درج ذیل اقتباسات ان کی تعبیر و توضیح کرتے ہیں :

"اسلام کی بدولت قومی و نسلی تعصبات ختم ہوگئے اور حکومت و ریاست نسب و نسل سے نکل کر دین کے ہاتھوں میں آگئی محبت و اخوت تعصبات سے پاک ہو کر اللہ کے واسطے ہونے لگی اس ذہنی انقلاب کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے ذہنوں سے نکلنے والے افکار و اقوال بھی بدل گئے۔ وہ شعراء جو اپنی بدروحوں سے آپس میں فخر کرتے، کشیدگی کو بڑھاتے اور ہجویہ اشعار کہتے تھے، وہ اب مضامین بذریعہ وحی حاصل کرتے تھے۔(3)"

"خطابت و شاعری، قرآن کی روشنی سے مستنیر اور اس کے بنائے ہوئے راستہ پر گامزن ہو گئیں۔"

عہدِ جاہلی کی شاعری پر اسلام کے فنی لحاظ سے اثرات

اسلام نے قرن اول و عہد صحابہ رضی اللہ عنھم میں فنی لحاظ سے جاہلی شاعری پر کوئی اثرات مرتب نہیں کیے تھے چنانچہ ہمارے اس دعویٰ کی، احمد حسن زیات کے درج ذیل اقتباسات سے تائید ہوتی ہے :

"عبداللہ بن الزبعری، عمرو بن العاص اور ابو سفیان وغیرہ قریشی شاعروں نے آپ ﷺ اور ان کے متبعین کو دل خراش ہجو کے ذریعہ سخت اذیت پہنچائی، جس سے مسلمانوں میں بھی جذبہ شاعری بھڑک اٹھا اور انھوں نے یہ خواہش ظاہر کی کہ آپ ﷺ انھیں مخالف شاعروں کے جواب میں شاعری کرنے کی اجازت دے دیں اور کچھ مدت بھی نہ گزری کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: جن لوگوں نے اللہ و رسول ﷺ کی اپنے ہتھیاروں سے مدد کی ہے، ان کو کیا چیز روکے ہوئے ہے کہ وہ اپنی زبانوں سے مدد نہیں کرتے چنانچہ صحابہ کی ایک جماعت قریشیوں کے مقابلہ کے لیے تیار ہوگئی، جن میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن رواحہؓ قابل ذکر ہیں۔ یہ شاعرانہ جنگ بالکل جاہلانہ طرز پر تھی۔(4)"

"شاعری نے فنی اعتبار سے اس زمانہ میں کوئی نیا قدم نہیں بڑھایا۔ بلکہ آپس میں ہجو کرنے کے لیے انھوں نے اپنا وہی پرانا جانا بوجھا طرز اختیار کیا تھا، جس میں حسب و نسب پر فخر ہوتا، سرداری و بزرگی کی ڈینگیں ماری جاتیں۔ آپ ﷺ کا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ فرمانا کہ ابو بکر کے پاس جاؤ اس لیے کہ وہ قریش کے عیوب اور کمزور پہلو خوب جانتے ہیں۔

نیز یہ فرمانا کہ تم ان کی ہجو کیونکر کرو گے، حالانکہ میں بھی انہی میں سے ہوں اور اس پر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا یہ جواب کہ میں آپ ﷺ کو اس طرح صفائی سے نکال دوں گا جس طرح گوندھے ہوئے آٹے میں سے بال، ہمارے مذکورہ بال قول پر حجت و دلیل ہیں۔(5) "

"لہٰذا اس میں کوئی شک نہیں کہ عہد نبوت میں شاعری اپنے جاہلانہ طریقہ پر رہی اور ایک مدت کے بعد جب قریش اور تمام اہل عرب نے نئے مذہب کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا تو تمام زبانیں گونگی ہو گئیں اور جاہلی شاعری دوبارہ بھاگ کر صحرا میں پناہ گزیں ہو گئی۔ مسلمان حفظ کلام اللہ، روایت احادیث اور جہاد بالمشرکین میں مشغول ہو گئے۔ اس لیے محرکات شاعری میں کمی واقع ہونے کی وجہ سے شاعری کی آواز مدہم پڑ گئی۔ ہاں وقتاً فوقتاً حقیقی مدح یا سچا مرثیہ کہنے کے لیے وہ نمودار ہو جاتی رسول اللہ ﷺ نے شاعری کے سننے میں رواداری کا سلوک برتا، بعض شاعروں کو انعام دیتے اور شاعری کے بارے میں ارشاد فرمایا: بے شک بعض شاعری دانشمندی و حکمت ہوتی ہے۔(6) "

"اسلام کی آمد کے بعد دین نے لوگوں کے دلوں میں اثر کرنا شروع کر دیا تھا۔ تمدن کی روشنی ذہنوں میں پہنچ رہی تھی، جس کا دھندلا سا اثر مخضرمین (وہ شعرا جنھوں نے اسلام و جاہلیت دونوں زمانے پائے) کی شاعری میں نمودار ہونے لگا تھا، مثلاً: کعب بن زہیر، حطیۂ معن بن اوس اور نابغہ جعدی، لیکن یہ اثر چند اسلامی الفاظ مثلاً معروف، منکر، صلاۃ، زکاۃ، جنت، نار۔ مہاجرین اور انصار سے آگے نہ بڑھا تھا، یہی وجہ ہے کہ ہم مخضرمین کو

جداگانہ طبقہ قرار دینا مبالغہ خیال کرتے ہیں، کیونکہ ان کی شاعری، جاہلی مسلک پر ہی باقی رہتے ہوئے اسلام سے خفیف سی متاثر ہوئی تھی۔(7)"

عہد رسالت مآب میں دائرہ شاعری کی تنگی

تعصب ختم ہونے اور دینی روح کے زور پکڑنے کی وجہ سے عہد رسالت مآب میں دائرہ شاعری تنگ ہو گیا۔ ظہور اسلام کے وقت عربوں کی زندگی میں کٹر جاہلیت اکھڑ ذہنیت اور فرقہ وارانہ تعصب مستحکم تھا۔ شاعری ان جذبات و صفات کو ظاہر کرنے اور ابھارنے کا ذریعہ بنی ہوئی تھی۔ جب آپ ﷺ نے دلوں کو جوڑنے اور عربوں میں اتحاد پیدا کرنے کے لیے ان اخلاق فاسدہ کے خلاف اعلان جنگ کیا تو لازمی طور پر یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ شاعری کی بھد اڑا کر اس کو بے توقیر کیا جائے۔ شاعری کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

{وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ(8)}

(شاعری کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔)

نیز فرمایا:

{وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِي لَهٗ(9)}

(اور ہم نے اس نبی کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ شاعری اس کی شایان شان ہے۔)

اور حدیث شریف میں ہے:

"اگر تم میں سے ایک شخص کا پیٹ پیپ سے بھر کر سڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا منہ شعر و شاعری سے بھرے۔(10)"

چنانچہ عام مسلمانوں نے شعر گوئی اور شاعری کو بیان کرنے سے پہلو تہی اختیار کر لی حالانکہ انھیں بخوبی معلوم تھا کہ مذہب کلی طور پر شاعری کا مخالف نہیں ہے بلکہ وہ محض شاعری کی اس قسم کو ناپسند کرتا ہے جو اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کرتی ہے اور دلوں کے پوشیدہ بغض وعداوت کو برانگیختہ کرتی ہے۔(11)

عہد نبوی ﷺ کی شاعری کے نمونے

عبد اللہ بن الحارث بن قیس بن عدی بن سعید بن صہم نے یہ شعر کہے :

يَارَا كِبًا بَلِّغَنْ عَنِّى مُغَلْغِلَةً	مَنْ كَانَ يَرْجُو بَلَاغَ اللَّهِ وَالدِّينِ
كُلُّ امْرِءٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مُضْطَهَدٌ	بِبَطْنِ مَكَّةَ مَقْهُورٍ وَمَفْتُونِ
أَنَّا وَجَدْنَا بِلَادَ اللَّهِ وَاسِعَةً	تُنْجِي مِنَ الذِّلِّ وَالْمَخْزَاةِ وَالْهُونِ
فَلَا تُقِيمُوا عَلَى ذلِّ الْحَيَاةِ وخزى	فِي الْمَمَاتِ وَعَيْبٍ غَيْرِ مَأْمُونِ
إِنَّا تَبِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ وَاطَّرَحُوا	قَوْلَ النَّبِيِّ وَعَالُوا فِي الْمَوَازِينِ
أَبَتْ كَبِدِى، لَا أَكْذِبَنْكَ، قِتَالَهُمْ	عَلَيَّ وَتَأْبَاهُ عَلَيَّ أَنَامِلِي
وَ كَيْفَ قِتَالِي مَعْشَرًا أَدَّبُوكُمْ	عَلَى الْحَقِّ أَنْ لَا تَأْشِبُوهُ بِبَاطِلِ
نَفَتْهُمْ عِبَادُ الْجِنِّ مِنْ حُرِّ أَرْضِهِمْ	فَأَضْحَوْا عَلَى أَمْرٍ شَدِيدِ الْبَلَابِلِ

فَإِنْ تَكُ كَانَتْ فِي عَدِيٍّ أَمَانَةٌ	عَدِيِّ بْنِ سَعْدٍ عَنْ تُقًى أَوْ تَوَاصُلِ
فَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنَّ ذَلِكَ فِيكُمْ	بِحَمْدِ الَّذِي لَا يُطَّبَى بِالْجَعَائِلِ
وبدّلت شبلا شل كُلِّ خَبِيثَةٍ	بِذِي فَجْرٍ مَأْوَى الضِّعَافِ الْأَرَامِلِ
وَتِلْكَ قُرَيْشٌ تَجْحَدُ اللَّهَ حَقَّهُ	كَمَا جَحَدَتْ عَادٌ وَمَدْيَنُ وَالْحِجْرُ
فَإِنْ أَنَا لَمْ أُبْرِقْ فَلَا يَسَعَنَّنِي	مِنَ الْأَرْضِ بَرٌّ ذُو فَضَاءٍ وَلَا بَحْرُ
بِأَرْضٍ بِهَا عَبْدَ الْإِلَهَ مُحَمَّدٌ	أُبَيِّنُ مَا فِي النَّفْسِ إِذْ بُلِغَ النَّقْرُ

(اے مسافر! میری جانب سے ان لوگوں کو پیام پہنچا دے، جو اللہ کے احکام اور دین کے مکمل ہونے کے آرزو مند ہیں۔ اللہ کے بندوں میں سے ہر اس شخص کو میرا پیام پہنچا دے جو وادی مکہ میں مجبور، مغلوب اور بلاؤں میں گرفتار ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے شہروں کو وسیع پایا ہے جو اہانت، ذلت اور رسوائی سے چھڑواتے ہیں۔ پس زندگی اور موت کی ذلت، رسوائی اور بے امنی کے عیب میں نہ پڑے رہو۔ ہم نے تو اللہ کے رسول کی پیروی اختیار کی اور انھوں نے نبی کی بات کو پیٹھ پیچھے ڈال دیا اور حقوق کی ادائیگی میں خیانت کی۔ (یا اللہ) جن لوگوں نے سرکشی کی ہے ان پر اپنا عذاب نازل فرما۔ ایک پناہ کا طالب تیری پناہ مانگتا ہے، اس بات سے کہ یہ لوگ سربلند ہوں اور مجھے بھی سرکش بنا دیں۔ میں تجھ سے جھوٹ نہیں کہوں گا ان سے جنگ کرنے سے میرا دل بھی انکار کرتا ہے۔ اور میری انگلیاں بھی انکار کرتی ہیں۔ میری جنگ ایسے لوگوں سے کیسے ہو سکتی ہے جنھوں نے تمھیں تعلیم دی کہ حق پر رہو اور اس کو باطل سے خلط ملط نہ کرو۔ جنوں کی پوجا کرنے والوں نے انھیں ان کی قابل عظمت سرزمین سے بے خانماں کر دیا جس کے سبب وہ سخت رنج و الم میں مبتلا ہو گئے۔ بنی عدی۔ وہ بنی عدی جو سعد کی

اولاد ہیں اگر ان میں اللہ کے خوف کے سبب سے یا قرابت کے میل ملاپ کی وجہ سے کوئی دیانت رہی ہوتی، تو مجھے امید ہوتی کہ ضرور یہ صفت تم میں بھی ہو گی۔ اور اس ذات کا شکر ادا کرتا جس سے کسی مزدوری کے معاوضے میں استدعا نہیں کی جا سکتی۔ خبیث عورتوں کے بچوں کے بجائے مجھے ایسے جوان مرد دیئے گئے ہیں جو سخی اور کمزور بیواؤں کی پناہ گاہیں ہیں۔ قریش کی حالت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کے حق سے انکار کرتے ہیں، جس طرح عاد و مدین و حجر والوں نے انکار کیا(اور تباہ ہوئے)۔ پس اگر میں (انجاموں کی سزاؤں سے) نہ ڈروں تو مجھے زمین کے فضا والے میدانوں میں (رہنے کے لیے) جگہ ملے گی اور نہ سمندر میں۔ اس سرزمین، جس میں اللہ کا بندہ محمد ﷺ موجود ہے، جب بحث کا موقع آگیا ہے تو جو کچھ میرے دل میں ہے وہ صاف صاف بیان کر دیتا ہوں۔((12))

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

مَنْ مُبْلِغُ الضَّحَّاكَ أَنَّ عُرُوقَهُ	أَعْيَتْ عَلَى الْإِسْلَامِ أَنْ تَتَمَجَّدَا
أَتُحِبُّ يُهْدَانَ الْحِجَازِ وَدِينَهُمْ	كَبِدَ الْحِمَارِ، وَلَا تُحِبُّ مُحَمَّدَا
دِينًا لَعَمْرِي لَا يُوَافِقُ دِينَنَا	مَا اسْتَنَّ آلٌ فِي الْفَضَاءِ وَخَوَّدَا

(ضحاک کو (یہ پیام) پہنچانے والا کون ہے کہ اسلام کی مخالفت کر کے عزت حاصل کرنے میں اس کی رگیں تھک کر رہ گئیں۔ کیا تو گدھے کے کلیجے والے (کم بخت) حجاز کے یہود اور ان کے دین سے محبت رکھتا ہے؟ اور محمد ﷺ سے محبت نہیں رکھتا۔ اپنی

جان کی قسم وہ ایسے دین سے محبت رکھتا ہے، جو ہمارے دین سے (کبھی) موافقت نہیں کرے گا، جب تک کہ فضا میں سراب تیزی سے حرکت کرتا رہے۔((13))

ہاتف غیبی رضی اللہ عنہ نے کہا:

قُلْ لِلْقَبَائِلِ مِنْ سُلَيْمٍ كُلِّهَا	أَوْدَى ضِمَارٍ وَعَاشَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ
إِنَّ الَّذِي وَرِثَ النُّبُوَّةَ وَالْهُدَى	بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُهْتَدِي
أَوْدَى ضِمَارٍ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً	قَبْلَ الْكِتَابِ إِلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدِ

(سلیم کے تمام قبائل کو کہہ دو کہ ضمار (بت) ہلاک ہو گیا اور اہل مسجد زندہ ہو گئے، بلاشبہ ابن مریم کے بعد قریش میں سے جو نبوت اور ہدایت کا وارث بنا وہ ہدایت یافتہ ہے۔ ضمار (بت) ہلاک ہو گیا اور نبی محمد ﷺ کی طرف کتاب نازل ہونے سے پہلے اس (ضمار) کی عبادت ہوتی تھی۔((14))

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا:

كُلُّ امْرِءٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ	وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

(ہر شخص اپنے گھر والوں میں دن گزار رہا ہے۔ (اور ہم اپنے وطن سے دور پڑے ہیں) حالانکہ موت ہر شخص کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔((15))

ابن اسحق نے کہا کہ مجھے ہشام بن عروہ اور عمر بن عبداللہ بن عروہ نے عروہ بن الزبیر سے اور انھوں نے (بی بی) عائشہ کی (یہ) روایت بیان کی کہ (ام المومنین نے) کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ایسی حالت میں تشریف لائے کہ مدینہ اللہ کی سرزمین میں سب سے زیادہ وبائی بخار میں مبتلا تھا۔ پس آپ کے اصحاب بھی وبائی بخار کی بلا اور وبا میں مبتلا ہو گئے۔ لیکن اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو اس بلا سے محفوظ رکھا۔ (اُم المومنین نے) کہا: ابو بکر اور ابو بکر کے آزاد کردہ فہیرہ و بلال ابو بکر ہی کے ساتھ ایک ہی گھر مبتلائے بخار ہوئے۔ میں ان کے پاس ان کی عیادت کو گئی۔ اور یہ واقعہ ہمارے پردے کے حکم سے پہلے کا تھا۔ تو دیکھا کہ ان لوگوں کی تکلیف کی شدت سے ایسی حالت تھی جس کو اللہ کے سوا کوئی اور انھیں جانتا تھا میں ابو بکر کے نزدیک گئی اور کہا بابا جان! آپ اپنے آپ کو کس حالت میں پاتے ہیں تو انھوں نے درج بالا شعر کہا۔ (المصدر السابق)

عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

لَقَدْ وَجَدْتُ الْمَوْتَ قَبْلَ ذَوْقِهِ	إِنَّ الْجَبَانَ حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ
كُلُّ امْرِءٍ مُجَاهَدٌ بِطَوْقِهِ	كَالثَّوْرِ يَحْمِي جِلْدَهُ بِرَوْقِهِ

(میں نے موت کا مزہ چکھنے سے پہلے اس کو پالیا اور بزدل کی موت تو اس کے اوپر سے (یعنی آسمانی ضروری اسباب سے) ہوا کرتی ہے۔ (وہ اس طرح کے خطروں میں مبتلا ہو کر بہادرانہ موت نہیں مرا کرتا)۔ ہر شخص اپنی قوت کے مطابق کوشش کرتا ہے جس

طرح بیل اپنے چمڑے کو اپنے ہی سینگوں سے گرم کیا کرتا ہے (یعنی رگڑا کرتا ہے)۔(16))

خلاصۃ المبحث

"تعصب ختم ہونے اور دینی روح کے زور پکڑنے کی وجہ سے عہد رسالت میں شاعری کا دائرہ تنگ ہو گیا۔ خطابت و شاعری قرآن کی روشنی سے مستنیر (ہوئے) اور اسی کے بنائے راستہ پر گامزن ہوئے۔ اور فکری لحاظ سے شاعری میں تغیر و تبدل رونما ہوا۔ وہ شعرا جو اپنی بدروحوں سے آپس میں فخر کرتے، کشیدگی کو بڑھاتے اور ہجویہ اشعار کہتے تھے، وہ اب مضامین بذریعہ وحی حاصل کرتے تھے۔ (17)"

بعد از آمد اسلام حضرات صحابہ رضی اللہ عنھم کا رجحان و میلان شاعری کے بہ نسبت قرآن و سنت کی طرف بدرجہا زیادہ رہا لیکن اس دور مسعود اور عہد نیک میں جن حضرات صحابہ رضی اللہ عنھم نے شعری کلام پیش کیا وہ رسول کریم ﷺ کے اس فرمان ذیشان کا مصداق ہے:

"اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً(18)"

(یقیناً بعض اشعار حکمت سے لبریز ہوتے ہیں۔)

"شاعری نے فنی اعتبار سے اس زمانہ میں کوئی قدم نہیں بڑھایا، بلکہ آپس میں ہجو کرنے کے لیے انھوں نے اپناوہی پرانا جانا بوجھا طرز اختیار کیا تھا۔ جس میں حسب و نسب پر فخر ہوتا۔ سرداری و بزرگی کی ڈینگیں ماری جاتیں۔ چنانچہ عبداللہ بن الزبعری، عمرو بن العاص اور ابوسفیان وغیرہ قریشی شاعروں سے حسان بن ثابت، کعب بن مالک اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شاعرانہ جنگ اسی طرز کی تھی۔(19)"

حوالہ جات

*۔ لفظ تابعداری مترجم نے استعمال کیا ہے، چونکہ یہ لفظ گرائمر کی رو سے درست نہیں ہے، اس لیے فرمانبرداری لکھا ہے۔

1-احمد حسن زیات: تاریخ ادب عربی (ص: 155) مترجم از عبدالرحمان طاہر سورتی۔

2-احمد حسن زیات: تاریخ ادب عربی (ص: 156) مترجم از عبدالرحمان طاہر سورتی۔

3-احمد حسن زیات: تاریخ ادب عربی (ص: 156) مترجم از عبدالرحمان سورتی۔المصدر السابق۔

4-احمد حسن زیات: تاریخ ادب عربی (ص: 184) مترجم از عبدالرحمان طاہر سورتی۔

5-احمد حسن زیات: تاریخ ادب عربی (ص: 184،185) مترجم از عبدالرحمان طاہر سورتی۔

6-احمد حسن زیات: تاریخ ادب عربی (ص: 185) مترجم از عبدالرحمان طاہر سورتی۔ الخطیب: مشکاۃ المصابیح، ج2، ص571۔

7-احمد حسن زیات: تاریخ ادب عربی (ص: 185) مترجم از عبدالرحمان طاہر سورتی۔

8-الشعراء: 224۔

9-یٰس: 69۔

10-ترمذی: جامع ترمذی،ج8،ص143۔

11-احمد حسن زیات: تاریخ ادب عربی(ص: 183،184) مترجم از عبدالرحمان طاہر سورتی۔

12-ابن ہشام: سیرت النبی،ج1،ص290،291،292) مترجم از مولوی قطب الدین احمد صاحب محمودی۔ابن ہشام: سیرت النبی،ج1،ص332، تحقیق: مصطفی السقا،إبراھیم الأبیاری اور عبد الحفیظ الشلبی،شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبی وأولادہ بمصر،الطبعۃ: الثانیۃ،1375ھ - 1955م۔جب مسلمانوں نے سرزمین حبشہ میں امن پایا اور نجاشی کے پڑوس کو قابل ستایش دیکھا اور کسی سے خوف کیے بغیر انھوں نے اللہ کی عبادت کی اور وہ وہاں پہنچے تو نجاشی نے ان کے ساتھ پڑوس کا اچھا حق ادا کیا تو عبداللہ بن حارث نے درج بالا اشعار کہے۔

13-ابن ھشام،عبد الملک بن ھشام بن ایوب الحمیری المعافری، ابو محمد، جمال الدین (المتوفی: 213ھ): السیرۃ النبویۃ لابن ھشام،ج1،ص526،525، تحقیق: مصطفی السقا وإبراھیم الأبیاری وعبد الحفیظ الشلبی شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبی وأولادہ بمصر،الطبعۃ: الثانیۃ، 1375ھ - 1955م۔ابن ہشام: سیرت النبی،ج1،ص462) مترجم از مولوی قطب الدین احمد صاحب محمودی۔ابن اسحاق نے کہا کہ بنی عبد الاشہل میں کوئی ایسا منافق مرد یا منافقہ عورت نہ تھی جو شہرت رکھتا ہو ضحاک بن ثابت کے سوا جو سعد بن زید کی جماعت بنی کعب میں سے ایک شخص تھا، جس پر کبھی کبھی نفاق اور یہود کی محبت کا الزام لگایا جاتا تھا۔ چنانچہ اس کی بابت حضرت حسان نے درج بالا اشعار کہے۔

14-ابن ھشام،عبد الملک بن ھشام بن ایوب الحمیری المعافری، ابو محمد، جمال الدین (المتوفی: 213ھ): السیرۃ النبویۃ لابن ھشام،ج2،ص427۔ابن ہشام: سیرت النبی،ج2،ص

426) مترجم از مولوی قطب الدین احمد صاحب محمودی۔ عباس کا باپ مرداس ایک پتھر کے بت جس کا نام اس نے ضمار رکھا تھا پرستش کیا کرتا تھا جب مرداس مرنے لگا تو اس نے اپنے بیٹے عباس سے کہا کہ اے فرزند! تم اسی بت کی پرستش کرنا یہی تمھارے نفع نقصان کا مالک ہے۔ چنانچہ عباس اس بت کی پرستش کیا کرتا تھا۔ ایک روز اس نے بت کے اندر سے یہ اشعار سنے۔ (المصدر السابق۔)

15- ابن هشام ، عبد الملک بن هشام بن ایوب الحمیری المعافری، ابو محمد، جمال الدین (المتوفی: 213ھ): السيرة النبوية لابن هشام، ج1، ص588۔ ابن ہشام: سیرت النبی ، ج2، ص 100) مترجم از مولوی قطب الدین احمد صاحب محمودی۔

16- ابن ہشام: سیرت النبی، ج2، ص100، مترجم از مولوی قطب الدین احمد صاحب محمودی۔ (ام المومنین نے) کہا: عامر بن فہیرہ کے نزدیک گئی اور پوچھا عامر تمھارا کیا حال تو انھوں نے درج بالا اشعار کہے۔ (یہ واقعہ ہجرت مدینہ سے چند دن بعد کا ہے)

17- احمد حسن زیات: تاریخ ادب عربی، ص156 ، مترجم۔

18- الخطیب: مشکاۃ المصابیح، ج2، ص571۔

19- احمد حسن زیات: تاریخ ادب عربی، ص184 ، مترجم۔

فصل دوم

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے نعتیہ کلام کے محاسن و خصوصیات

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کے نعتیہ کلام کا اگر تجزیاتی مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت مترشح ہوتی ہے کہ ان حضرات صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کا نعتیہ کلام درج ذیل محاسن و خصوصیات سے مزین ہے:

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی نعتیہ شاعری (نعتیہ کلام) کا ماخذ وحی تھا

"اسلام کی بدولت قومی و نسلی تعصبات ختم ہوگئے اور حکومت و ریاست نسب و نسل سے نکل کر دین کے ہاتھوں میں آگئی محبت و اخوت تعصبات سے پاک ہو کر اللہ کے واسطے ہونے لگی اس ذہنی انقلاب کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے ذہنوں سے نکلنے والے افکار و اقوال بھی بدل گئے۔ وہ شعراء جو اپنی بدروحوں سے آپس میں فخر کرتے، کشیدگی کو بڑھاتے اور ہجویہ اشعار کہتے تھے، وہ اب مضامین بذریعہ وحی حاصل کرتے تھے۔(1)"

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کا نعتیہ کلام سیرت طیبہ کا ماخذ بننے کا متاہل ہے

درج بالا عبارت سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا نعتیہ ذخیرہ جس طرح شرعی اعتبار سے سیرتِ طیبہ کا ماخذ بننے کا متاہل ہے۔بیعنہ ان

نفوس قدسیہ کے اشعار، فنی و تجزیاتی لحاظ سے بھی سیرت طیبہ کا ماخذ بننے کے متاہل ہیں اور ان سے سیرت طیبہ کے انوار و تجلیات پر استدلال کرتے ہوئے، معنوی پیچیدگیاں تقریباً نہ ہونے کے برابر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سیرتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر اشعارِ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ سے استنباط و استدلال واضح اور غیر مبہم ہے۔ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کا نعتیہ ذخیرہ اس قدر واضح، سہل اور بین ہے کہ مطلوب و مدعائے شعر ترجمہ ہی سے واضح ہو جاتا ہے۔ کتاب ہذا میں بعض مقامات پر سہولت کے پیشِ نظر اشعار کے ترجمہ کے ساتھ نقوش سیرت کے عنوان سے، سیرتِ طیبہ کے ان انوار و تجلیات کو بیان کیا گیا ہے۔

قرآنِ کریم کے صدہا علمی و معنوی، بیانی و تاریخی معجزات میں سے جو آیات کی شکل میں اس سراپا اِعجاز کتاب کے صفحات پر بکھرے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک {وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ}(2) (اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا آوازہ بلند کر دیا۔) کی پیشین گوئی بھی ہے۔ چنانچہ ان نفوسِ قدسیہ رضی اللہ عنھم کے کلام میں رسولِ اَکرم ﷺ کی مدح وستایش کی صورت میں سیرتِ طیبہ کے نقوش ہیں۔(3)

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ کا نعتیہ کلام سیرتِ طیبہ کے نقوش سے مزین ہے

اس کتاب کے دوسرے، تیسرے اور چوتھے ابواب میں صحابہ کرام کے نعتیہ کلام میں موجود نقوش سیرت کو بالتفصیل بیان کیا گیا ہے لہذا صحابہ کرام کے نعتیہ کلام

کی اس خوبی اور خصوصیت سے آگاہی کے لیے ان ابواب کا مطالعہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کا نعتیہ کلام حکمت سے لبریز ہے

بعد از آمد اسلام حضرات صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کا رجحان و میلان شاعری کے بہ نسبت قرآن و سنت کی طرف بدرجہا زیادہ رہا لیکن اس دور مسعود اور عہد نیک میں جن حضرات صحابہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ نے شعری کلام پیش کیا وہ رسول کریم ﷺ کے اس فرمان ذیشان کا مصداق ہے:

"إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً(4)"

(یقیناً بعض اشعار حکمت سے لبریز ہوتے ہیں۔)

صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کا نعتیہ کلام تکلف، تصنع اور شاعرانہ پیچیدگیوں سے منزہ ہے

صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ کا نعتیہ کلام دور از کار تشبیہات(5) سے منزہ کلام ہے۔، مبہم اور غیر واضح استعارات(6)، تخیلات متجردہ، پریشان کن مجازات(7)، مغلق اور پیچیدہ تراکیب، بے دلیل اور بے بنیاد ندرت تخیل(8)، مبالغہ و غلو(9)اور

مافوق الفطرت یاماورائی خیالات سے مبرہ اور منزہ ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُمۡ نے ذات رسول ﷺ کے لیے تشبیہ و استعارہ جیسی ادبی صنائع (10) استعمال کی ہیں لیکن وہ اغلاق اور پیچیدگی سے کوسوں دور ہونے کے ساتھ ساتھ متبادر الی الذہن ہیں۔ اس کتاب کا باب دوم، باب سوم اور باب چہارم ہمارے اس دعویٰ کی مفصل اور مبنی بر دلائل تصدیق کرتے ہیں۔

پیارے نبی کریم ﷺ کی نعت کے لیے استعمال کی گئی چند آسان تراکیب

صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُمۡ پیارے نبی کریم ﷺ کی نعت کے لیے استعمال جو تراکیب استعمال کی ہیں ان میں سے کی چند تراکیب درج ذیل ہیں۔(یہ تراکیب اغلاق اور پیچیدگی سے کوسوں دور ہونے کے ساتھ ساتھ متبادر الی الذہن ہیں۔ یہ تراکیب دور از کار تشبیہات (5) سے منزہ ہیں۔، مبہم اور غیر واضح استعارات (6)، تخیلات متجردہ، پریشان کن مجازات (7)، مغلق اور پیچیدہ تراکیب، بے دلیل اور بے بنیاد ندرت تخیل (8)، مبالغہ و غلو (9) اور مافوق الفطرت یاماورائی خیالات سے پاک اور خالی ہیں۔):

1- سَیِّدُ الْعَالَمِیْن

سیدنا عمرو بن معدیکرب رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی ذات پر انوار کی بابت یوں مدح سرائی کرتے ہوئے "سید العالمین "(تمام عالم کے سردار) کی آسان ترکیب استعمال کی چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

اِنَّنِیْ بِالنَّبِیِّ مُوْقِنَۃٌ نَفْسِ	یْ وَاِنْ لَّمْ أَرَ النَّبِیَّ عَیَانًا
سَیِّدُ الْعَالَمِیْنَ طُرًّا وَّأَدْنَا	هُمْ اِلَی اللہِ حِیْنَ بَانَ مَکَانًا(11)

”میرا نفس نبی کریم ﷺ پر یقین رکھتا ہے (کہ وہ اللہ کے سچے رسول ہیں) اگرچہ میں نبی کریم ﷺ کو ظاہری طور پر نہیں دیکھتا۔ آپ ﷺ تمام عالم کے سردار ہیں اور ان میں رتبے کے لحاظ سے آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہیں۔“

2-خَیْرُ الْبَرِیَّۃ

حضرت قطن بن حارثہ کلبی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رسول کریم ﷺ کی ذات پر انوار کی بابت یوں مدح سرائی کرتے ہوئے "خیر البریہ" (تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہترین) کی آسان ترکیب استعمال کی چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

رَاَیْتُكَ یَا خَیْرَ الْبَرِیَّۃِ کُلِّهَا	نَبَتَ نَضَارًا فِی اَلْاَرُوْمَۃِ مِنْ کَعْبِ
اَغَرُّ کَاَنَّ الْبَدْرَ سِنَّۃُ وَجْهِهٖ	اِذَا مَا بَدَا لِلنَّاسِ حلل الْعصب
اَقَمْتَ سَبِیْلَ الْحَقِّ بَعْدَ اعْوِجَاجِهَا	وَرَبَّیْتَ الْیَتَامٰی فِی السِّقَایَۃِ وَالْجَدْبِ(12)

”اے تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہترین! آپ ﷺ قبیلہ کعب کے سب سے عمدہ اور بہترین شخص ہیں۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ حسین ہیں جب بھی آپ ﷺ ایک عمامہ زیب تن فرماتے ہوئے لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں تو ایسے لگتا

ہے، جیسے: بدر آپ ﷺ کے چہرہ کا ہالہ ہے۔ آپ ﷺ نے حق کا راستہ کجی کے بعد سیدھا کر دیا اور آپ ﷺ نے سرسبزی اور قحط سالی میں یتیموں کی تربیت کی۔"

3- سَیِّدُ النَّاس

حضرت اعشی مازنی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ رسول کریم ﷺ کی ذات پر انوار کی بابت یوں مدح سرائی کرتے ہوئے "سید الناس" (تمام لوگوں کا سردار) کی آسان ترکیب استعمال کی چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

يَا سَيِّدَ النَّاسِ وَدَيَّانَ الْعَرَبِ	إِلَيْكَ أَشْكُوْ ذِرْبَةً مِنَ الذِّرَبِ (13)

(اے لوگوں کے سردار اور اے عرب کے زبردست حاکم! میں آپ کو تیز زبان عورتوں میں سے تیز زبان عورت کی شکایت کرتا ہوں۔)

4-خَیْرُ مَنْ یَّمْشِیْ عَلَی الْأَرْضِ کُلِّهَا

حضرت عمرو بن مرہ جھنی رَضِیَ اللهُ عَنْهُ رسول کریم ﷺ کی ذات پر انوار کی بابت یوں مدح سرائی کرتے ہوئے "خیر من یمشی علی الأرض کلھا کی آسان ترکیب استعمال کی چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

كِتَابٌ مِّنَ الرَّحْمَانِ نُوْرٌ لِّجَمْعِنَا	وَأَخْلَافِنَا فِيْ كُلِّ بَادٍ وَّحَاضِرٍ
أَتَى خَيْرُ مَنْ يَّمْشِيْ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا	وَأَفْضَلُهَا عِنْدَ اعْتِكَارِ الضَّرَائِرِ (14)

(رحمان کی جانب سے زمین میں چلنے والوں میں سے سب سے بہترین شخص کی طرف ایک کتاب آئی ہے۔ جو ہم تمام کے لیے اور تمام ملکوں کے لیے ایک نور ہے اور آپ ﷺ حاجات شدیدہ کے وقت بھی سب سے زیادہ افضل ہیں۔)

5-اَیَا خَیْرَ مَن یَّحْفٰی وَیَنْتَعِل

اَنْتَ النَّبِیُّ الَّذِیْ کُنَّا نُخَبِّرُہٗ	وَبَشَّرَتْنَا بِہِ الْاَحْبَارُ وَالرُّسُلُ
مِنْ مَّوْھُوْبٍ یَّھْوِیْ فِیْ عَذَافِرِہٖ	آ کِیْدُ اَیَا خَیْرَ مَن یَّحْفٰی وَیَنْتَعِلُ
شَھْرَیْنِ اَعْمَلُھَا نَصًّا عَلٰی وَجَلٍ	اَرْجُوْ بِذَاكَ ثَوَابَ اللّٰہِ یَارَجل(15)

6-خَیْرُ النَّاس

زمل اسلام لائے رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے قوم کی سرداری کا جھنڈا باندھ دیا جس وقت وہ بطور وفد نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو یہ اشعار زبان پر تھے:

اِلَیْكَ رَسُوْلَ اللّٰہِ أَعْمَلْتُ نَفْسَھَا	أُکَلِّفُھَا حُزْنًا وَقُوْزًا مِّنَ الرَّمْلِ
لِأَنْصُرَ خَیْرَ النَّاسِ نَصْرًا مُّوْذِرًا	وَأَعْقِدَ حَبْلًا مِّنْ حِبَالِكَ فِیْ حَبْلِیْ
وَأَشْھَدُ أَنَّ اللّٰہَ لَا شَیْئَ غَیْرُہٗ	اَدِیْنُ لَہٗ أَثْقَلَتْ قَدَمَیَّ نَعْلِیْ

(یارسول اللہ ﷺ میں نے آپ ﷺ ہی کی جانب سواری کا رخ پھیرا ہے ناہموار اور دشوار گزار ریگستان طے کرنے میں اسے تکلیف دے رہا ہوں غرض یہ ہے کہ بہترین

انسان کی محکم واستوار امداد کروں اور آپ ﷺ کے رشتہ مبارک کی ایک دھجی خود بھی باندھ لوں میں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی چیز نہیں میں اس وقت تک اسی کے دین پر رہوں گا، جب تک میرا جو تا میرے قدم کو بھاری رکھے۔) (16)

7- مَاجِدُ الْأَمْجَاد

ثناءخوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا:

وَاللّٰهِ رَبِّيْ لَا نُفَارِقُ مَاجِدًا	عَفَّ الْخَلِيْقَةِ مَاجِدَ الْأَمْجَادِ
مُتَكَرِّمًا يَدْعُوْ إِلٰى رَبِّ الْعُلٰى	بَذْلَ النَّصِيْحَةِ رَافِعَ الْأَعْمَادِ
مِثْلَ الْهِلَالِ مُبَارَكًا ذَا رَحْمَةٍ	سَمْحَ الْخَلِيْقَةِ طَيِّبَ الْأَعْوَادِ
إِنْ تَتْرُكُوْهُ فَإِنَّ رَبِّيْ قَادِرٌ	أَمْسٰى يَعُوْدُ بِفَضْلِهِ الْعوادِ
وَاللّٰهِ رَبِّيْ لَا نُفَارِقُ أَمْرَهٗ	مَا كَانَ عَيْشٌ يُرْتَجٰى لِمَعَادٍ
لَا نَبْتَغِيْ رَبًّا سِوَاهُ نَاصِرًا	حَتّٰى نُوَافِيَ ضَحْوَةَ الْمِيْعَادِ

(مجھے اپنے پرودگار اللہ تعالیٰ کی قسم! میں کبھی حضور ﷺ سے جدائی اختیار نہ کرونگا۔ جو کہ معزز، بہترین عادات والے اور تمام سرداروں میں سے سب سے بڑے سردار ہیں۔ آپ ﷺ عزت والے ہیں اور اللہ رب العزت کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں آپ خیر خواہی کی بات بتانے والے اور آپ کا گھر حسب اور نسب اور سخاوت کا منبع ہے۔ آپ ﷺ چاند کی طرح ہیں۔ برکت ورحمت والے ہیں۔ بہترین عادات کے حامل اور عمدہ سب سے بڑے سردار

ہیں۔ آپ ﷺ عزت والے ہیں اور اللہ رب العزت کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں۔ آپ ﷺ خیر خواہی کی بات بتانے والے اور آپ ﷺ کا گھر حسب اور نسب اور سخاوت کا منبع ہے۔ آپ ﷺ چاند کی طرح ہیں، برکت و رحمت والے ہیں، بہترین عادات کے حامل اور عمدہ خوشبو والے ہیں۔ اگر لوگوں نے انھیں چھوڑ دیا تو کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی حفاظت پر پوری طرح قادر ہے۔ اس کی مہربانی سے آپ ﷺ کے دشمن آپ ﷺ کے دوست بن کر رہیں گے۔ اللہ کی قسم! جب تک میری جان میں جان باقی ہے میں آپ ﷺ کے حکم کی مخالفت نہیں کرونگا اور جب لڑائی ہو تو ہمیں آپ ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی مدد نہیں چاہیے۔ (17)

8- لَيْسَ لَهُ مِنَ الْمَوْتَىٰ عَدِيْلُ

ابو سفیان بن حارث رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے وفات رسول ﷺ پر کچھ اشعار کہے ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

فَلَمْ نَرَ مِثْلَهُ فِي النَّاسِ حَيًّا	وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْمَوْتَىٰ عَدِيْلُ
أَفَاطِمُ إِنْ جَزَعْتِ فَذَاكَ عُذْرٌ	وَإِنْ لَّمْ تَجْزَعِيْ فَهُوَ السَّبِيْلُ
فَعُوْدِيْ بِالْعَزَاءِ فَإِنَّ فِيْهِ	ثَوَابَ اللهِ وَالْفَضْلَ الْجَزِيْلَ
وَقُوْلِيْ فِيْ أَبِيْكِ وَلَا تَمَلِّيْ	وَهَلْ يَجْزِيْ بِفِعْلِ أَبِيْكِ قِيْلُ
فَقَبْرُ أَبِيْكِ سَيِّدُ كُلِّ قَبْرٍ	وَفِيْهِ سَيِّدُ النَّاسِ الرَّسُوْلُ

(پس ہم نے آپ ﷺ کی طرح لوگوں میں کسی زندہ کو نہیں دیکھا۔ اور مرے ہوئے لوگوں میں آپ ﷺ کو کوئی نظیر نہیں۔ اے فاطمہ ! r اگر تم جزع فزع اور فریاد کرو تو معذور ہو لیکن اگر فریاد نہ کرو تو یہی صحیح راستہ ہے۔ پس تعزیت قبول کیجیے، کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا ثواب اور بڑا افضل ہے۔ اور اپنے والد بزرگوار ﷺ کے بارے میں کہو اور دل تنگ نہ ہو۔ اور کیا کوئی بات آپ کے والد بزرگوار ﷺ کے عمل کی جزا ادا کر سکتی ہے؟ (یعنی کوئی بھی ادا نہیں کر سکتی) آپ کے والد بزرگوار کی قبر تمام قبروں کی سردار ہے، جس کے اندر لوگوں کے سردار رسول اللہ ﷺ آرام فرما رہے ہیں۔(18)

درج بالا یہ تراکیب اپنے مفہوم، معنی، مدلول اور مطلوب پر واضح اور بین طور پر دلالت کرتی ہیں، ان کو سمجھنے کے لیے کسی مزید تشریح کی ضرورت نہیں ان کا ترجمہ جان لینے کے بعد ان کا مفہوم باسہولت سمجھ میں آجاتا ہے۔ مختصر یہ کہ اشعار صحابہ رضی اللہ عنھم میں زیادہ تر اشعار بالکل اسی طرح اپنی دلالت میں واضح ہیں۔ ہمارے اس دعویٰ کی مزید تصدیق احمد حسن زیات کے درج ذیل دو پیراگرافوں سے ہو جاتی ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

"اس دورِ جاہلی کی شاعری میں اختصار زیادہ مجاز کم اور مبالغہ بالکل ہی نادر ہے۔"(19)

"شاعری نے فنی اعتبار سے اس زمانہ (عہد نبوت) میں کوئی قدم نہیں بڑھایا۔ بلکہ آپس میں ہجو کرنے کے لیے انھوں نے اپنا وہی پرانا جانا بوجھا طرز اختیار کیا، جس میں حسب نسب پر فخر ہوتا، سرداری و بزرگی کی ڈینگیں ماری جاتیں، چنانچہ عبداللہ بن الزبعریٰ،

عمرو بن العاص اور ابوسفیان قریشی شاعروں سے حسان بن ثابت، کعب بن مالک اور عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھُمۡ کی شاعرانہ جنگ اسی طرز کی تھی۔"(20)

سچے جذبات کی عکاس نعتیہ شاعری (نعتیہ کلام)

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے کہا:

أَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ لَمَّا تَجَهَّمَتْ	لَهُ الْأَرْضُ يَرْمِيهِ بِهَا كُلُّ مُوْفِقِ
تُطْرِدُهُ أَفْنَاءُ قَيْسٍ وَّخِنْدِفٌ	كَتَاءِبُ أَنْ لَّا تَغْدُ لِلرَّوْعِ تَطْرُقُ
فَكُنَّا لَهُ مِنْ سَاءِرِ النَّاسِ مَعْقِلاً	أَشَمَّ مَنِيْعًا ذَا شَمَارِيْخَ شُهَّقِ
مُكَلَّلَةً بِالْمَشْرِفِيِّ وَبِالْقَنَا	بِهَا كُلُّ أَظْمَى ذِيْ غَرَارَيْنِ أَزْرَقَ

(جب رسول اللہ ﷺ کو ان کے علاقے والوں نے ہجرت پر مجبور کر دیا تو آپ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے، قیس اور خندف کے منتشر لوگوں نے آپ ﷺ کو بہت ستایا اور یہ ایسے بزدل لوگ ہیں۔ کہ جب انھیں جنگ یا لڑائی کے علاوہ کسی کام کے لیے بلایا جائے تو دوڑتے آتے ہیں۔ لیکن لڑائی میں شریک ہونے کی ان میں جرات نہیں ہے۔ جب ان لوگوں نے آپ ﷺ کو ستایا اور تکالیف پہنچائیں تو ہم نے رسول ﷺ کو اپنے پاس ٹھہرایا اور آپ ﷺ کی مدد کی۔ ہم آپ ﷺ کی حمایت کے لیے ایسے بہادر لوگ ثابت ہوئے جنھوں نے تلواروں اور مضبوط نیزوں کا تاج پہن رکھا تھا۔(21))

درج بالا اشعار میں ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے انصار کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہا کہ انھوں نے تلواروں اور مضبوط نیزوں کے ساتھ پیارے رسول کریم ﷺ کی مدد کی۔ انصار پیارے رسول کریم ﷺ کی ساتھ سچا جذبہ محبت رکھتے تھے۔

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

وَفِينَا إِذَا شَبَّتِ الْحَرْبُ سَادَةٌ	كُهُولٌ وَّفِتْيَانٌ طِوَالُ الْحَمَائِلِ
نَصَرْنَا وَآوَيْنَا النَّبِيَّ وَصَدَّقَتْ	أَوَائِلُنَا بِالْحَقِّ أَوَّلَ قَائِلِ
وَكُنَّا مَتَى يَغْزُ النَّبِيُّ قَبِيلَةً	نَصِلْ حَافَتَيْهِ بِالْقَنَا وَالْقَنَابِلِ
وَيَوْمَ قُرَيْشٍ إِذَا أَتَوْنَا بِجَمْعِهِمْ	وَطِئْنَا الْعَدُوَّ وَطْأَةَ الْمُتَثَاقِلِ
وَفِي أُحُدٍ يَوْمٌ لَّهُمْ كَانَ مُخْزِيًا	نُطَاعِنُهُمْ بِالسَّمْهَرِيِّ الذَّوَابِلِ
وَيَوْمَ ثَقِيفٍ إِذْ أَتَيْنَا دِيَارَهُمْ	كَتَائِبَ نَمْشِي حَوْلَهَا بِالْمَنَاصِلِ
فَفَرُّوا وَشَدَّ اللهُ رُكْنَ نَبِيِّهِ	بِكُلِّ فَتًى حَامِي الْحَقِيقَةِ بَاسِلِ

(جب جنگ اپنا زور پکڑتی ہے تو ہم میں ایسے باعمر اور نوجوان لوگ ہوتے ہیں جن کی تلواروں کے پرتلے لمبے ہیں۔ یعنی وہ جنگ کے لیے پوری طرح تیار ہوتے ہیں۔ ہم نے پیارے نبی کریم ﷺ کی نصرت کی اور انھیں اپنے پاس ٹھہرایا۔ ہمارے پہلے لوگوں نے حق کے قائل جناب محمد ﷺ کی تصدیق کی۔ جب حضور ﷺ کسی قبیلہ کے ساتھ جنگ کرتے تھے تو ہم اپنی تلواروں اور

نیزوں کو لے کر آپ ﷺ کے شانہ بشانہ لڑتے تھے۔ قریش کے دن یعنی غزوہ بدر میں جب ہم نے دشمن کے لشکر پر حملہ کیا تو ان کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل ڈالا۔ احد کا دن بھی ان کی رسوائی کا سبب تھا۔ جب ہم انھیں تیز اور مضبوط نیزوں سے ہلاک کر رہے تھے۔ ثقیف کے دن ہم نے ان کے علاقے پر حملہ کیا تو اس وقت ہم عظیم لشکر کی صورت میں تھے۔ اور ہاتھ میں تلواریں لے کر ان کے علاقے کے ارد گرد چکر لگا رہے تھے۔ دشمن اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے بہادر اور جرات مند جوانوں کے ذریعے اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کو قوت عطا فرمائی۔((22))

درج بالا اشعار میں بھی ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے انصار کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہا کہ انصار پیارے رسول کریم ﷺ کی ساتھ سچا جذبہ محبت رکھتے تھے اور اپنا سب کچھ آپ ﷺ پر قربان کرنے کے لیے تیار تھے۔

درج ذیل شعر میں ثناء خوانِ رسول ﷺ جناب حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے غزوہ حنین میں انصار کی تعریف بیان کرتے ہوئے ذات رسول ﷺ کے لیے ان کی فداکاری کا ذکر کیا ہے:

نَصَرُوا نَبِيَّهُمْ وَشَدُّوا اِزْرَهٗ	بِحُنَيْنٍ يَوْمَ تَوَاكُلَ الْأَبْطَالُ

(غزوہ حنین میں انصار نے اپنے نبی جناب محمد ﷺ کی مدد کی اور ان کو بھرپور سہارا دیا جبکہ اس دن بڑے بڑے شہ سوار اور بہادر بھی کمزوری کا شکار ہو گئے تھے۔(23))

درج ذیل اشعار میں بھی ثناء خوانِ رسول ﷺ جناب حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے غزوہ حنین میں انصار کی تعریف بیان کرتے ہوئے ذات رسول ﷺ کے لیے ان کی فداکاری کا ذکر کیا ہے:

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

لِلّٰہِ دَرُّ عِصَابَۃٍ لَّاقَیتَھُمْ	یَا ابْنَ الْحَقِیقِ وَاَنْتَ یَا ابْنَ الْاَشْرَفِ
یَسْرُوْنَ بِالْبِیْضِ الرِّقَاقِ اِلَیْکُمْ	مَرَحاً کَاُسْدٍ فِیْ عَرِیْنٍ مُّغْرِفِ
حَتّٰی اَتَوْکُمْ فِیْ مَحَلِّ بِلَادِکُمْ	فَسَقَوْکُمْ حَتْفاً بِبِیْضٍ قَرْقَف
مُسْتَبْصِرِیْنَ لِنَصْرِ دِیْنِ نَبِیِّھِمْ	مُسْتَصْغِرِیْنَ بِکُلِّ اَمْرٍ مُّجْحِفِ

(اے ابن حقیق اور ابن اشرف! اس جماعت کے کیا کہنے جس کا تم سے مقابلہ ہوا تھا۔ وہ تیز دھار سفید تلواروں کو لے کر رات کے وقت میں بہت نشاط کے ساتھ چلے تھے۔ اس وقت وہ لمبے بالوں والے شیر کی طرح محسوس ہوتے تھے جو اپنی کچھار میں بیٹھا ہو۔ وہ تمھارے علاقوں میں آئے اور انھوں نے چمکتی تلواروں کے ذریعہ تمھیں موت کا جام پلایا۔ ان کا مقصد اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کے دین کی مدد کرنا اور ہر نقصان دہ چیز کا خاتمہ کرنا تھا۔(24))

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

وَفَوْا يَوْمَ بَدْرٍ لِلرَّسُوْلِ وَفَوْقَهُمْ	ظِلَالُ الْمَنَايَا وَالسُّيُوْفُ اللَّوَامِعُ
دَعَا فَاَجَابُوْهُ بِحَقٍّ وَّكُلُّهُمْ	مُطِيْعٌ لَّهٗ فِيْ كُلِّ اَمْرٍ وَّسَامِعُ
فَمَا بَدَّلُوْا حَتّٰى تَوَافَوْا جَمَاعَةً	وَّلَا يَقْطَعُ الْاٰجَالَ اِلَّا الْمَصَارِعُ
لِاَنَّهُمْ يَرْجُوْنَ مِنْهُ شَفَاعَةً	اِذَا لَمْ يَكُنْ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ شَافِعُ
وَذَالِكَ يَا خَيْرَ الْعِبَادِ بَلَاءُنَا	وَمَشْهَدُنَا فِي اللّٰهِ وَالْمَوْتُ نَافِعُ
لَنَا الْقَدَمُ الْاُوْلٰى اِلَيْكَ وَخَلْفُنَا	لِاَوَّلِنَا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَابِعُ
وَنَعْلَمُ اَنَّ الْمُلْكَ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ	وَاَنَّ قَضَاءَ اللّٰهِ لَابُدَّ وَاقِعُ

(جب ان (میرے دوستوں نفعؓ، نافع بن معلی انصاری اور سعد وغیرہ جو جنگِ بدر میں شہید ہوئے) کے اوپر موت کے سائے منڈلا رہے تھے اور چمکتی تلواریں چل رہی تھیں اس وقت بھی انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا ہوا عہد وفا کیا۔ انھوں نے آقا ﷺ کی پکار پر لبیک کہا اور وہ سب کے سب حضور ﷺ کے حکم کو سننے والے اور اطاعت کرنے والے تھے۔ انھوں نے بالکل وعدہ خلافی نہیں کی۔ یہاں تک کہ دشمن کی جماعت کے خلاف بر سرپیکار ہو گئے۔، کیونکہ وہ رسول ﷺ سے قیامت کے دن شفاعت کی امید کرتے ہیں۔ کہ اس دن انبیاء کے علاوہ کسی کی سفارش کام نہ آئے گی۔ اے لوگوں میں سے سب سے بہترین ذات والے پیغمبر! ﷺ ہماری محنت اور جہاد صرف اور صرف اللہ کے راستے میں ہے۔ اگر اللہ کے لیے نہ لڑیں موت نے تو پھر بھی آنا ہے۔ اللہ نے ہمیں اپنے فضل سے آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں میں سب

سے مقدم لکھا اور ہمارے بعد آنے والے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے پہلے آنے والوں تابع ہونگے۔ ہم دل سے اس بات کو مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کے فیصلوں نے نافذ ہو کر رہنا ہے۔(25))

ان درج بالا اشعار میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہم کا اپنی جانوں کے نذرانے دے کر آپ ﷺ سے کیے ہوئے معاہدوں کو پورا کرنا جہاں آپ ﷺ کی حقانیت و صداقت کی دلیل ہے وہاں ان صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنھم کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سچی محبت کے عکاس ہیں۔

فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتِي وَعِرْضِي	لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ

(اور بلاشبہ میرا باپ، میری والدہ اور میری عزت وناموس محمد ﷺ کی عزت وناموس کا تم سے دفاع کریں گے۔) (28)

درج بالا شعر سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سچی محبت کا عکاس ہے۔

صحابہ کرام کی عظمت بیان کرتے ہوئے حافظ محمد انور زاہد نے کہا:

محمد ﷺ قمر ہیں ستارے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہم	ہمیں جان و دل سے ہیں پیارے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہم
خدا کو ہیں محبوب ان کی ادائیں	خدا کو ہیں محبوب سارے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہم

کبھی لشکر کفر باطل کے آگے	نہ سہمے نہ ہارے نہ بھاگے صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنہم
محمد ﷺ قمر ہیں ستارے صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنہم	ہمیں جان و دل سے ہیں پیارے صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنہم
شریعت کی سب کرتے ہیں ترجمانی	ہیں سیرت کے دل کش شمارے صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنہم
شریعت، طریقت، حقیقت، ولایت	ہیں ہر فن کے جامع ہمارے صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنہم
محمد ﷺ قمر ہیں ستارے صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنہم	ہمیں جان و دل سے ہیں پیارے صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنہم
کتاب و حدیث و خلافت کے سردار	سمجھے تھے سارے اشارے صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنہم (29)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نعتیہ کلام عہد حاضر کی نعتیہ شاعری کے لیے مشعر راہ

بلاشبہ نعت گوئی ایک ایسا عمل ہے، جس کو رسول ﷺ نے پسند فرمایا اور نعت سننا مسنون عمل ہے۔ وائے افسوس! جس طرح مسلمِ اُمہ دوسرے بہت سے معاملات میں متفرق ہے بعینہٖ وہ نعت گوئی کے باب میں بھی فرقہ واریت سے مبرہ نہیں۔ بلاشبہہ یہ کتاب مسلمِ اُمہ کو نعت کے باب میں یکجا کرنے کے لیے سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر نعت گو شعرا، خواہ ان کا تعلق کسی مکتب فکر سے ہو، نعت کے باب میں اپنے نظریات و اعتقادات کا مآخذ وحی یعنی قرآن و احادیثِ صحیحہ کو بنائیں جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بنایا تو یقیناً ساری مسلمِ اُمہ ایسی نعتوں

کو نہ صرف قبول کریں گے، بلکہ اس باب میں ایک دوسرے کے قریب ہوں گے اور فرقہ واران نفرتیں کم ہوں گی۔

بقولِ اقبال۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک	ایک ہی سب کا نبی، دین بھی ایمان بھی ایک
حرمِ پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک	کچھ بڑی بات تھی جو ہوتے مسلمان بھی ایک

زبان سے نعتِ رسول ﷺ مقبول کہنا بہت ہی آسان ہے اور مسلمِ اُمہ میں ایسے نعت کہنے والوں کی کمی نہیں ہے، جبکہ عمل سے نعت کہنا بہت مشکل ہے اور مسلمِ اُمہ میں اسی کا فقدان ہے۔ نعت بالعمل اطاعتِ رسول ﷺ ہی کا نام ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی زندگیوں پر جب ہم نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں ان میں یہ دونوں اقسام یعنی (نعت باللسان اور نعت بالعمل) ملتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میخانہ سرکار کے میخوار صحابہ	سرکار کے عشاق وفادار صحابہ
سرکار کے احکام کی تعمیل میں دائم	رہتے تھے کمربستہ وتیار صحابہ
راضی تھا خدا ان سے وہ راضی تھے خدا سے	اس فخر کے تھے لائق وحقدار صحابہ
سو جان سے قربان ہیں ہم اپنے نبی پر	یہ کر گئے اعلان سردار صحابہ
کردار صحابہ سے ہوا دین مکمل	مذہب کی صداقت کے ہیں معیار صحابہ (30)

حوالہ جات

1-احمد حسن زیات: تاریخ ادب عربی، صفحہ 156، مترجم از عبد الرحمان سورتی۔

2-سورۃ الانشراح: 4 ۔

3-السہیلی، عبد الرحمان بن عبد اللہ، أبو القاسم: الروض الأنف (ص: 253، 254، 257، 261، 271، 283) المکتبۃ الفاروقیۃ، ملتان، ابن کثیر: السیرۃ النبویۃ ،ج1،ص 280،308،309،315،376،4،ص 134،139،140،143) دار الفکر، بیروت۔ ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ ،ج3،ص 72، 73، 205،206، 221، 4،ص 13، 43،44، 111، 267،268،269) مطبعہ مصطفی البابی، الحلبی، و اولاد بمصر۔(وغیر ہم)

4-البخاری: محمد بن اسماعیل: الجامع الصحیح،ج2،ص909) قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ کراچی۔ سلیمان بن اشعث، سجستانی: سنن أبی داود ،ج2،ص 328) ایجوکیشنل پریس، ادب منزل، پاکستان چوک کراچی۔الخطیب: مشکاۃ المصابیح،ج2،ص 571۔

5-تشبیہات تشبیہ کی جمع ہے اور تشبیہ سے مراد: "کسی ایک چیز کو دوسری چیز کی مانند ٹھہرانا" ہے۔(المنجد، ص: 510،مترجم۔)

التشبیه

التشبيهُ في اللغة صفقة الشيء بما يقاربهُ ويشاكلهُ. ويراد به تقريب الصفة وإفهام السامع. وفي الاصطلاح إلحاق أمر بأني في صفة بأداة.

محمد علی السَّراج: اللباب فی قواعد اللغة وآلات الأدب النحو والصرف والبلاغة والعروض واللغة والمثل، جلد 1، صفحہ 171، مراجعة: خیر الدین شمسی باشا، دار الفکر – دمشق، الطبعة: الأولی، 1403ھ - 1983م، عدد الأجزاء: 1

6- استعارات استعارہ کی جمع ہے اور استعارہ کی تعریف درج ذیل ہے: **الاستعارة**: هي تشبيه حذف أحدُ طرفيه ووجهة وأداتهُ كقولك: (فلان يتكلم بالدُّرر) فالكلام مستعار له، ولفظ الدرر مستعار منهُ، والعلاقة بينهما الحسْن، والقرينة يتكلم.

والاستعارة قسمان: مصرحة ومكنيةٌ.

فالمصرحَةُ: ما صرح فيها بلفظ المشبه به نحو:

فأمطرت لؤلؤاً من نرجس وسقت ... ورداً وعضت على العناب بالبردِ فقد استعار اللؤلؤ للدموع والنرجس للعيون والورد للخدود والعناب للأنامل والبرد للأسنان على سبيل الاستعارة المصرحة.

والمكنيةُ: ما حذف فيها المشبهُ به ورمز إليه بشيء من لوازمه كقوله:

وإذا المنية أنشبت أظفارها ... ألفيتَ كل تميمةٍ لا تنفعُ

استعار الوحش المفترس للمنية ثم حذفهُ و كنى عنه بشيء من لوازمه وهو إنشابُ الأظافر على سبيل الاستعارة المكنية.

محمد علی السَّراج: اللباب فی قواعد اللغة وآلات الأدب النحو والصرف والبلاغة والعروض واللغة والمثل، جلد 1، صفحہ 173، 174۔

7- مجازات، مجاز کی جمع ہے اور مجاز کی تعریف درج ذیل ہے: المجار: هو اللفظ المستعمل فی غیر ما وصغ له علاقة مع قرینة مانعة من إرادة المعنی الأصلی. فإن کانت علاقته المشابهة سمی استعارة وإلا فمجازاً مرسلاً أو مرکباً أوعقلیاً.

محمد علی السَّراج: اللباب فی قواعد اللغة وآلات الأدب النحو والصرف والبلاغة والعروض واللغة والمثل، جلد 1، صفحہ 173

8- یہاں بے دلیل اور بے بنیاد ندرت تخیل سے مراد خیالات کے فرضی گھوڑے دوڑانا ہے۔

9 –مبالغہ کی لغوی تعریف : "بالَغَ يُبالِغُ مُبالَغَةً وبِلاغاً إِذا اجْتَهد فِي الأَمر"

محمد بن مکرم بن علی، أبو الفضل، جمال الدین ابن منظور الأنصاری الرویفعی الإفریقی (المتوفی: 711ھ): لسان العرب، جلد8، صفحہ 420، الناشر: دار صادر – بیروت، الطبعة: الثالثة - 1414 ھ،عدد الأجزاء: 15۔ جبکہ یہاں مبالغہ اور غلو سے مراد کسی کی تعریف، مدح اور ستایش اس کی اصل حقیقت اور مقام سے بڑھا کر کرنا۔

10- ادبی صنائع سے مراد تشبیہ، استعارہ اور مجاز وغیرہ ادبی صنائع ہیں۔

11-إسماعیل بن کثیر: السیرة النبویة، ج4، ص 140۔

12-ابن حجر، أحمد بن علی بن حجر، العسقلانی: الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج3، ص238۔

13-إسماعیل بن کثیر: السیرۃ النبویۃ، ج4، ص143۔

14-إسماعیل بن کثیر: السیرۃ النبویۃ، ج1، ص 378

15-ابن حجر، العسقلانی: الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ج3، ص 306۔

16۔ابن سعد: طبقات ابن سعد، ج2، ص 107، 108، مترجم۔

17-حضرت حسان بن ثابت انصاری: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص 158، 159، مترجم۔ شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 137، 138۔

18-ابن الأثیر: أسد الغابۃ، ج10، ص 533، 534) مترجم از مولانا محمد عبدالشکور فاروقی. ابن کثیر: البدایۃ والنھایۃ، ج5، ص281، 282۔

19۔احمد حسن زیات: تاریخ ادب عربی، ص: 70، مترجم۔
20۔احمد حسن زیات: تاریخ ادب عربی، ص: 184، 185، مترجم۔

21- البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 344، 345)
مولانا محمد اویس سرور: دایون حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 367۔

22- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 398 تا 401، مترجم۔ البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 371، 372۔ درج بالا

اشعار سے قبل سیدنا حسان کے وہ اشعار ہیں، جن میں انھوں نے اولاً محبوبہ اور ثانیاً مناقب انصار بیان کیے ہیں۔

23- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 425، مترجم۔ البرقوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: ۳۹۰۔

24- البرقوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 328، 329۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 355، 356، مترجم۔ شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 329) دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 355، مترجم) پر درج ہے کہ درج بالا اشعار میں سیدنا حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے قبیلہ طی کے ابو الحقیق اور کعب بن اشرف کے قتل کا ذکر کیا ہے۔

25- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 335، 336، مترجم۔ البرقوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حضرت حسان بن ثابت الانصاری، ص: ۳۱۰۔

درج بالا اشعار کے علاوہ تین اشعار مزید انھوں نے کہے، جن میں تقدیر کا ہو کر رہنا اور شہدائے بدر پر پر اظہار غم کیا ہے۔ یہ اشعار بنیادی طور پر انھوں نے شہدائے بدر کے متعلق ہی کہے ہیں۔

28- القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین (المتوفی: 671ھ)، : الجامع لأحکام القرآن، ج13، ص 152، 153، دار الکاتب العربیۃ للطباعۃ والنشر، 1387ھ 197م، الطبعۃ الثالثۃ عن طبعۃ دار الکتب المصریۃ۔

29-حافظ محمد انور زاہد: شوق حمد و نعت، صفحہ 11، مکتبہ محمدیہ۔

30- حافظ محمد انور زاہد: قافلہ حمد و نعت، صفحہ 22، نعمانی کتب خانہ۔

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کا تعارف

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت پیش کرنے سے پہلے ذیل میں ان کا تعارف پیش کیا جارہا ہے۔

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کا سلسلہ نسب

حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن بن مالک بن النجار سید الشعراء المومنین المويد بروح القدس، ابو الولید۔ ان کی کنیت کی بابت یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابو الحسام تھی الانصاری الخزرجی، النجاری، المدنی، مسل نے کہا کہ ان کی کنیت ابو عبد الرحمان تھی۔(1)

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ شعرائے رسول ﷺ میں سے ہیں

شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قَایْماز الذهبی (التوفی: 748ھ) رَحِمَہُ اللّٰہ نے حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہ عَنہ کو سید الشعراء المومنین لکھا ہے۔(2) ابن سیرین رَحِمَہُ اللّٰہ نے کہا ہے کہ حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہ عَنہ ،عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہ عَنہ اور کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہ عَنہ رسول اللہ ﷺ کے شعراء ہیں۔ (3) ابن سیرین

رحمہ اللہ ہی نے کہا ہے کہ کعب رَضِیَ اللہ عَنہ لڑائیوں کا ذکر کرتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم نے یوں کیا اور ہم یوں یا ایسے کرتے ہیں اور انھیں (کفار) کو ڈراتے ہیں۔ شاعرِ رسول حسان بن ثابت رَضِیَ اللہ عَنہ کفار کے عیوب اور ان کے ایام (لڑائیوں کے دنوں) کا ذکر کرتے ہیں۔ ابن رواحہ رَضِیَ اللہ عَنہ انھیں کفر کی بدولت عار دلاتے ہیں۔(4)

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ مدافعِ رسول ﷺ ہیں

"سیدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنھا سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ سیدنا حسان رَضِیَ اللہ عَنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھتے تھے۔ جس پر سیدنا حسان رَضِیَ اللہ عَنہ کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اِنَّ اللہ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَانَافَعَ عَن رَسُوْلِ اللہ ﷺ . (جب تک حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے دفاع کرتے رہیں گے بلاشبہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ روح القدس کے ساتھ ان کی تائید کرتے رہیں گے۔"((5))

"سیدنا جابر رَضِیَ اللہ عَنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احزاب کے دن نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کی عزت کا کون دفاع کرے گا؟ کعب بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا میں اور ابن رواحہ رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا میں اور حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا میں مسلمانوں کی

عزت کا دفاع کروں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اے حسان! تم ان کی ہجو کرو اور ان کے خلاف روح القدس تمھاری مدد کریں گے۔" (6)

"ابو عمر نے کہا: ابو الحسن مبرد رَحِمَہُ اللہ نے کہا کہ جب یہ آیات "والشعراء" * نازل ہوئیں تو حسان، کعب بن مالک اور ابن رواحہ رَضِیَ اللہ عَنہ ھم نبی کریم ﷺ کے پاس روتے ہوئے آئے اور کہا: اے اللہ کے نبی ﷺ! اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کی ہیں اور وہ رب تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم شعراء ہیں، پس آپ ﷺ نے کہا: اس کے مابعد کو پڑھ:

{إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ}(مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔) تم وہ ہو، جنھوں نے بعد از مظلومیت انتقام لیا، یعنی تم نے مشرکین پر رد کر کے انتقام لیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انتقام لو، نہ کہو مگر حق بات اور آباء وامہات کا ذکر مت کرو۔) پس سیدنا حسان رَضِیَ اللہ عَنہ نے ابو سفیان کو کہا:

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہ عَنہ نے کہا:

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ	وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
وَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتِي وَعِرْضِي	لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
أَتَشْتُمُهُ وَلَسْتَ لَهُ بِكُفْءٍ	فَشَرُّكُمَا لِخَيْرِكُمَا الْفِدَاءُ
لِسَانِي صَارِمٌ لَا عَيْبَ فِيهِ	وَبَحْرِي لَا تُكَدِّرُهُ الدِّلَاءُ

(تونے محمد ﷺ کی ہجو (گستاخی) کی تو میں نے ان کی طرف سے جواب دیا اور اس جواب کی جزا اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ اور بلا شبہ میرا باپ، میری والدہ اور میری عزت و ناموس محمد ﷺ کی عزت و ناموس کا تم سے دفاع کریں گے۔ کیا تو آپ ﷺ کو گالی دیتا ہے؟ حالانکہ تو آپ ﷺ کا ہمسر نہیں۔ تم میں سے جو برا ہے (ابو سفیان) وہ تم میں سے بہتر (نبی کریم ﷺ پر قربان ہو۔ میری زبان ایک ایسی قاطع تلوار ہے جس میں کوئی عیب نہیں اور میری بحر کو ڈول مکدر نہیں کرتی۔) (7)

"سیدنا کعب رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا: اللہ کے رسول! بے شک اللہ تعالیٰ نے شعر کے بارے میں وہ کچھ کہا ہے جو آپ جانتے ہیں تو اس کی بابت آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ بے شک مومن اپنی ذات، اپنی زبان اور اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے۔ یقیناً وہ شعر ایسے موثر اور جارح ہے، جیسے: اس نیزے کی نوک جسے تم پھینکتے ہو۔ (8)"

وفات

"ابن اسحاق نے کہا حسان نے چون سن ہجری میں وفات پائی تھی۔ ہشیم بن عدی اور مدائنی نے کہا چالیس سن ہجری میں وفات پائی۔ ابن سعد نے کہا سیدنا حسان معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنھما کے دور میں فوت ہوئے۔ ابن سعد نے کہا دور جاہلیت میں اور دور اسلام دونوں میں ساٹھ ساٹھ سال زندہ رہے۔" (9)

باب دوم

مداحِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت

وَأَحسَنَ مِنكَ لَم تَرَقَطُّ عَينِي	وَأَجمَلَ مِنكَ لَم تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقتَ مُبَرَّأً مِّن كُلِّ عَيبٍ	كَأَنَّكَ قَد خُلِقتَ كَمَا تَشَاءُ
تجھ سا حسین آنکھ نے دیکھا نہیں	کبھی تجھ سا جمیل ماؤں نے اب تک نہیں جنا
ہر عیب سے بری تجھے پیدا کیا گیا	تو چاہتا تھا جس طرح ویسے ہی بنا

باب دوم

مداح رسول سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش

شاعرِ رسول سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے مختصر تعارف کے بعد ان کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت ذیل میں پیش کیے گئے ہیں چنانچہ اس مختصر تحریر کے مطالعہ سے یہ نتیجہ باسہولت اخذ کیا جاسکتا ہے کہ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار سیرتِ طیبہ کا مستقل، مستند اور معتبر ماخذ ہیں۔

پیارے رسول کریم ﷺ بطور: بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سیدنا حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے نبی کریم ﷺ کی مدح سرائی کرتے ہوئے کہا:

نَصَرْنَا بِهَا خَيْرَ الْبَرِيَّه كُلِّهَا	إِمَامًا وَّوَقَّرْنَا الْكِتَابَ الْمُنَزَّلَا
نَصَرْنَا وَآوَيْنَا وَقُوِّمَ ضَرْبُنَا	لَه بِالسُّيُوْفِ مَيْلَ مَنْ كَانَ أَمْيَلَا

(ہم نے دنیا کے بہترین انسان حضرت محمد ﷺ کی مدد کا اعزاز حاصل کیا جو کہ انسانیت کے امام ہیں۔ ہم نے قرآن مجید کی تعظیم کی اور اس پر ایمان لائے۔

ہم نے ان کی نصرت کی۔ انھیں اپنے پاس ٹھہرایا اور ہماری تلواروں نے ان کو قوت بخشی۔((10))

نقوش سیرت

جناب محمد ﷺ بہترین انسان اور انسانیت کے امام ہیں چونکہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول اور قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب ہے اس لیے انصار مدینہ نے نبی کریم ﷺ کی ہر طرح سے مدد کی ہے۔

واقعہ افک کے بعد حسان رَضِیَ اللہ عَنْہ نے سیدہ عائشہ رَضِیَ اللہ عَنْھَا کی مدح سرائی کرتے ہوئے درج ذیل اشعار کہے ان اشعار میں انھوں نے واقعہ افک کے حوالے سے اپنی غلطی کا اظہار کرتے ہوئے اظہار معذرت کیا ہے:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ	وَتُصْبِحُ غَرْثَى مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ
حَلِيلَةُ خَيْرِ النَّاسِ دِينًا وَمَنْصِبًا	نَبِيِّ الْهُدَى وَالْمَكْرُمَاتِ الْفَوَاضِلِ
عَقِيلَةُ حَيٍّ مِنْ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ	كِرَامِ الْمَسَاعِي مَجْدُهَا غَيْرُ زَائِلِ
مُهَذَّبَةٌ قَدْ طَيَّبَ اللَّهُ خِيمَهَا	وَطَهَّرَهَا مِنْ كُلِّ شَيْنٍ وَبَاطِلِ
فَإِنْ كَانَ مَا بُلِّغْتِ أَنِّي قُلْتُهُ	فَلَا رَفَعَتْ سَوْطِي إِلَيَّ أَنَامِلِي
فَكَيْفَ وَوُدِّي مَا حَيِيتُ وَنُصْرَتِي	لِآلِ رَسُولِ اللَّهِ زَيْنِ المحافل
له رتب عال على النَّاسِ فَضْلُهَا	تَقَاصَرُ عَنْهَا سَوْرَةُ الْمُتَطَاوِلِ(11)

(وہ (صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا) پاک دامن ہیں، سنجیدہ اور باوقار ہیں، آپ ﷺ کا کردار ہر قسم کے شک وشبہ سے پاک ومنزہ ہے۔ پاکدامن لوگوں کی عزتیں ان ہیں کی بدولت محفوظ ہیں، دین ومنصب کے اعتبار سے لوگوں میں سے بہترین ہستی(پیارے نبی کریم ﷺ) کی زوجہ محترمہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنھا ہدایت اور بہترین مراتب والے نبی ﷺ کی اہلیہ ہیں۔ لوی بن غالب کے ایک قبیلہ کی (صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا) ایک معزز خاتون ہیں۔ وہ(صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھا) بزرگی وبرتری والے افعال سرانجام دیتی ہیں اور ان کی رفعت شان کبھی ختم نہ ہوگی۔ اعلی اخلاق آپ رضی اللہ عنھا کی فطرت میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنھا کی طبیعت کو پاکیزہ بنایا ہے اور انھیں ہر بری اور نامناسب بات سے پاک کیا ہے۔ اگر میں آئندہ ایسی بات کہوں جو میرے بارے میں انھیں پہنچائی گئی ہے تو میرے ہاتھ شل ہوجائیں یا میں ہلاک ہوجاؤں۔ میں اس بات کا عقیدہ کیسے رکھ سکتا ہوں؟ حالانکہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب تک زندہ ہوں میری محبت اور نصرت مجلسوں کو زینت بخشنے والے جناب محمد ﷺ کی آل کے لیے خاص رہے گی۔ آپ ﷺ تمام لوگوں سے اعلیٰ مرتبہ والے ہیں اور ان درجات کو حاصل کرچکے ہیں کہ بھرپور کوشش کرنے والا بھی انہیں نہیں پاسکتا۔)

نقوش سیرت

نبی کریم ﷺ دین ومنصب کے لحاظ سے سب سے افضل سرچشمہ ہدایت مراتب عالیہ کے مالک، زینت مجالس اور ایسے اعلیٰ درجات پر فائز ہیں کہ جنھیں کوئی شخص بھی حاصل نہیں کرسکتا ہے۔

پیارے رسول کریم ﷺ سب سے زیادہ حسین

ثناء خوانِ رسول ﷺ سید نا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

وَأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَقَّطُ عَيْنِي	وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ	كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

(اور (اے نبی ﷺ) آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں۔ اور آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی عورت نے کبھی جنا ہی نہیں۔ آپ ﷺ ہر عیب سے پاک جنے گئے ہیں۔ گویا کہ آپ ﷺ یقیناً ویسے پیدا کیے گئے جیسے آپ چاہتے تھے۔(12))

کسی شاعر نے سید نا حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے ان اشعار کا ترجمہ شعر میں اس طرح کیا ہے:

تجھ سا حسین آنکھ نے دیکھا نہیں	کبھی تجھ سا جمیل ماؤں نے اب تک نہیں جنا
ہر عیب سے بری تجھے پیدا کیا گیا	تو چاہتا تھا جس طرح ویسے ہی بنا

نقوشِ سیرت

آپ ﷺ سب سے زیادہ حسین و جمیل اور خوبرو و خوبصورت ہیں آپ ﷺ ہر عیب و نقص سے منزہ اور مطہر ہیں۔

پیارے رسول کریم ﷺ بطور رسول صادق اور خاتم النبیین

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

شَهِدتُّ بِإِذْنِ اللهِ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ	الَّذِيْ فَوْقَ السَّمٰوٰتِ مِنْ عَلِ
وَأَنَّ أَبَا يَحْيٰى وَ عِيْسٰى كِلَاهُمَا	لَهُ عَمَلٌ فِيْ دِيْنِهٖ مُتَقَبَّلٌ

(میں اللہ کے حکم سے اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ ابو یحیٰی اور عیسیٰ علیہما السلام کا عمل حضور ﷺ کے دین میں قابل قبول ہے۔(13))

نقوشِ سیرت

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں سابقہ انبیاء جیسے جناب عیسی اور ابو یحیٰی کی دینی مساعی بارگاہ رب ارض و سماء میں مقبول ہیں۔

ثناء خوان رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا :

أَغَرُّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمٌ	مِنَ اللهِ مَشْهُوْدٌ يَّلُوْحُ وَيَشْهَدُ
وَضَمَّ الْإِلٰهُ اسْمَ النَّبِيِّ إِلَى اسْمِهٖ	إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي الْخَمْسِ أَشْهَدُ
وَشَقَّ لَهُ مِنَ اسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ	فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَّهٰذَا مُحَمَّدٌ
نَبِيٌّ أَتَانَا بَعْدَ يَاْسٍ وَّفَتْرَةٍ	مِنَ الرُّسُلِ وَالْأَوْثَانُ فِي الْأَرْضِ تُعْبَدُ

يَلُوحُ كَمَا لَاحَ الصَّقِيلُ الْمُهَنَّدُ	فَأَمْسَى سِرَاجًا مُّنِيْرًا وَّهَادِيًا
وَعَلَّمَنَا الْإِسْلَامَ فَاللّٰهَ نَحْمَدُ	وَأَنْذَرَنَا نَاراً وَّبَشَّرَ جَنَّةً

(آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ مہر نبوت تاباں و درخشاں ہے جس کی گواہی دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کا نام اپنے نام کے ساتھ مربوط کیا ہے۔ جسے مؤذن دن میں پانچ مرتبہ بیان کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی عزت میں اضافہ کرنے کے لیے اپنے نام سے حضور ﷺ کا نام مشتق کیا ہے۔ پس عرش کا مالک "محمود" ہے۔ اور آپ ﷺ "محمد" ہیں۔ ہمارے پاس نا امیدی اور سلسلہ نبوت کے طویل وقفے کے بعد رسولوں میں سے ایک نبی ﷺ تشریف لائے اور حال یہ تھا کہ زمین میں بتوں کی عبادت کی جاتی تھی۔ آپ ﷺ ایک روشن چراغ اور ھادی بن کر آئے۔ آپ ﷺ ایسے درخشاں تھے جیسے کہ ہندی تلوار چمکتی ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیں آگ سے ڈرایا اور جنت کی بشارت دی اور ہمیں اسلام سکھایا بس ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں۔(14))

نقوش سیرت

مہر نبوت آپ ﷺ کی صداقت و حقانیت کی واضح گواہی ہے۔ عموریہ کے پادری نے اپنے انتقال کے وقت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنہُ کو مستقبل کی رہنمائی ان الفاظ میں دی ہے۔ اب اس نبی ﷺ کے ظہور کا زمانہ قریب ہے جو ریگستان عرب سے اٹھ کر دین ابراھیم کو زندہ کرے گا اور کھجوروں والی زمین کی طرف ہجرت کرے گا اس کی علامات

یہ ہیں کہ وہ ہدیہ قبول کرے گا اور صدقہ اپنے لیے حرام سمجھے گا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہو گی اگر اس سے مل سکو تو ضرور ملنا۔ جب سیدنا سلمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ مدینہ آئے تو آپ نے حضور پاک میں ان تینوں علامات کا مشاہدہ کیا اور پورے یقین اور اطمینان کے ساتھ اسلام قبول کر لیا۔ اللہ تعالیٰ نے اذان میں اپنے نام کے ساتھ جناب محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نام کو ضم کیا ہے جو کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علو مرتبہ کی واضح دلیل ہے ذات کبریاء محمود اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذات ''محمد ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اسم گرامی بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی رفعت شان کا غماز ہے۔ انبیاء و رسل کی بعثت میں طویل وقفہ کے باعث انسانیت ہدایت سے مایوس ہو چکی تھی اور پرستش اصنام میں محو ہو چکی تھی اس مایوسی اور ضلالت کے عالم میں آپ ہدایت کا راستہ دکھانے والے بن کر تشریف لائے اور لوگوں کی مایوس کو ختم کر کے انھیں امید کی کئی کرنیں دکھائیں۔

سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ بطور جان نثارِ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

مُحَمَّدٌ تُفْدِ نَفْسَكَ كُلُّ نَفْسٍ	إِذَا مَا خِفْتَ مِنْ شَيْءٍ تَبَالًا (15)

(محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کے نفس پر ہر نفس قربان ہو جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو کسی چیز سے نقصان یا پریشانی کا خدشہ ہو۔)

ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم اپنے قبول اسلام اور فتح مکہ سے پہلے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بارے میں نامناسب باتیں کی تھیں چنانچہ ثناء خوانِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے ان کے جواب میں چند اشعار کہے ان میں سے بعض اشعار درج ذیل ہیں :

وَقَالَ اللهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْداً	يَقُوْلُ الْحَقَّ إِنْ نَفَعَ الْبَلَاءُ
شَهِدْتُّ بِهٖ فَقُوْمُوْا صَدِّقُوْهُ	فَقُلْتُمْ لَا نَقُوْمُ وَلَا نَشَاءُ
وَقَالَ اللهُ قَدْ سَيَّرْتُ جُنْداً	هُمُ الْأَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ
لَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ	سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ
فَنُحْكِمُ بِالْقَوَافِيْ مَنْ هَجَانَا	وَنَضْرِبُ حِيْنَ تَخْتَلِطُ الدِّمَاءُ
أَلَا أَبْلِغْ أَبَا سُفْيَانَ عَنِّيْ	فَأَنْتَ مُجَوَّفٌ نَخِبٌ هَوَاءُ
بِأَنَّ سُيُوْفَنَا قَدْ تَرَكَتْكَ عَبْداً	وَعَبْدُ الدَّارِ سَادَتُهَا الْإِمَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّداً فَأَجَبْتُ عَنْهُ	وَعِنْدَ اللهِ فِيْ ذَاكَ الْجَزَاءُ
أَتَهْجُوْهُ وَلَسْتَ لَهٗ بِكُفْءٍ	فَشَرُّكُمَا لِخَيْرِكُمَا الْفِدَاءُ
هَجَوْتَ مُبَارَكاً بَرًّا حَنِيْفاً	أَمِيْنَ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَمَنْ يَّهْجُوْ رَسُوْلَ اللهِ مِنْكُمْ	وَيَمْدَحُهٗ وَيَنْصُرُهٗ سَوَاءُ
فَإِنَّ أَبِيْ وَوَالِدَهٗ وَعِرْضِيْ	لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْكُمْ وِقَاءُ

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بندے محمد ﷺ کو بھیجا ہے اگر آزمائش میں پڑنا نفع دے تو وہ حق کی بات کہنے میں آزمائش کی پرواہ نہیں کرتے میں ان پر ایمان لے آیا اور ان کی رسالت کی تصدیق کی تم سے بھی کہا گیا کہ تم بھی اٹھو اور ان کی تصدیق کرو لیکن تم نے ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا اور کہنے لگے نہ ہم

اس کام کا ارادہ کرتے ہیں اور نہ ہم کرنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک لشکر تیار کیا ہے جو انصار پر مشتمل ہے۔ اس لشکر کے پیش نظر صرف ایک ہی مقصد ہے اور وہ ہے دشمن کا سامنا کرنا ہمارا ہر روز قبیلہ معد والوں سے سب شتم، ہجو اور لڑائی میں مقابلہ ہوتا ہے۔ جو شخص ہماری ہجو کرتا ہے ہم اشعار کے ذریعہ ہی اس کا جواب دیتے ہیں اور ہمارے خلاف میدان جنگ میں اترتا ہے تو ہم تلواروں کی ضربیں بھی خوب دکھاتے ہیں۔"میری طرف سے ابوسفیان کو یہ پیغام پہنچادو کہ تو بزدل اور ڈرپوک شخص ہے، اسے یہ پیغام بھی پہنچا دو کہ ہماری تلواروں نے تجھے غلام بنا دیا ہے۔ اور قبیلہ عبدالدار کی سرداری باندیوں کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ تو نے جناب محمد ﷺ کی شان میں نامناسب کلمات کہے ہیں اور میں نے اس کا جواب دیا ہے، اس جواب کے بدلہ میں اللہ کے ہاں بڑا اجر ہے۔ تو حضور ﷺ کے بارے میں نازیبا کلمات کہتا ہے حالانکہ ان کے سامنے تیری حیثیت کیا ہے، تم سے بدتر کو تم میں سے بہتر پر قربان ہو جانا چاہئے، تو ایک ایسی ذات کی شان میں گستاخی کرتا ہے جو پاکیزہ، نیکی کے خوگر اور اللہ تعالیٰ کے امین ہیں اور وفاداری ان کے اخلاق کا حصہ ہے۔ تم میں جو شخص حضور ﷺ کی برائی بیان کرے، یا ان کی تعریف کرے یا ان کی مدد کرے سب برابر ہیں۔(16))

تمھارے نازیبا کلمات انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتے اور تمھاری مدح و نصرت ان کی عزت میں اضافہ نہیں کر سکتی، کیونکہ تم اتنے معمولی اور بے حیثیت لوگ ہو کہ تمھاری باتوں کی پرواہ کس کو ہے؟ بقول شاعر۔

محمد کے تقدس پر زبانیں مت نکالو تم کہاں تم	اور کہاں شان رسالت میرے آقا کی

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

وَاللّٰہِ رَبِّیْ لَا نُفَارِقُ مَاجِدًا	عَفَّ الْخَلِیْقَةِ مَاجِدَ الْأَمْجَادِ
مُتَكَرِّمًا یَدْعُوْ إِلٰى رَبِّ الْعُلٰى	بَذْلَ النَّصِیْحَةِ رَافِعَ الْأَعْمَادِ
مِثْلَ الْهِلَالِ مُبَارَكًا ذَا رَحْمَةٍ	سَمْحَ الْخَلِیْقَةِ طَیِّبَ الْأَعْوَادِ
إِنْ تَتْرُكُوْهُ فَإِنَّ رَبِّیْ قَادِرٌ	أَمْسٰى یَعُوْدُ بِفَضْلِهِ الْعوادِ
وَاللّٰہِ رَبِّیْ لَا نُفَارِقُ أَمْرَهٗ	مَا كَانَ عَیْشٌ یُرْتَجٰى لِمَعَادِ
لَا نَبْتَغِیْ رَبًّا سِوَاهُ نَاصِرًا	حَتّٰى نُوَافِیْ ضَحْوَةَ الْمِیْعَادِ

(مجھے اپنے پرودگار اللہ تعالیٰ کی قسم! میں کبھی حضور ﷺ سے جدائی اختیار نہ کرونگا۔ جو کہ معزز، بہترین عادات والے اور تمام سرداروں میں سے سب سے بڑے سردار ہیں۔ آپ ﷺ عزت والے ہیں اور اللہ رب العزت کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں آپ خیر خواہی کی بات بتانے والے اور آپ کا گھر حسب اور نسب اور سخاوت کا منبع ہے۔ آپ ﷺ چاند کی طرح ہیں۔ برکت و رحمت والے ہیں۔ بہترین عادات کے حامل اور عمدہ خوشبو والے ہیں۔ اگر لوگوں نے انھیں چھوڑ دیا تو کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ

آپ ﷺ کی حفاظت پر پوری طرح قادر ہے۔ اس کی مہربانی سے آپ ﷺ کے دشمن آپ ﷺ کے دوست بن کر رہیں گے۔ اللہ کی قسم! جب تک میری جان میں جان باقی ہے میں آپ ﷺ کے حکم کی مخالفت نہیں کرونگا اور جب لڑائی ہو تو ہمیں آپ ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی مدد نہیں چاہیے۔(17))

نقوشِ سیرت

پیارے رسول اللہ ﷺ معزز بہترین عادات والے، سب سے بڑے سردار ،اللہ کی طرف لوگوں کو بلانے والے، خیر خواہی کی بات بتانے والے، برکت و رحمت والے اور چاند کی طرح منور ہیں۔ آپ ﷺ کا گھر مبارک حسب نسب اور سخاوت کا منبع ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کا محافظ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آپ ﷺ کے دشمن آپ ﷺ کے دوست بن جاتے ہیں۔

فَأَخْزَاكَ رَبِّي يَا عُتَيْبَ بْنَ مَالِكٍ	وَلَقَّاكَ قَبْلَ الْمَوْتِ إِحْدَى الصَّوَاعِقِ
مَدَدْتَ يَمِينًا لِلنَّبِيِّ تَعَمُّدًا	وَدَمَّيْتَ فَاهُ قُطِّعَتْ بِالْبَوَارِقِ (18)

(پس اے عتیب بن مالک! تجھے میرے رب نے ذلیل ورسوا کر دیا اور تجھے موت سے پہلے ہی آفات میں سے ایک بڑی آفت نے دبوچ لیا۔ تو نے قصداً نبی کریم ﷺ کی طرف اپنا دایاں ہاتھ دراز کیا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کو خون آلود کر دیا وہ ہاتھ تلواروں کے ساتھ کاٹ دیا گیا۔)

عقبہ بن ابی وقاص نے غزوہ احد میں نبی کریم ﷺ کو ایک تیر مارا تھا جس سے آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوگئے اور ہونٹ و چہرہ مبارک میں زخم آیا تھا۔ حضور ﷺ اپنے چہرے سے خون کو صاف کرتے ہوئے فرماتے تھے۔ وہ قوم کیسے فلاح پاسکتی ہے جو اپنے نبی کے چہرے کو خون سے رنگین کردے حالانکہ وہ انھیں اللہ کی طرف بلارہا ہے۔ اس کے بعد حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے ساتھ یہ کس نے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے عتبہ کی طرف اشارہ فرمایا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ عتبہ پر ٹوٹ پڑے اسے مار گرایا اور اس کا گھوڑا لاکر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ درج بالا اشعار میں سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کفار کو عار دلا رہے ہیں اور عتبہ بن ابی وقاص کی مذمت کررہے ہیں۔ (19)

نقوشِ سیرت

صحابہ کرام رَضِیَ اللہ عَنۡھُم کو نبی کریم ﷺ سے بے پایاں محبت تھی چنانچہ آپ ﷺ کی تکلیف و مصیبت ان پر شاق گزرتی تھی۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہ عَنۡھُم کا آپ ﷺ سے بے پایاں محبت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کا کردار و سیرت نہایت ہی عمدہ و اعلیٰ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے): {فَبِمَا رَحۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنۡتَ لَهُمۡ وَلَوۡ كُنۡتَ فَظًّا غَلِيۡظَ الۡقَلۡبِ لَانۡفَضُّوۡا مِنۡ حَوۡلِكَ})71((پس اللہ کی رحمت کی بدولت (اے نبی ﷺ (آپ ان کے لیے نرم ہیں۔

اگر آپ ﷺ سخت دین اور ترش زبان ہوتے تو یہ آپ ﷺ کے ارد گرد سے بھاگ جاتے۔)

سیدنا حسان رضی اللہ عنہ کی پیارے رسول کریم ﷺ سے بے پناہ محبت

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کو ذات رسول ﷺ سے بے حد اور بے انتہاء محبت تھی اور آپ ﷺ کی جدائی ان کے لیے نا قابل برداشت صدمہ تھی چنانچہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کی وفات اور وصال کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل اشعار کہے:

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِيْ	فَعَمِيَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ	فَعَلَيْكَ كُنْتُ أُحَاذِرُ

(اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر! آپ ﷺ میری آنکھ کے لیے پتلی کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کے پردہ فرمانے سے میری آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد جو چاہے مر جائے، کیونکہ آپ ﷺ ہی کی ذات مقدسہ وہ ہستی ہے جس کی موت سے میں خائف ہوتا تھا۔ چنانچہ اس کے وقوع کے بعد دوسروں کا جینا مرنا میرے لیے اہم نہیں اور میرے لیے بھی زندگی وموت یکساں ہے۔(20))

اسی موقع پر انہوں نے مزید اشعار کہے جو کہ درج ذیل ہیں:

مَابَالُ عَينِكَ لَاتَنَامُ كَأَنَّمَا	كُحِلَتْ مَآقِيهَا بِكُحْلِ الْأَرْمَدِ
جَزَعًا عَلَى الْمَهْدِيِّ أَصْبَحَ ثَاوِيًا	يَاخَيْرَمَن وَّطِئَ الْحَصٰى لَمْ تَبْعُد
وَجَنْبِي *يَقِيكَ التُّرْبَ لَهْفِي لَيْتَنِي	غُيِّبْتُ قَبْلَكَ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ
بِأَبِي وَأُمِّي مَنْ شَهِدْتُّ وَفَاته	فِي يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ النَّبِيَّ الْمُهْتَدِي
فَظَلِلْتُ بَعْدَ وَفَاته مُتَبَلِّدًا	مُّتَلَدِّدًا يَّالَيْتَنِي لَمْ أُوْلَد
أَأُقِيمُ بَعْدَكَ بِالْمَدِينه بَينَهُم	يَالَيْتَنِي صُبِّحْتُ سَمَّ الْأَسْوَد
أَوْحَلَّ أَمْرُ اللّٰهِ فِينَا عَاجِلاً	فِي رَوْحَةٍ مِّن يَّوْمِنَا أَوْفِي غَدٍ
فَتَقُوْمُ سَاعَتَنَا فَنَلْقٰى طَيِّبًا	مَّحْضًا ضَرَاءِبه كَرِيمَ الْمَحْتِدِ
يَابِكْرَ آمِنَه الْمُبَارَكَ ذِكْرُه*	وَلَدَتْه مُحْصَنَةً بِسَعْدِ الْأَسْوَدِ
نُوْرًا أَضَاءَ عَلَى الْبَرِيَّه كُلِّهَا	مَن يُّهْدَ لِلنُّوْرِ الْمُبَارَكِ يَهْتَدِي
يَارَبِّ فَاجْمَعْنَا مَعًا وَّنَبِيَّنَا	فِي جَنَّت تَثْنِي عُيُوْنَ الْحُسَّدِ
فِي جَنَّتِ الْفِرْدَوْسِ فَاكْتُبْهَا لَنَا	يَاذَا الْجَلَالِ وَذَا الْعُلَا وَالسُّؤْدَدِ
وَاللّٰهِ! أَسْمَعُ مَابَقِيتُ بِهَالِكٍ	إِلَّا بَكَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
يَاوَيْحَ أَنْصَارِ النَّبِيِّ وَرَهْطِهِ	بَعْدَ الْمُغَيَّبِ فِي سَوَاءِ الْمَلْحَدِ
ضَاقَتْ بِالْأَنْصَارِ الْبِلَادُ فَأَصْبَحَت*	سُوْدًا وُّجُوْهُهُمْ كَلَوْنِ الْإِثْمِدِ
وَلَقَدْ وَلَدْنَاهُ وَفِينَا قَبْرُهُ	وَفُضُوْلُ نِعْمَتِه بِنَا لَمْ يَجْحَد
وَاللّٰهُ أَكْرَمَنَا بِه وَهَدٰى بِه	أَنْصَارَهُ فِي كُلِّ سَاعه مَشْهَد

صَلَّى الْإِلٰهُ وَمَنْ يَّحُفُّ بِعَرْشِهٖ	وَالطَّيِّبُوْنَ عَلَى الْمُبَارَكِ أَحْمَدِ
فَرِحَتْ نَصَارٰى يَثْرِبَ وَيَهُوْدُهَا	لَمَّا تَوَارٰى فِي الضَّرِيْحِ الْمَلْحَدِ

(تیری آنکھوں کو کیا ہوا یہ سوتی کیوں نہیں؟ ایسا محسوس ہوتا ہے، جیسے انھیں جناب محمد ﷺ کی یاد کا سرمہ لگایا گیا ہے اور آپ ﷺ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں۔ زمین پر چلنے والے انسانوں میں سب سے بہترین! آپ ہم سے دور نہ جائیں۔ ہائے کاش میرا چہرہ آپ ﷺ کے جسم اقدس کو مٹی سے بچا لیتا اور کاش کہ میں آپ ﷺ سے پہلے بقیع الغرقد نامی قبرستان میں دفن کر دیا گیا ہوتا۔ میرے ماں باپ اس ہدایت کے پیکر پیغمبر عالم ﷺ پر قربان ہوں جن کی وفات پیر کے دن ہوئی اور اس میں وقت بھی حاضر تھا۔ آپ ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد میں غم والم کا نشان ہوں، بے قراریوں کا جہان ہوں، ہائے کاش! میری ماں نے مجھے یہ دن دیکھنے کیلیے جنا ہی نہ ہوتا۔ یہ بات میرے لیے ناقابل برداشت ہے کہ آقا ﷺ کی وفات میں بعد میں مدینہ میں زندہ رہوں، کاش! مجھے زہریلا سانپ ڈس لیتا اور میں بھی اس دنیا سے چلا جاتا یا پھر ہم سب پر اپنے فیصلے کو آج یا کل نافذ کر کے اللہ رب العزت ہمیں بھی اپنے پاس بلا لے اور ہم پر قیامت قائم ہو جائے اور ہم حضور ﷺ سے ملاقات کر لیں جو کہ اعلیٰ صفات والے، بہترین خصائل و شمائل والے اور سنجیدہ طبیعت والے ہیں۔ اے آمنہ کے مبارک بیٹے! جسے انھوں نے انتہائی پاکیزگی اور عفت کے ساتھ جنم دیا اور وہ دنیا کے لیے برکت کا جہاں ثابت ہوئے۔ آپ ﷺ ایک ایسا نور تھے جو ساری مخلوق پر چھا گیا اور جسے اس مبارک نور کی اقتداء

نصیب ہوئی وہ ہدایت یافتہ ہوگیا۔اے میرے رب! اے عظمت و بزرگی اور سرداری کے مالک! ہمیں اور ہمارے پیغمبر جناب محمد ﷺ کو اس جنت میں اکٹھا فرمادے جس کو دیکھ کر حاسدین کی آنکھیں چندھیا جائیں۔ ہمیں جنت الفردوس میں اکٹھا کردے اور اسے ہمارے مقدر میں لکھ دے۔ اے انصار نبی !ﷺ اور اے ان کی پاکیزہ جماعت! آقا ﷺ کے وصال کے بعد تمھارے غم و حزن کی کیفیت کو بیان کرنا میرے بس سے باہر ہے۔ اب انصار کا یہ حال ہے کہ زمین ان کے لیے تنگ ہو چکی ہے اور غم کی وجہ سے ان کے چہرے اثمد نامی سرمے کی طرح سیاہ ہوئے پڑے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے جنم لیا اور ہمارے پاس ہی ان کی قبر ہے اور ان کی بہت سے نعمتیں ہم پر ہیں جن کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور ﷺ کے ذریعہ ہدایت عطا فرمائی اور ان کے ذریعہ ہمیں عزت بخشی۔ اللہ تعالیٰ ،اس کے عرش کے گرد عبادت کرنے والے فرشتے اور تمام پاکیزہ لوگوں کا درود وسلام جناب محمد ﷺ پر نازل ہو۔ مدینہ کے عیسائی اور یہودی اس بات پر بہت خوش ہیں کہ (ہمارے پیارے) آقا ﷺ نے پردہ فرمالیا ہے۔((21))

نقوش سیرت

آپ ﷺ فقیروں کا ملجا اور ضعیفوں کا ماوی تھے آپ ﷺ خطا کار سے درگزر کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نور ہدایت ہیں۔ قبل از وفات آپ ﷺ بقول حسان صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سماعت و بصارت اور اللہ کے بعد ان کا سہارا تھے۔

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے کہا:

آلَيْتُ مَا فِيْ جَمِيْعِ النَّاسِ مُجْتَهِدًا	مِنِّيْ آلِيَّةَ بَرٍّ غَيْرِ اِفْنَادٍ
تَاللّٰهِ! مَا حَمَلَتْ أُنْثٰى وَلَا وَضَعَتْ	مِثْلَ الرَّسُوْلِ نَبِيِّ الْأُمَّةِ الْهَادِيْ
وَلَا بَرَأَ اللّٰهُ خَلْقًا مِّنْ بَرِيَّتِهٖ	أَوْفٰى بِذِمَّةِ جَارٍ أَوْ بِمِيْعَادٍ
مِنَ الَّذِيْ كَانَ فِيْنَا يُسْتَضَاءُ بِهٖ	مُبَارَكُ الْأَمْرِ ذَا عَدْلٍ وَّإِرْشَادٍ
مُصَدِّقًا لِلنَّبِيِّيْنَ الْأُلٰى سَلَفُوْا	وَأَبْذَلَ النَّاسِ لِلْمَعْرُوْفِ لِلْجَادِيْ
يَا أَفْضَلَ النَّاسِ إِنِّيْ كُنْتُ فِيْ نَهَرٍ	أَصْبَحْتُ مِنْهُ كَمِثْلِ الْمُفْرَدِ الصَّادِيْ
أَمْسٰى نِسَاؤُكَ عَطَّلْنَ الْبُيُوْتَ فَمَا	يَضْرِبْنَ فَوْقَ قَفَا سِتْرٍ بِأَوْتَادٍ
مِثْلَ الرَّوَاهِبِ يَلْبَسْنَ الْمُسُوْحَ وَقَدْ	أَيْقَنَّ بِالْبُؤْسِ بَعْدَ النِّعْمَةِ الْبَادِيْ

(میں ایک سچی پوری اور خیر خواہی والی قسم کھاتا ہوں اللہ کی قسم! ساری دنیا کے لوگوں میں جناب محمد ﷺ جیسا انسان کسی ماں نے نہیں جنا۔ آپ رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں آپ ﷺ جیسا کوئی پیدا نہیں کیا جو اپنی بات کا پکا اور وعدہ کو نبھانے والا ہو۔ آپ ﷺ سے روشنی کا فیضان حاصل کیا جاتا تھا۔ آپ برکت والے، انصاف کرنے والے اور خیر خواہی پھیلانے والے تھے۔ آپ ﷺ نے سابقہ انبیاء کی تصدیق فرمائی اور لوگوں میں آپ ﷺ سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کسی نے نہیں دیکھا۔ اے ساری مخلوق میں سب سے افضل! میری مثال ایک شدید پیاس کے مارے شخص کی تھی اور آپ ﷺ نے ایک صاف ستھری ٹھنڈی نہر کی طرح اسے سیراب کر دیا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے حجرے ویران ہو گئے اب

وہاں کوئی نہیں جاتا اور آپ ﷺ کی ازواج نے آپ ﷺ کے غم میں ہر طرح کی زینت اور آرایش کو ترک کر دیا ہے اور وہ یقین کر چکی ہیں کہ آقا کے وصال کے بعد نعمتیں اور خوشیاں بھی رخصت ہو گئیں۔(22))

نقوش سیرت

آپ ﷺ جیسا کسی ماں نے نہیں جنا آپ ﷺ رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے آپ ﷺ وعدہ ایفا کرنے والے، برکت والے انصاف کرنے اور خیر خواہی پھیلانے والے تھے۔ آپ ﷺ سے روشنی کا فیضان حاصل کیا جاتا تھا۔ روزِ قیامت تک کیا جاتا رہے گا آپ ﷺ نے سابقہ انبیاء کی تصدیق فرمائی اور آپ ﷺ سب سے بڑھ کر سخی تھے۔

انصار بطور فدایان رسول ﷺ

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

أَتَانَا رَسُوْلُ اللهِ لَمَّا تَجَهَّمَتْ	لَهُ الْأَرْضُ يَرْمِيهِ بِهَا كُلُّ مُوْثِقِ
تُطَرِّدُهُ أَفْنَاءُ قَيْسٍ وَّخِنْدِفُ	كَتَائِبُ أَنْ لَّا تَغْدُ لِلرَّوْعِ تَطْرُقُ
فَكُنَّا لَهُ مِنْ سَائِرِ النَّاسِ مَعْقِلاً	أَشَمَّ مَنِيعًا ذَا شَمَارِيخَ شُهَّقِ
مُكَلَّلَةً بِالْمَشْرِفِيِّ وَبِالْقَنَا	بِهَا كُلُّ أَظْمَى ذِي غِرَارَيْنِ أَزْرَقَ

(جب رسول اللہ ﷺ کو ان کے علاقے والوں نے ہجرت پر مجبور کر دیا تو آپ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے، قیس اور خندف کے منتشر لوگوں نے آپ ﷺ کو بہت ستایا اور یہ ایسے بزدل لوگ ہیں۔ کہ جب انھیں جنگ یا لڑائی کے علاوہ کسی کام کے لیے بلایا جائے تو دوڑتے آتے ہیں۔ لیکن لڑائی میں شریک ہونے کی ان میں جرات نہیں ہے۔ جب ان لوگوں نے آپ ﷺ کو ستایا اور تکالیف پہنچائیں تو ہم نے رسول ﷺ کو اپنے پاس ٹھہرایا اور آپ ﷺ کی مدد کی۔ ہم آپ ﷺ کی حمایت کے لیے ایسے بہادر لوگ ثابت ہوئے جنھوں نے تلواروں اور مضبوط نیزوں کا تاج پہن رکھا تھا۔(23))

درج بالا اشعار ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے انصار کی مدح سرائی میں کہے ہیں۔ ان کے علاوہ اور اشعار بھی ہیں، جو انھوں نے اس سلسلہ میں کہے ہیں۔ ان کی تعداد 13 ہے۔ ان میں علی الاطلاق انھوں نے اوصاف انصار بیان کیے ہیں۔

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

وَفِيْنَا اِذَا شَبَّتِ الْحَرْبُ سَادَةٌ	كُهُوْلٌ وَّفِتْيَانٌ طِوَالُ الْحَمَاءِلِ
نَصَرْنَا وَآوَيْنَا النَّبِيَّ وَصَدَّقَتْ	اَوَاءِلُنَا بِالْحَقِّ اَوَّلَ قَاءِلِ
وَ كُنَّا مَتٰى يَغْزُ النَّبِيُّ قَبِيْلَةً	نَصِلْ حَافَتَيْهِ بِالْقَنَا وَالْقَنَابِلِ
وَيَوْمَ قُرَيْشٍ اِذَا اَتَوْنَا بِجَمْعِهِمْ	وَطِءْنَا الْعَدُوَّ وَطْاَةَ الْمُتَثَاقِلِ

وَفِیْ اُحُدٍ یَوْمٌ لَّهُمْ کَانَ مُخْزِیًا	نُطَاعِنُهُمْ بِالسَّمْهَرِیِّ الذَّوَابِلِ
وَیَوْمَ ثَقِیْفٍ اِذْ اَتَیْنَا دِیَارَهُمْ	کَتَائِبَ نَمْشِیْ حَوْلَهَا بِالْمَنَاصِلِ
فَفَرُّوْا وَشَدَّ اللّٰهُ رُکْنَ نَبِیِّهٖ	بِکُلِّ فَتًی حَامِی الْحَقِیْقَةِ بَاسِلٖ

(جب جنگ اپنا زور پکڑتی ہے تو ہم میں ایسے باعمر اور نوجوان لوگ ہوتے ہیں جن کی تلواروں کے پر تلے لمبے ہیں۔ یعنی وہ جنگ کے لیے پوری طرح تیار ہوتے ہیں۔ ہم نے پیارے نبی کریم ﷺ کی نصرت کی اور انھیں اپنے پاس ٹھہرایا۔ ہمارے پہلے لوگوں نے حق کے قائل جناب محمد ﷺ کی تصدیق کی۔ جب حضور ﷺ کسی قبیلہ کے ساتھ جنگ کرتے تھے تو ہم اپنی تلواروں اور نیزوں کو لے کر آپ ﷺ کے شانہ بشانہ لڑتے تھے۔ قریش کے دن یعنی غزوہ بدر میں جب ہم نے دشمن کے لشکر پر حملہ کیا تو ان کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل ڈالا۔ احد کا دن بھی ان کی رسوائی کا سبب تھا۔ جب ہم انھیں تیز اور مضبوط نیزوں سے ہلاک کر رہے تھے۔ ثقیف کے دن ہم نے ان کے علاقے پر حملہ کیا تو اس وقت ہم عظیم لشکر کی صورت میں تھے۔ اور ہاتھ میں تلواریں لے کر ان کے علاقے کے ارد گرد چکر لگا رہے تھے۔ دشمن اس دن پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے اور اللہ تعالیٰ نے بہادر اور جرات مند جوانوں کے ذریعے اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کو قوت عطا فرمائی۔(24))

نقوش سیرت

ثناء خوانِ رسول ﷺ جناب حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے غزوہ حنین میں انصار کی تعریف بیان کرتے ہوئے ذات رسول ﷺ کے لیے ان کی فدا کاری کا ذکر کیا ہے:

بِحُنَیۡنٍ یَّوۡمَ تَوَاکُلَ الۡاَبۡطَالُ	نَصَرُوۡا نَبِیَّھُمۡ وَشَدُّوۡا اِزۡرَہٗ

(غزوہ حنین میں انصار نے اپنے نبی جناب محمد ﷺ کی مدد کی اور ان کو بھرپور سہارا دیا جبکہ اس دن بڑے بڑے شہ سوار اور بہادر بھی کمزوری کا شکار ہوگئے تھے۔(25))

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

یَا ابۡنَ الۡحَقِیۡقِ وَاَنۡتَ یَا ابۡنَ الۡاَشۡرَفِ	لِلّٰہِ دَرُّ عِصَابَۃٍ لَّاقَیۡتَھُمۡ
مَرَحًا کَاُسۡدٍ فِیۡ عَرِیۡنٍ مُّغۡرِفٍ	یَسۡرُوۡنَ بِالۡبِیۡضِ الرِّقَاقِ اِلَیۡکُمۡ
فَسَقَوۡکُمۡ حَتۡفًا بِبِیۡضٍ قَرۡقَفٍ	حَتّٰی اَتَوۡکُمۡ فِیۡ مَحَلِّ بِلَادِکُمۡ
مُسۡتَصۡغِرِیۡنَ بِکُلِّ اَمۡرٍ مُّجۡحِفٍ	مُسۡتَبۡصِرِیۡنَ لِنَصۡرِ دِیۡنِ نَبِیِّھِمۡ

(اے ابن حقیق اور ابن اشرف! اس جماعت کے کیا کہنے جس کا تم سے مقابلہ ہوا تھا۔ وہ تیز دھار سفید تلواروں کو لے کر رات کے وقت میں بہت نشاط کے ساتھ چلے تھے۔ اس وقت وہ لمبے بالوں والے شیر کی طرح محسوس ہوتے تھے جو اپنی کچھار میں بیٹھا ہو۔ وہ تمھارے علاقوں میں آئے اور انھوں نے چمکتی تلواروں کے ذریعہ تمھیں موت کا

جام پلایا۔ ان کا مقصد اپنے پیارے نبی کریم ﷺ کے دین کی مدد کرنا اور ہر نقصان دہ چیز کا خاتمہ کرنا تھا۔(26)

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

وَفَوْا يَوْمَ بَدْرٍ لِلرَّسُوْلِ وَفَوْقَهُمْ	ظِلَالُ الْمَنَايَا وَالسُّيُوْفُ اللَّوَامِعُ
دَعَا فَأَجَابُوْهُ بِحَقٍّ وَّ كُلُّهُمْ	مُطِيْعٌ لَّهٗ فِيْ كُلِّ اَمْرٍ وَّ سَامِعُ
فَمَا بَدَّلُوْا حَتّٰى تَوَافَوْا جَمَاعَةً	وَّلَا يَقْطَعُ الْاٰجَالَ اِلَّا الْمَصَارِعُ
لِاَنَّهُمْ يَرْجُوْنَ مِنْهُ شَفَاعَةً	اِذَا لَمْ يَكُنْ اِلَّا النَّبِيِّيْنَ شَافِعُ
وَذَالِكَ يَا خَيْرَ الْعِبَادِ بَلَاءُنَا	وَمَشْهَدُنَا فِي اللّٰهِ وَالْمَوْتُ نَافِعُ
لَنَا الْقَدَمُ الْاُوْلٰى اِلَيْكَ وَخَلْفُنَا	لِاَوَّلِنَا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ تَابِعُ
وَنَعْلَمُ اَنَّ الْمُلْكَ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ	وَاَنَّ قَضَاءَ اللّٰهِ لَا بُدَّ وَاقِعُ

(جب ان (میرے دوستوں نفع، نافع بن معلی انصاری اور سعد وغیرہ جو جنگِ بدر میں شہید ہوئے) کے اوپر موت کے سنائے منڈلا رہے تھے اور چمکتی تلواریں چل رہی تھیں اس وقت بھی انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کیا ہوا عہد وفا کیا۔ انھوں نے آقا ﷺ کی پکار پر لبیک کہا اور وہ سب کے سب حضور ﷺ کے حکم کو سننے والے اور اطاعت کرنے والے تھے۔ انھوں نے بالکل وعدہ خلافی نہیں کی۔ یہاں تک کہ دشمن کی جماعت کے خلاف برسرپیکار ہوگئے۔، کیونکہ وہ رسول ﷺ سے قیامت کے دن شفاعت کی امید کرتے ہیں۔ کہ اس دن انبیاء کے علاوہ کسی کی سفارش

کام نہ آئے گی۔ اے لوگوں میں سے سب سے بہترین ذات والے پیغمبر! ﷺ ہماری محنت اور جہاد صرف اور صرف اللہ کے راستے میں ہے۔ اگر اللہ کے لیے نہ لڑیں موت نے تو پھر بھی آنا ہے۔ اللہ نے ہمیں اپنے فضل سے آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں میں سب سے مقدم لکھا اور ہمارے بعد آنے والے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے پہلے آنے والوں تابع ہونگے۔ ہم دل سے اس بات کو مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کے فیصلوں نے نافذ ہو کر رہنا ہے۔((27))

نقوشِ سیرت

صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنھم کا اپنی جانوں کے نذرانے دے کر آپ ﷺ سے کیے ہوئے معاہدوں کو پورا کرنا آپ ﷺ کی حقانیت و صداقت کی دلیل ہے۔ قیامت والے دن آپ ﷺ ہی کی سفارش کام آئے گی۔ آپ ﷺ سب سے بہترین ہیں۔ سیدنا حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ کے بقول اللہ تعالیٰ کا ان پر یہ فضل ہے کہ اس نے آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں میں سے انھیں سب سے مقدم رکھا۔

پیارے رسول کریم ﷺ کا ایفائے عہد

سیدنا عبد الرحمان بن حسان بن ثابت نے اپنے والد حسان سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا:

يَا حَارُ مَنْ يَّغْدُرْ بِذِمَّةِ جَارِهِ	مِنْكُمْ فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَّا يَغْدُرُ

(اے حارث تمھارے قبیلہ کے لوگوں میں سے جو شخص اپنے پڑوسی سے بد عہدی کرتا ہے۔ اس سے کہہ دو کہ) محمد ﷺ بد عہدی نہیں کرتے۔ ((28))

نقوش سیرت

رسول کریم ﷺ ایفائے عہد کے پاسدار تھے۔

پیارے رسول کریم ﷺ کا سخت دشمن کے ساتھ حسن سلوک

عبداللہ بن زبعری بن نے غزوہ بدر میں ہلاک ہونے والے مشرکین کی بابت مرثیہ کہا جس کے جواب میں مداح رسول ﷺ جناب حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے درج ذیل اشعار کہے:

اِبْكِ بَكَتْ عَيْنَاكَ ثُمَّ تَبَادَرَتْ	بِدَمٍ يَعُلُّ غُرُوبَهَا سَجَّام
مَاذَا بَكَيْتَ عَلَى الَّذِيْنَ تَتَابَعُوْا*	هَاذَكَرْتَ مَكَارِمَ الْأَقْوَامِ
وَذَكَرْتَ مِنَّا مَاجِدًا ذَا هِمَّةٍ	سَمْحَ الْخَلَاءِقِ مَاجِدَ الْأَقْدَامِ
أَغْنِي* النَّبِيَّ أَخَا التَّكَرُّمِ وَالنَّدٰى	وَأَبَرَّ مَنْ يُوْلِيْ عَلَى الْإِقْسَامِ
فَلِمِثْلِهِ وَلِمِثْلِ مَا يَدْعُوْلَه	كَانَ الْمُمَدَّحَ ثُمَّ غَيْرَ كَهَام

(اے ابن زبعری رو! اور اتنا رو کہ تیری آنکھوں سے آنسو خون کی طرح بہنے لگیں اور بارش کی طرح برسنے لگیں۔ تجھے ان لوگوں پر کس چیز نے رلایا جو غزوہ بدر میں پے درپے مارے گئے۔ تو نے اچھے اخلاق اور اعلیٰ عادات والے لوگوں کو کیوں یاد نہ کیا۔ تجھے اس شخصیت کا خیال کیوں نہ آیا جو معزز، ہمت والے، مخلوق سے سخاوت معاملہ کرنے والے اور بزرگی کے کام سر انجام دینے والے ہیں۔ میری مراد جناب محمد ﷺ ہیں آپ ﷺ لوگوں سے حسن سلوک فرماتے ہیں اور سخت دشمن کے ساتھ بھی نیکی کا معاملہ کرتے ہیں۔ آپ ﷺ اور آپ کی دعوت کے لیے مدحیہ الفاظ کہنے والے کو کوئی کمی نہیں کرنی چاہیے۔(29))

نقوش سیرت

آپ ﷺ اچھے اخلاق ،اعلیٰ عادات والی شخصیت، معززترین، مخلوق سے سخاوت کا معاملہ کرنے والے ،بزرگی کا کام سرانجام دینے والے، حسن سلوک فرمانے والے اور نیکی کا معاملہ کرنے والے ہیں۔

پیارے رسول ﷺ کی دعوت ساری دنیا میں چھائے گی

معاند رسول ابو الہب کو مخاطب کرکے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پیارے نبی کریم ﷺ کی یوں مداح سرائی کی ہے:

أَبَا لَهَبٍ أَبْلِغْ بِأَنَّ مُحَمَّدًا	سَيَعْلُو بِمَا أَدَّى وَإِن كُنتَ رَاغِمًا

وَإِن كُنتَ قَد كَذَّبتَهُ وَخَذَلتَهُ	وَحِيدًا وَّطَاوَعتَ الهَجِينَ الضُّرَاغِمَا
وَلَو كُنتَ حُرًّا فِي أَرُومَةِ هَاشِمٍ	وَفِي سِرهَا مِنهُم مَنَعتَ المُظَالِمَا
وَلكِنَّ لِحيَانًا أَبُوكَ وَرِثتَهُ	وَمَاوَى الخَنَا مِنهُم فَدَع عَنكَ هَاشِمًا
سَمَلت هاشم للمكرمات للعلى	وَغُودِرتَ فِي كَابٍ مِّنَ اللَّؤمِ جَاثِمًا

(ابو لہب کو یہ پیغام پہنچا دو کہ حضرت محمد ﷺ کا پیغام ساری دنیا میں چھا کر رہے گا خواہ تجھے یہ بات انتہائی ناگوار ہو۔ تو نے ان کی تکذیب کی اور انھیں تکلیف پہنچائی ہے اور معمولی غلاموں کی خوشی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر تیرا تعلق ہاشم کے اعلیٰ اور معزز لوگوں سے ہوتا تو تو ایسے کبھی گھٹیا کام نہ کرتا لیکن تو اپنے باپ لحیان کا وارث ہے اور تمھارا قبیلہ بدگوئی کا مرکز ہے اس لیے تو بنو ہاشم کی طرف منسوب ہونا چھوڑ دے۔ بنو ہاشم نے عزتیں اور بلندیاں سمیٹ لیں اور تو ذلت کی گہرائیوں میں پڑا رہ گیا۔(30))

نقوشِ سیرت

خاندان رسول بنو ہاشم عزتوں اور بلندیوں والا ہے اور پیارے نبی کریم ﷺ کا دین غالب آکر رہنا ہے، کیونکہ آپ ﷺ خود اور آپ ﷺ کا دین دونوں سچے ہیں۔

پیارے رسول کریم ﷺ کی دعوتی زندگی

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا:

ثَوٰى فِيْ قُرَيْشٍ بِضْعَ عَشْرَةَ حِجَّةً	يُذَكِّرُ لَوْ يَلْقَى صَدِيْقًا مُّوَاتِيًا
وَيَعْرِضُ فِيْ أَهْلِ الْمَوَاسِمِ نَفْسَهُ	فَلَمْ يَرَ مَنْ يُّؤْوِيْ وَلَمْ يَرَ دَاعِيًا
فَلَمَّا أَتَانَا وَاطْمَأَنَّتْ بِهِ النَّوٰى	فَأَصْبَحَ مَسْرُوْرًا بِطَيْبَةَ رَاضِيًا
وَأَصْبَحَ لَا يَخْشٰى عَدَاوَةَ ظَالِمٍ	قَرِيْبٍ وَّلَا يَخْشٰى مِنَ النَّاسِ بَاغِيًا
بَذَلْنَا لَهُ الْأَمْوَالَ مِنْ جُلِّ مَالِنَا	وَأَنْفُسَنَا عِنْدَ الْوَغٰى وَالتَّآسِيَا
نُحَارِبُ مَنْ عَادٰى مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ	جَمِيْعًا وَّإِنْ كَانَ الْحَبِيْبَ الْمُصَافِيْ
وَنَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهُ	وَأَنَّ كِتَابَ اللّٰهِ أَصْبَحَ هَادِيًا

(آنحضرت ﷺ قریش کے وطن یعنی مکہ میں دس برس سے زیادہ رہے۔ اگر کوئی دوست مل جاتا تھا تو اسے اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتے تھے۔ اور زمانہ حج میں آپ ﷺ اپنی ذات کو باہر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ (فرماتے تھے کہ تم مجھے اپنے وطن لے چلو، کیونکہ قریش میری نصیحت نہیں مانتے بلکہ میری تکذیب کرتے ہیں اور مجھے ستاتے ہیں۔) مگر آپ ﷺ کو کوئی ایسا شخص نہ ملا جو آپ کو اطمینان دلاتا اور آپ ﷺ کی دعوت کرتا۔ پھر جب آپ ﷺ ہمارے پاس مدینہ میں تشریف لائے اور اطمینان سے مقیم ہوئے۔ اور طیبہ سے خوش اور راضی ہوئے اور آپ ﷺ کو قریب کے دشمن کا خوف نہ رہا اور نہ کسی کی دہشت باقی رہی۔ ہم نے اپنے عمدہ عمدہ مال آپ ﷺ پر خرچ کیے اور صلح وجنگ دونوں موقعوں میں ہم نے اپنی جانیں آپ ﷺ پر نثار کیں۔ جو شخص آپ ﷺ کے مقابلے میں آیا ہم نے اس کو منہ توڑ جواب دیا

خواہ وہ کوئی قریب دوست اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں اور اللہ کی کتاب قرآن مجید ہدایت کی اصل کتاب ہے۔((31))

پیارے رسول کریم ﷺ کا ایفائے عہد اور سخاوت

مداح رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے فرمایا:

تَاللّٰہِ مَا حَمَلَتْ اُنْثٰی وَلَا وَضَعَتْ	مِثْلَ الرَّسُوْلِ نَبِیِّ الْاُمَّۃِ الْھَادِیْ
وَلَا بَرَا اللّٰہُ خَلْقًا مِّنْ بَرِیَّتِہٖ	اَوْفٰی بِذِمَّۃِ جَارٍ اَوْ بِمِیْعَادِ
مِنَ الَّذِیْ کَانَ فِیْنَا یُسْتَضَاءُ بِہٖ	مُبَارَکَ الْاَمْرِ ذَا عَدْلٍ وَّاِرْشَادِ
مُصَدِّقًا لِلنَّبِیِّیْنَ الْاُلٰی سَلَفُوْا	وَاَبْذَلُ النَّاسِ لِلْمَعْرُوْفِ لِلْجَادِیْ

(ساری دنیا کے لوگوں میں جناب محمد ﷺ جیسا انسان کسی ماں نے نہیں جنا، آپ ﷺ رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں آپ ﷺ جیسا کوئی پیدا نہیں کیا جو اپنی بات کا پکا اور وعدہ کو نبھانے والا ہو۔ ان سے روشنی (نور ہدایت) کا فیضان حاصل کیا جاتا تھا (اور قیامت تک یہ نور ہدایت والا فیضان صرف آپ ﷺ سے ہی حاصل کیا جائے گا)، آپ ﷺ برکت والے، انصاف کرنے والے اور خیر خواہی پھیلانے والے تھے۔ آپ ﷺ نے سابقہ انبیا کی تصدیق فرمائی اور لوگوں میں آپ سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کسی نے نہیں دیکھا۔ ((32))

سیدنا عبد الرحمان بن حسان بن ثابت نے اپنے والد حسان سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا:

مِنكُمْ فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَّا يَغْدُرُ	يَا حَارِ مَن يَغْدُرْ بِذِمَّةِ جَارِهِ

(اے حارث! تمھارے قبیلہ کے لوگوں میں سے جو شخص اپنے پڑوسی سے بد عہدی کرتا ہے (اس سے کہہ دو کہ) محمد ﷺ بد عہدی نہیں کرتے۔(33))

پیارے رسول کریم ﷺ کا صبر و حلم رسول ﷺ

سیدنا حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

بِأَمْرِ اللهِ يَنْطِقُ إِذْ يَقُولُ	رَسُولُ اللهِ مُصْطَبِرٌ كَرِيمٌ

(اللہ کے رسول ﷺ صبر کرنے والے کریم ہیں۔ جب بھی بولتے ہیں اللہ کے حکم کے ساتھ بولتے ہیں۔(34))

اگرچہ از حلقوم عبد اللہ شود	گفتہ او گفتہ اللہ بود

خطاکار سے درگزر کرنے والا (پیارے رسول کریم ﷺ کا عفو و درگزر)

مداح رسول ﷺ جناب حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

أَعْنِي النَّبِيَّ أَخَا التَّكَرُّمِ وَالنَّدٰى	وَأَبَرَّ مَنْ يُّوْلِي عَلَى الْإِقْسَامِ

(میری مراد جناب محمد ﷺ ہیں آپ ﷺ لوگوں سے حسن سلوک فرماتے ہیں اور آپ ﷺ سخت دشمن کے ساتھ بھی نیکی کا معاملہ کرتے ہیں۔(35))

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے کہا:

وَذَكَرْتَ مِنَّا مَاجِدًا ذَا هِمَّةٍ	سَمْحَ الْخَلَائِقِ مَاجِدَ الْأَقْدَامِ

(اور ہم میں اس شخصیت کو یاد کر یعنی جناب محمد ﷺ کو جو معزز، ہمت والے، مخلوق کے ساتھ سخاوت کا معاملہ کرنے والے اور بزرگی کے کام سر انجام دینے والے ہیں۔(36))

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے فرمایا:

يَدُلُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ مَنْ يَّقْتَدِيْ بِهٖ	وَيُنْقِذُ مِنْ هَوْلِ الْخَزَايَا وَيُرْشِدُ
إِمَامٌ لَّهُمْ يَهْدِيْهِمُ الْحَقَّ جَاهِدًا	مُعَلِّمُ صِدْقٍ إِنْ يُّطِيْعُوْهُ يَسْعَدُوْا
عَفُوٌّ عَنِ الزَّلَّاتِ يَقْبَلُ عُذْرَهُمْ	وَإِنْ يُّحْسِنُوْا فَاللّٰهُ بِالْخَيْرِ أَجْوَدُ

(آپ ﷺ رحمن کی اقتداء کرنے والے کی راہنمائی کرتے ہیں۔ رسوائیوں کے خوف سے بچاتے ہیں اور صحیح راہ کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ ان سب لوگوں کے امام ہیں جو کوشش کر کے ان کی حق کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ آپ

ﷺ سچ کے معلم ہیں۔ جب لوگ آپ ﷺ کی اطاعت کریں گے ان کی مدد کی جائے گی۔ آپ ﷺ ان کی لغزشوں کو معاف کرنے والے اور ان کے عذروں کو قبول کرنے والے ہیں۔ اور اگر وہ لوگ اچھے کام کریں (یعنی آپ ﷺ کی پیروی کریں) تو اللہ انھیں بہت بھلائی دینے والا ہے۔((37))

پیارے رسول کریم ﷺ کا حلم و علم

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے فرمایا:

لَقَدْ غَیَّبُوْا حِلْمًا وَّعِلْمًا وَّرَحْمَةً	عَشِیَّةَ عَلَّوْهُ الثَّرٰی لَا یُوَسَّدُ

(انھوں نے حلم و علم اور رحمت کو شام کے وقت (ان کی قبر مبارک میں) چھپا دیا ہے۔ اور اس پر تر مٹی ڈال دی ہے جسے سہارا نہیں دیا جاتا۔((38))

پیارے رسول کریم ﷺ بطور محسنِ انسانیت

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے فرمایا:

تَذَکَّرُ * آلَاءَ الرَّسُوْلِ وَمَا اَرٰی	لَهَا مُحْصِیًا نَفْسِیْ فَنَفْسِیْ تَبَلَّدُ
مُفَجَّعَةٌ قَدْ شَفَّهَا فَقْدُ اَحْمَدَ	فَظَلَّتْ لِآلَاءِ الرَّسُوْلِ تُعَدِّدُ
وَمَا بَلَغَتْ مِنْ کُلِّ اَمْرٍ عَشِیْرَهٗ	وَلٰکِنَّ نَفْسِیْ * بَعْضَ * مَا قَدْ تَحْمُدُ *

(وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات یا دلاتی ہیں اور میں وہاں
اپنے آپ کو ان احسانات کا شمار کرنے والا نہیں پارہا کیونکہ میرا دل
غمگین ہے۔ وہ دل درد مند ہیں انھیں احمد ﷺ کی موت
(وفراق) نے کمزور کر دیا ہے ۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کے
احسانات کو شمار کرنے لگ جاتے ہیں اور وہ کسی بات کے عشر عشیر
کو بھی نہیں پہنچے ۔ہائے افسوس! میرا دل(اس ذات محمود ﷺ
کے فراق کے باعث) غمگین ہو گیا ہے۔(39))

پیارے رسول کریم ﷺ بطور خیر خواہ انسانیت

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے فرمایا:

عَزِيزٌ عَلَيۡهِ أَن يَّحِيدُوا عَنِ الۡهُدٰى	حَرِيصٌ عَلٰى أَن يَّسۡتَقِيمُوا وَيَهۡتَدُوا
عَطُوفٌ عَلَيۡهِمۡ لَا يُثَنِّي جَنَاحَهٗ	إِلٰى كَنَفٍ يَّحۡنُو عَلَيۡهِمۡ وَيَمۡهَدُو

(ان لوگوں کا ہدایت سے انحراف کرنا اِس نبی رحمت ﷺ پر شاق گزرتا ہے اور
آپ ﷺ ان کی ہدایت واستقامت کے خواہش مند ہیں۔ آپ ﷺ ان پر مہربان
ہیں اور اپنے دست رحمت کو ان پر دراز رکھتے ہیں۔(40))

پیارے رسول کریم ﷺ کی شفاعت

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے کہا:

أَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَا يَخْذُلُوْنَهٗ	لَهُمْ نَاصِرٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ شَفِيْعٌ

(رسول اللہ ﷺ کے سامنے انھوں نے خوب بہادری سے قتال کیا اور آپ ﷺ کے لیے جانیں نچھاور کرنے کے جذبے سے لڑے۔ حضور ﷺ ان کے رب تعالیٰ کی طرف سے مدد گار اور اللہ کی بارگاہ میں سفارش کرنے والے ہیں۔(41))

پیارے رسول کریم ﷺ کی معاونت الٰہی کی بدولت سربستہ رازوں سے آگاہی

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ نے کہا:

مُحَمَّدٌ وَّالْعَزِيْزُ اللّٰهُ يُخْبِرُهٗ	بِمَا تُكِنُّ سَرِيْرَاتُ الْاَقَاوِيْلُ

(اللہ تعالیٰ جناب محمد ﷺ کو ان چیزوں کے خبر دی دیتا ہے جو تمھارے دلوں میں سربستہ رازوں کی صورت میں ہے۔(42))

نقوش سیرت

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو خفیہ رازوں پر بذریعہ وحی مطلع کر دیتا تھا آپ ﷺ کی حیاۃ طیبہ ایسے واقعات سے لبریز ہے۔

پیارے رسول کریم ﷺ کی پیاری اور پاکیزہ عادات

ثناء خوان رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا :

یَا رُکْنَ مُعْتَمَدٍ وَّعِصْمَۃَ لَّاءِذٍ	وَّمَلَاذَ مُتَجَوِّعٍ وَّجَارَ مُجَاوِرٍ
یَا مَنْ تَخَیَّرَہُ الْاِلٰہُ لِخَلْقِہٖ	وَحَبَاہُ بِالْخُلُقِ الزَّکِیِّ الطَّاہِرِ
اَنْتَ النَّبِیُّ وَخَیْرُ عُصْبَۃِ اٰدَمَ	یَا مَنْ یَّجُوْدُ کَفَیْضِ بَحْرٍ زَاخِرٍ
مِیْکَالُ وَمَعَكَ جِبْرَاءِیْلُ کِلَاھُمَا	مَدَدٌ لِّنَصْرِكَ مِنْ عَزِیْزٍ قَاھِرٍ

(اے رکن محتمد! اے جو یائے پناہ کو پناہ دینے والے !اے بھوکوں کے جائے پناہ اور خائف کو امن دینے والے! اے وہ نبی ﷺ جسے اللہ نے اپنی مخلوق کے لیے منتخب فرمایا۔ عمدہ اور پاکیزہ عادات سے انھیں آراستہ کیا۔ آپ نبی ﷺ ہیں اور آدم کی عصمت کا بہتر ذریعہ ہیں۔ اور اے وہ بزرگ! جو دریائے رواں کے مثل بخشش کرتے ہیں۔ میکائیل اور جبرائیل دونوں، خداوند غالب قاہر کی طرف سے آپ ﷺ کی مدد کرنے کے لیے، آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔(43))

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

سَاءَلَ الْاِمَامُ وَقَدْ تَابَعَ جَدْبُنَا	فَسَقَی الْغَمَامَ بِغُرَّۃِ الْعَبَّاسِ

عَمِّ النَّبِيِّ وَصِنْوِ وَالِدِهِ الَّذِيْ	وَرِثَ النَّبِيَّ بِذَاكَ دُوْنَ النَّاسِ
أَحْيَا الْإِلٰهُ بِهِ الْبِلَادَ فَأَصْبَحَتْ	مُخْضَرَّةَ الْأَجْنَابِ بَعْدَ الْيَاسِ

(امام یعنی سیدنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے اللہ سے دعا مانگی جبکہ ہم پر پے در پے قحط پڑے۔ پس سیدنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کی دعا کی بدولت پانی برسا۔ وہ عباس جو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچا اور ان کے والد کے بھائی تھے۔ وہ عباس جنھوں نے ان فضائل کو خصوصیت کے ساتھ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے میراث میں پایا تھا۔ اللہ نے ان کی وجہ سے شہروں کو زندہ کر دیا پس وہ ہرے بھرے ہو گئے بعد اس کے کہ مایوس ہو گئے تھے۔(44))

نقوش سیرت

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عالی مرتبت کا یہ عالم تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچا جناب عباس نے بجائے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فضائل منتقل کرنے کی بجائے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے فضائل و معالی حاصل کیے تھے۔

پیارے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری اور صحیح رائے

ثناء خوان رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

يُنَادِيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَمَّا	قَذَفْنَاهُمْ كَبَاكِبَ فِي الْقَلِيْبِ

وَّاَمْرُ اللهِ يَاْخُذُ بِالْقُلُوْبِ	اَلَمْ تَجِدُوْا حَدِيْثِيْ كَانَ حَقًّا
صَدَقْتَ وَكُنْتَ ذَارَءْيٍ مُّصِيْبِ	فَمَا نَطَقُوْا وَلَوْ نَطَقُوْا لَقَالُوْا

(جب ہم نے مشرکین کے لاشوں کے جتھوں کو بدر کے کنویں میں ڈالا تو حضور ﷺ ان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: "کیا تم نے میری بات کو سچا پایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو دلوں کو جا لیتا ہے۔" ان مشرکین نے کوئی جواب نہ دیا۔ اگر بولتے تو کہتے: آپ ﷺ نے سچ کہا تھا اور آپ ﷺ ہی صحیح رائے والے ہیں۔(45))

پیارے رسول کریم ﷺ کے چند پیارے شمائل وخصائل

ثناء خوان رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

جَلْدُ النَّحِيْزَةِ مَاضٍ غَيْرُ رِعْدِيْدِ	مُسْتَشْعِرِيْ حَلَقِ الْمَاذِيْ يَقْدُمُهُمْ
عَلَى الْبَرِيَّهِ بِالتَّقْوٰى وَبِالْجُوْدِ	اَعْنِي الرَّسُوْلَ فَاِنَّ اللهَ فَضَّلَهُ
حَتَّى الْمَمَاتِ وَنَصْرٌ غَيْرُ مَحْدُوْدِ	فِيْنَا الرَّسُوْلُ وَفِيْنَا الْحَقُّ نَتْبَعُهُ
اِذَا الْكُمَاةُ تَحَامَوْا فِي الصَّنَادِيْدِ	مَاضٍ عَلَى الْهَوْلِ رَكَّابٌ لِمَا قَطَعُوْا
بَدْرٌ اَنَارَ عَلٰى كُلِّ الْاَمَاجِيْدِ	وَافٍ وَّمَاضٍ شِهَابٌ يُّسْتَضَاءُ بِهِ
مَا قَالَ كَانَ قَضَاءً غَيْرَ مَرْدُوْدِ	مُبَارَكٌ كَضِيَاءِ الْبَدْرِ صُوْرَتُهُ

(لوہا پہنے ہوئے لشکر کی کمان ایک قوی شخص جناب محمد ﷺ فرما رہے ہیں۔ جو بزدل نہیں ہیں۔ میری مراد رسول ﷺ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام مخلوقات پر تقویٰ اور جود وسخا کے لحاظ سے فضلیت دی ہے۔ ہم میں رسول اللہ ﷺ موجود ہیں۔ اور ہم میں حق موجود ہے جس کی موت تک غیر محدود پیروی کریں گے۔ آپ ﷺ خوف کی طرف بڑھنے والے ہوتے ہیں۔ جب کہ لشکر بہادر لوگوں کے ساتھ پناہ لیتے ہیں۔ آپ ﷺ وعدہ پورا کرنے والے اور نافذ کرنے والے ہیں۔ اور آپ ﷺ بدر کی مانند ہیں۔ جو ہر بلندی پر چمکتا ہے۔ آپ ﷺ مبارک ہیں۔ آپ ﷺ کی صورت بدر کی طرح روشن ہے۔ آپ ﷺ جو بھی فرماتے ہیں وہ ایک نہ ٹلنے والی تقدیر بن جاتی ہے۔(46))

زکی کیفی نے نبی کریم ﷺ کی مدح میں کچھ اشعار کہے جن میں سے مناسب حال تین درج ذیل ہیں:

آپ نہ تھے تو دہر میں چھائی تھی ہر طرف خزاں	آپ جو آئے آگئی پھر سے جہاں میں بہار
آپ شفیع عاصیاں آپ پناہ بے کساں	مرہم قلب ناتواں خستہ دلوں کے غم گسار (47)

نقوش سیرت

نبی کریم ﷺ مضبوط اعصاب والے، قوی، بہادر، تقوی و سخاوت کے لحاظ سے آپ ﷺ سب پر فائق، خطرات میں کود پڑنے والے سپہ سالار، دشمن پر چڑھائی

کرنے والے، وعدہ پورا کرنے والے، برکت والے اور روشن چہرے والے ہیں۔
آپ ﷺ جو بات فرمادیتے ہیں وہ تقدیر بن جاتی ہے۔

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہُ نے فرمایا:

وَمَا فَقَدَ الْمَاضُوْنَ مِثْلَ مُحَمَّدٍ	وَّلَا مِثْلَهُ حَتَّى الْقِيَامَه يُفْقَد'
اَعَفُّ وَاَوْفٰى ذِمَّه بَعْدَ ذِمَّه	وَاَقْرَبُ مِنْهُ نَاءِلًا لَّا يُنْكَد'
وَاَبْذَلَ مِنْهُ لِلطَّرِيْفِ وَتَالِدٍ	اِذَا ضَنَّ مِعْطَاءٌ عَمَّا كَانَ يُتْلِد'
وَاَكْرَمَ حَيًّا فِي الْبُيُوْتِ اِذَا انْتَمٰى	وَاَكْرَم جَدًّا اَبْطَحِيًّا يَّسُوْدُ
وَاَمْنَعَ ذِرْوَاتٍ وَاَثْبَتَ فِي الْعُلَا	دَعَاءِمَ عِزٍّ شَاهِقَاتٍ تَشِيْدُ
وَاَثْبَتَ فَرْعًا فِي الْفُرُوْعِ وَمَنْبَتًا	وَعُوْدًا غَدَاةَ الْمُزْنِ فَالْعُوْدُ اَغْيَدُ
رَبَّاه وَلِيْدًا فَاسْتَتَمَّ تَمَامَهُ	عَلٰى اَكْرَمِ الْخَيْرَاتِ رَبٌّ مُّمَجَّدٌ

(گذشتہ لوگوں نے محمد ﷺ کی مثل کوئی عظیم ترین انسان نہیں کھویا اور نہ قیامت تک آپ ﷺ جیسا عظیم ترین انسان کھویا جائے گا۔ آپ ﷺ بہت عفیف اور عہد کو پورا کرنے والے تھے اور کم بخشش کرنے والے نہ تھے اور جب بخشش کرنے والا بخل سے کام لیتا تو آپ ﷺ نیا اور پرانا مال بہت خرچ کرتے اور جب گھرانوں کا نسب بیان کیا جاتا تو آپ ﷺ معزز قبیلے والے تھے۔ اور آپ ﷺ جسمانی لحاظ سے بھی بطحاء کے سردار تھے اور بڑی محفوظ چوٹی والے

تھے۔ اور آپ نے بلندیوں میں عزت کے بلند ستونوں کو مضبوطی سے قائم کیا اور بزرگی والے رب نے آپ ﷺ کی اچھے کاموں پر تربیت کی۔(48))

نتائج تحقیق

اس مختصر سے تحقیقی کتابچہ میں " ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ کے نعتیہ کلام میں موجود نقوش سیرت " کو بیان کیا گیا ہے۔
اس تحقیق کے اہم ترین فوائد و نتائج درج ذیل ہیں :

1-اس میں مندرج کلام نعت کے باب میں ہر قسم کی فرقہ واریت سے مبرا ہے۔

2-اس میں مداحِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔

3-اس میں مداحِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار میں موجود نقوش سیرت کو یکجا کر کے بیان کیا گیا ہے۔

4-اس مختصر سی تحقیقی کاوش میں دلائل و براہین کے ساتھ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مداحِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار بلا خوفِ تردید حقیقت اور واقعیت کے آئینہ دار اور عکاس ہیں۔ ان کی نعتیہ شاعری تخیلاتی اور ماورائی رنگ سے پاک و منزہ ہے۔ پیارے نبی کریم ﷺ کی تعلیم و تربیت کے باعث ان کی شاعری کے موضوعات میں اِصلاحی اور واقعاتی رنگ

نمایاں ہونے کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ کے نقوشِ پر انوار بھی بہ کثرت موجود ہیں۔

5- عہد حاضر کے نعت گو شعرا، خواہ ان کا تعلق کسی مکتب فکر سے ہو، نعت کے باب میں اپنے نظریات و اعتقادات کا مآخذ قرآن کریم ، احادیثِ صحیحہ اور مداحِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے نعتیہ اشعار کو بنائیں تو یقیناً ساری مسلم اُمہ ایسی نعتوں کو نہ صرف قبول کریں گے، بلکہ اس باب میں ایک دوسرے کے قریب ہوں گے اور فرقہ وارانہ نفرتیں کم ہوں گی۔ اس تحقیق کا یہ اولین مقصد ہے۔فللہ الحمد

حوالہ جات

*۔"فَتَقَرَّرَ أَنَّ السُّنَّهَ قَوْلٌ وَّفِعْلٌ وَّتَقْرِيْرٌ وَّالتَّقْرِيْرُ صَرِيْحًا قَوْلُ الصَّحَابِيِ فَعَلْتُ أَوْ فُعِلَ بِحضرَته صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّم "السیوطی، عبدالرحمان بن أبی بکر، جلال الدین: تدریب الروای فی شرح تقریب النووی، جلد1، ص194) المکتبۃ العلمیۃ بالمدینۃ المنورۃ، لصاحبہا، محمد سلطان المنکانی.

1۔ الذھبی، شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایْماز (المتوفی: 748ھ): سیر أعلام النبلاء، جلد2، ص512، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت۔

2۔ المصدر السابق

3۔ المصدر السابق، ص: 525۔

4۔ المصدر السابق، ص: 525۔

5۔ الذھبی، شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایْماز (المتوفی: 748ھ) : سیر أعلام النبلاء، جلد2، ص 513، 514۔

6۔ المصدر السابق، ص: 514۔

* پوری آیات یہ ہیں: { وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ (224) أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ (225) وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ (226) إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا

الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ (227)(1)} (شاعروں کی پیروی وہ کرتے ہیں، جو بہکے ہوئے ہوں کیا (اے نبی ﷺ (! آپ نے نہیں دیکھا کہ شاعر ایک ایک بیابان میں سر ٹکراتے پھرتے ہیں اور وہ جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے نیک عمل کرتے رہے، بہ کثرت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہے اور انھوں نے اپنی مظلومی کے بعد انتقام لیا۔ (اَلشعراء: 224 تا 227۔)

7- القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین (المتوفی: 671ھ)،: الجامع لأحکام القرآن، جلد 13، ص 152، 153، دار الکاتب العربیۃ للطباعۃ والنشر، 1387ھ 197م، الطبعۃ الثالثۃ عن طبعۃ دار الکتب المصریۃ۔

8- صدیق حسن خان: فتح البیان فی مقاصد القرآن، ج7، ص6، مطبعۃ العاصمۃ شاعر الفلکی بالقاھرۃ۔ و قال: روٰی ہذا الحدیث أحمد والبخاری فی تاریخہ و أبو یعلی وابن مردویہ. ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین القرطبی (المتوفی: 671ھ)،: الجامع لأحکام القرآن، جلد 13، ص 152، 153۔

9۔ الذھبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قَایْماز (المتوفی: 748ھ) : سیر أعلام النبلاء، جلد 2، ص: 522، 523۔

10- البر قوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 411، دار الاندلس، للطباعہ والنشر، بیروت، 1386ھ۔ مولانا محمد اویس سرور : دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 457، مترجم۔ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ اشعار کا موقع محل: اساسی طور پر ان اشعار میں اوران کے علاوہ دوسرے اشعار میں جو سیدنا حسان نے بحر طویل

میں کہے ہیں انصار کی بہادری سرزمین مدینہ کی نبی کریم ﷺ اور حضرات صحابہ کے لیے ساز گاری اور انصار مدینہ کی نبی کریم ﷺ کی نصرت و یاوری بیان کی ہے۔

11-القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین(المتوفی: 671ھ)الجامع لأحکام القرآن الشھیر بتفسیر القرطبی، جلد 12، ص200۔ مولانا محمد اویس سرور : دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 409، 410، مترجم۔ * مولانا محمد اویس سرور : دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری مترجم میں چھٹا شعر درج ذیل ہے۔

وَإِنَّ الَّذِیْ قَدْ قِیْلَ لَیْسَ بِلَائِطٍ	بِهَا الدَّهْرُ بَلْ قَوْلُ أَمْرِیٍ بِیْ مَاحَلٌ

(جو بات کہی گئی ہے وہ ایک بے بنیاد اور جھوٹی بات ہے، بلکہ ایک ایسے شخص کی بات ہے جو چغل خوریاں کرتا ہے اور فساد مچاتا ہے۔)

* اس شعر کے بعد مزید ایک اور شعر ہے جو کہ درج ذیل ہے:

رَأَیْتُكَ وَلْیَغْفِرْ لَكَ اللهُ حُرَّةً	مِّنَ الْمُحْصِنَاتِ غَیْرَ ذَاتِ غَوَائِلِ

(اے عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْهَا آپ کی مغفرت فرمائے میں آپ کو شریف اور پاکدامن عورت سمجھتا ہوں آپ کا بری عورتوں سے ہر گز کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہے۔)

12-البرقوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 66۔ مولانا محمد اویس سرور : دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 56۔

13-مولانا محمد اویس سرور : دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 404، مترجم۔

درج بالا اشعار کے علاوہ سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے تین اشعار مزید اسی بحر میں ان کے ساتھ مزید کہے جن میں عیسیٰ بن مریم اور ھود علیہما السلام کی حقانیت کی گواہی اور عزیٰ نامی بت کے

پجاریوں کی گمراہی کی انھوں نے گواہی دی ہے۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 404، 405، مترجم۔ البر قوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 375،376۔

یحییٰ سے مراد حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں۔ نصاری انھیں یوحنا معمدان کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ ابو یحییٰ سے مراد حضرت زکریا علیہ السلام ہیں۔ (عبدالرحمان البرقوتی: حاشیہ شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 375۔ محمد اویس سرور، مولانا دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 404، مترجم۔

14- البر قوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 134، 135۔ مولانا محمد اویس سرور : دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 153۔155۔ دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 157، مترجم پر "رسول اللہ" کے الفاظ ہیں۔

15-القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین (المتوفی: 671ھ) الجامع لأحکام القرآن الشھر بتفسیر القرطبی، جلد 3، ص383، المصدر السابق: ج5، ص51، المصدر السابق: ج18، ص88۔ یہ کس کا شعر ہے اس میں اختلاف ہے ایک قول کے مطابق یہ جناب حسان کا شعر ہے اور دوسرے قول کے مطابق یہ ابو طالب کا شعر ہے۔ حاشیہ المصدر السابق: ج5، ص51۔

16- مولانا محمد اویس سرور :دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 50 تا 53، مترجم۔ البر قوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 62 تا 65۔

ابو سفیان بن حارث کو جواب دیتے ہوئے حضرت حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے درج اشعار کے علاوہ مزید اور اشعار بھی اس موقع پر کہے جن میں انھوں نے بالترتیب اپنے عہد و حین اس عارضی

رہائش گاہ کا ذکر کیا ہے جو اب بے آباد ہے پھر شعثا نامی عورت بعض کے نزدیک زوجہ سیدنا حسان اور بعض کے نزدیک محبوبہ حسان در عہد جاہلیت کا ذکر کیا۔ پھر شراب کا ذکر کیا ہے۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ سیدنا حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے یہ اشعار دور جاہلیت میں کہے تھے۔ مصعب زبیری کہتے ہیں درج بالا قصیدہ دور جاہلیت میں شروع کیا۔ اور بعد از اسلام مکمل کیا۔ پھر انھوں نے اپنے گھوڑوں کی تعریف کی ہے۔ اور ساتھ ہی اپنی اور اپنے لوگوں کی شجاعت کا ذکر کیا ہے نبی لوی کی ہجو کرنے کے ساتھ اپنی ذاتی تعریف بھی کی ہے۔ (مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 43 تا 55، مترجم)

17- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت، انصاری، ص: 158، 159، مترجم۔ البرقوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 137، 138۔

18- القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین (المتوفی: 671ھ) الجامع لأحکام القرآن الشھعر بتفسیر القرطبی، جلد 9، ص 77۔

19- البرقوقی، عبد الرحمان: حاشیہ شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 387۔ مولانا محمد اویس سرور حاشیہ دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 371، 370، مترجم۔

درج بالا دو اشعار کے علاوہ حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہ عَنہ نے اس موقع پر مزید درج ذیل اشعار بھی کہے تھے:

اذا الله حياً معشراً بفعا لهم	ونصرهم الرحمان رب المشارق
فهلا خشيت الله والمنزل الذى	تصير اليه بعد احدى الصفائق
لقد كان خذياً فى الحياه لقومه	وفى البعث بعد الموت احدى العوائق

(جب اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے اعلیٰ کارناموں اور تمام جہانوں کے پروردگار کے دین کی مدد کرنے کی وجہ سے عزت بخش رہا تھا۔ تجھ پر نہ اللہ کا خوف طاری ہوا نہ تو اس ٹھکانہ سے ڈرا جہاں تو نے مرنے کے بعد جانا ہے تیرا یہ عمل زندگی میں تیری قوم کے لیے عار اور ذلت کا سبب ہے اور مرنے کے بعد جب اٹھایا جائے گا اس وقت بھی مصیبت اور شرمندگی کا ذریعہ ہو گا۔*)

*-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 371مترجم۔ البرقوقی ،عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 348،347۔

(اے عتبہ بن مالک! تجھے اللہ نے ذلیل کر دیا اور موت سے پہلے ہی تجھ پر بجلیوں جیسی سختی ٹوٹ پڑی۔ اے بدبخت! تو نے نبی کریم ﷺ پر تیر کا وار کیا اور آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کو زخمی کر دیا اللہ کرے تیرے ہاتھ تلواروں سے کاٹے جائیں۔)

20-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 31، مترجم۔

21-ابن کثیر: البدایۃ والنھایۃ، جلد 5، ص 320، 321۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 171۔ 174) ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، جلد 4، ص 320، 321۔ لیکن ان کی یہ خوشی انھیں کوئی فائدہ نہ دے گی، کیونکہ آپ ﷺ کا دین اور پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ کر رہے گا۔ ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ پیغام دنیا کے ہر کونے میں پہنچا دیا ہے۔ آخری شعر "السیرۃ النبویۃ لابن ھشام" میں اور "البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر" میں نہیں ہے۔ السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، المصدر السابق اور البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر، المصدر السابق میں "جنبی" کی جگہ "وجھی"، "ذکرہ" کی جگہ "بکرھا"، "فاصبحت" کی جگہ "فاصحبوا" اور "یجحد" کی جگہ "نجحد" ہے۔

22-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: ،175-176، مترجم۔ البر قوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 155-156۔

23- البر قوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 344، 345) مولانا محمد اویس سرور: دایون حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 367۔

24- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 398 تا 401، مترجم۔ البر قوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 371، 372۔ درج بالا اشعار سے قبل سیدنا حسان کے وہ اشعار ہیں، جن میں انھوں نے اولاً محبوبہ اور ثانیاً مناقب انصار بیان کیے ہیں۔

25- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 425، مترجم۔ البر قوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 390۔

26- البر قوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 328، 329۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 355، 356، مترجم۔ شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 329) دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 355، مترجم) پر درج ہے کہ درج بالا اشعار میں سیدنا حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے قبیلہ طی کے ابو الحقیق اور کعب بن اشرف کے قتل کا ذکر کیا ہے۔

27- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 335، 336، مترجم۔ البر قوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حضرت حسان بن ثابت الانصاری، ص: 310۔

درج بالا اشعار کے علاوہ تین اشعار مزید انھوں نے کہے، جن میں تقدیر کا ہو کر رہنا اور شہدائے بدر پر اظہار غم کیا ہے۔ یہ اشعار بنیادی طور پر انھوں نے شہدائے بدر کے متعلق ہی کہے ہیں۔

28-ابن الأثیر، الجزری، علی بن محمد بن عبد الکریم: أسد الغابۃ، جلد 6، ص ۳۹۹ ۔

29- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 496، 497، مترجم) شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 441، 442۔ معنی کے اعتبار سے ''اغنی'' ہونا چاہیے، طبع میں غلطی ہے۔ شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 441) پر بھی ''اغنی'' بغیر نکتہ کے ہے۔

30- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 524، مترجم۔ شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 441،442۔

31- مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 546، 547، مترجم۔

32-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 175، 176 مترجم۔

33-ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین (المتوفی: 630ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ اسد الغابۃ، جلد 6، ص ۳۹۹، مترجم از مولانا محمد عبد الشکور فاروقی، لکھنوی۔

34-ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، جلد 3، ص 171۔

35-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 496، 497)
البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت انصاری، ص: 441۔

36-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 496، 497، مترجم) البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 441)

37-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنہایۃ، جلد 5، ص 280، 281 ۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 166، مترجم۔

38-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنہایۃ، جلد 5، ص 280۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 165، 166، مترجم۔

39-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ):: البدایہ والنہایہ، جلد 5، ص 280۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 164، 165۔، مترجم۔

* البدایۃ والنہایۃ، جلد 5، ص 280 پر تذکر کی جگہ یذکرنا، نفسی کی جگہ لنفسی کی جگہ بعض کی جگہ بعد اور تحمد کی جگہ توجد ہے۔

40-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنہایۃ، جلد 5، ص 281 ۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 167 مترجم۔ البدایۃ والنہایۃ، جلد 5، ص 281 پر "أن یحیدوا" کی جگہ "أن یجورو" ہے۔

41-مولانا محمد اویس سرور: :دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 340، 341، مترجم۔

42-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 403، 404، مترجم۔ البرقوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 375۔

مجذر بن زیادہ بن عمرو بلوی کو انصار میں شمار کیا جاتا تھا ان کا نام عبد اللہ اور لقب مجذر ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں ہونے والی جنگ بعاث میں انھوں نے سوید بن صامت کو قتل کر دیا تھا۔ سوید کے بیٹے حارث بن سوید نے بظاہر اسلام تو قبول کر لیا تو لیکن اس کے دل میں اپنے باپ کے انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی۔ چنانچہ غزوہ احد میں موقع پا کر اس میں مجذر بن زیادہ کو شہید کر دیا اور مکہ چلا گیا۔ مکہ سے اس نے اپنے بھائی جلاس بن خویلد کو خط لکھا اور اس میں حضور ﷺ سے امن حاصل کرنے کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو بھیج کر حارث بن سوید کے قتل کا حکم دیا، لہٰذا فتح مکہ کے بعد اسے قتل کر دیا گیا۔ کچھ اشعار میں اس واقعہ کو حسان بن ثابت چار اشعار میں بیان کیا تھا ان میں ان میں سے سیرت طیبہ کے حوالے سے اہم شعر درج بالا ہے۔(المصدر السابق)

43-ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 2، ص 417۔ ابن

حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ): الإصابة فی تمییز الصحابة، جلد 1، ص 245۔

جناب کہتے ہیں تھے کہ میں نے پوچھا کہ یہ شاعر کون ہیں تو کسی نے کہا کہ یہ حسان ہیں پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان کے لیے دعامانگ رہے تھے اور تعریف کرتے تھے۔

44-ابن الأثیر: أسد الغابة، 5، ص 187۔

45-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 70، 71، مترجم۔

46-شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 136، 137) مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 157۔158، مترجم۔

اس حوالہ سے سیدنا حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے درج بالا اشعار کے علاوہ درج ذیل مزید تین اشعار ہیں۔

وقد زعمتم بان تحموا اذما رکم	وماء بدرٍ زعمتم غیر مورود
وقد وردما ولم نسمع لقولکم	حتی شر بنا رو اءً غیر تصدید
مستعصمین بحبلٍ غیر منجدمٍ	مستحکمٍ من حبال اللہ فمدود

47-محمد اویس سرور مولانا دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 156، 157، مترجم۔

48-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایة والنهایة (5، ص 281) مترجم از مولانا اختر فتح پوری، نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی، الطبعتہ الاولی، ۱۴۰۹ھ۔۱۹۸۹ء۔

۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 168 تا 170،
مترجم درج بالا اشعار حضرت حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے مرثیہ سے لیے گئے ہیں۔

باب سوم

صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمْ کے نعتیہ کلام

کی روشنی میں پیارے نبی کریم ﷺ کا خلق عظیم

قرآن کی آیتوں میں سراپا ڈھلا ہوا
تمثیل بے مثال ہے کردار مصطفیٰ

باب سوم

صحابہ کرام رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمْ کے نعتیہ کلام کی روشنی میں

پیارے نبی کریم ﷺ کا خلق عظیم

تعارف

اس باب میں صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُمۡ کے نعتیہ کلام کی روشنی میں پیارے نبی کریم ﷺ کا خلق عظیم بیان کرنے کی سعی مقدور کی گئی ہے۔

پیارے نبی کریم ﷺ پاکیزہ اخلاق کے مالک تھے

حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنۡہ نے رسول کریم ﷺ کی مدح سرائی کرتے ہوئے یوں کہا:

كَانَ الْمُصَفّٰى فِي الْاَخْلَاقِ قَدْ عَلِمُوْا	وَفِي الْعَفَافِ فَلَمْ نَعْدِلْ بِهٖ اَحَدًا
نَفْسِيْ فِدَاؤُكَ مِنْ مَّيِّتٍ وَّمِنْ بَدَنٍ	مَا اَطْيَبَ الذِّكْرَ وَالْاَخْلَاقَ وَالْجَسَدَا

(سب کو معلوم تھا کہ آپ ﷺ کیسے پاکیزہ اخلاق تھے۔ عفت و پرہیز گاری میں ہم سب، کسی کو کبھی آپ ﷺ کا ہمسر نہیں سمجھتے تھے۔ میری جان آپ ﷺ پر قربان، کیسا خوبصورت بدن تھا۔ کیسا جسم (پاکیزہ واطہر) تھا۔ آپ ﷺ کی یاد کتنی پاکیزہ تھی، اخلاق کیسے اچھے تھے، بدن کتنا لطیف تھا؟ (ہائے افسوس! اب بعد از وفات، ہم اس پاکیزہ ہستی کی زیارت سے محروم ہو گئے جس کا جسد اطہر یقیناً تا قیامت اپنی اصلی حالت میں محفوظ رہے گا) ۔((1))

حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنۡہ نے کہا:

مُسْتَشْعِرِی حلَق الْمَاذِی یَقْدُمُهُمْ	جَلْدُ النَّحِیْزَةِ مَاضٍ غَیْرُ رِعْدِیْدٍ
اَعْنِی الرَّسُوْلَ فَاِنَّ اللهَ فَضَّلَهٗ	عَلَی الْبَرِیَّةِ بِالتَّقْوٰی وَ بِالْجُوْدِ
فِیْنَا الرَّسُوْلُ وَفِیْنَا الْحَقُّ نَتْبَعُهٗ	حَتَّی الْمَمَاتِ وَنَصْرٌ غَیْرُ مَحْدُوْدٍ
مَاضٍ عَلَی الْهَوْلِ رَکَّابٌ لِمَا قَطَعُوْا	اِذَا الْکُمَاةُ تَحَامَوْا فِی الصَّنَادِیْدِ
وَافٍ وَّمَاضٍ شِهَابٌ یُّسْتَضَاءُ بِهٖ	بَدْرٌ اَنَارَ عَلٰی کُلِّ الْاَمَاجِیْدِ
مُبَارَکٌ کَضِیَاءِ الْبَدْرِ صُوْرَتُهٗ	مَا قَالَ کَانَ قَضَاءً غَیْرَ مَرْدُوْدٍ

(لوہا پہنے ہوئے لشکر کی کمان ایک قوی شخص حضرت محمد ﷺ فرما رہے ہیں۔ جو بزدل نہیں ہیں، میری مراد رسول ﷺ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام مخلوقات پر تقویٰ اور جود وسخا کے لحاظ سے فضلیت دی ہے۔ ہم میں رسول اللہ ﷺ موجود ہیں اور ہم میں حق موجود ہے جس کی موت تک ہم غیر محدود پیروی کریں گے۔ آپ ﷺ خوف کی طرف بڑھنے والے ہوتے ہیں، جب کہ لشکر بہادر، لوگوں کے ساتھ پناہ لیتے ہم میں رسول اللہ ﷺ موجود ہیں اور ہم میں حق موجود ہے جس کی موت تک ہم غیر محدود پیروی کریں گے۔ آپ ﷺ خوف کی طرف بڑھنے والے ہوتے ہیں، جب کہ لشکر بہادر، لوگوں کے ساتھ پناہ لیتے ہیں۔ آپ ﷺ وعدہ پورا کرنے والے اور نافذ کرنے والے ہیں اور آپ ﷺ بدر کی مانند ہیں، جو ہر بلندی پر چمکتا ہے۔ آپ ﷺ مبارک ہیں۔ آپ ﷺ کی صورت بدر کی طرح روشن ہے اور آپ ﷺ جو بھی فرماتے ہیں وہ ایک نہ ٹلنے والی تقدیر بن جاتی ہے۔(2))

نقوشِ سیرت

نبی کریم ﷺ مضبوط اعصاب والے، قوی، بہادر، تقوی اور سخاوت کے لحاظ سے آپ سب پر فائق، خطرات میں کود پڑنے والے سپہ سالار، دشمن پر چڑھائی کرنے والے، وعدہ پورا کرنے والے، برکت والے اور روشن چہرے والے ہیں اور آپ ﷺ جو بات فرمادیتے ہیں وہ تقدیر بن جاتی ہے۔

حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے فرمایا:

وَمَا فَقَدَ الْمَاضُونَ مِثْلَ مُحَمَّدٍ	وَّلَا مِثْلُهٗ حَتَّى الْقِيَامَةِ يُفْقَدُ،
اَعَفُّ وَ اَوْفٰى ذِمَّةً بَعْدَ ذِمَّةٍ	وَاَقْرَبُ مِنْهُ نَاءِلًا لَّا يُنْكَدُ،
وَاَبْذَلَ مِنْهُ لِلطَّرِيفِ وَتَالِدٍ	اِذَا ضَنَّ مِعْطَاءٌ عَمَّا كَانَ يُتْلِدُ،
وَاَكْرَمَ حَيًّا فِي الْبُيُوتِ اِذَا انْتَمٰى	وَاَكْرَم جَدًّا اَبْطَحِيًّا يَّسُوْدُ
وَاَمْنَعَ ذِرْوَاتٍ وَاَثْبَتَ فِي الْعُلَا	دَعَاءِمَ عِزٍّ شَاهِقَاتٍ تَشِيْدُ
وَاَثْبَتَ فَرْعًا فِي الْفُرُوعِ وَمَنْبَتًا	وَعُوْدًا غَدَاةَ الْمُزْنِ فَالْعُوْدُ اَغْيَدُ
رَبَّاهُ وَلِيدًا فَاسْتَتَمَّ تَمَامَهٗ	عَلٰى اَكْرَمِ الْخَيْرَاتِ رَبٌّ مُّمَجَّدٌ

(گذشتہ لوگوں نے محمد ﷺ کی مثل آدمی نہیں کھویا اور نہ قیامت تک آپ ﷺ جیسا آدمی کھویا جائے گا۔ آپ ﷺ بہت عفیف اور عہد کو پورا کرنے والے تھے اور کم بخشش کرنے والے نہ تھے اور جب بخشش کرنے والا بخل سے کام لیتا تو آپ ﷺ نیا اور پرانا مال بہت خرچ کرتے اور جب گھرانوں کا نسب بیان کیا جاتا تو آپ ﷺ معزز قبیلے والے تھے اور آپ ﷺ جسمانی لحاظ سے

بھی بطحاء کے سردار تھے اور بڑی محفوظ چوٹی والے تھے اور آپ ﷺ نے بلندیوں میں عزت کے بلند ستونوں کو مضبوطی سے قائم کیا اور بزرگی والے رب نے آپ ﷺ کی اچھے کاموں پر تربیت کی۔(3))

امانت و دیانت رسول کریم ﷺ

حضرت عمرو بن معدی کرب رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

جَاءَ بِالنَّامُوْسِ مِنْ لَّدُنِ اللهِ	وَكَانَ الْاَمِيْنَ فِيْهِ الْمُعَانَا (4)

(آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی لے کر آئے ہیں۔ اور آپ ﷺ اس سلسلہ میں ایسے امین ہیں جن کی (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مدد کی جاتی ہے۔)

حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

وَقَدْ بَدَا اَنَا فَكَذَّبْنَا فَقَالَ لَنَا	صِدْقَ الْحَدِيْثِ نَبِيٌّ عِنْدَهُ الْخَبَرُ
نَبِيٌّ صِدْقٍ اَتٰى بِالْحَقِّ مِنْ ثِقَةٍ	وَافِي الْاَمَانَةِ مَا فِيْ عُوْدِهٖ خور (5)

(اور بلاشبہ آپ ﷺ ہمارے ہاں ظاہر ہوئے پس، ہم نے جھٹلایا۔ پس اس نبی ﷺ نے جس کو خبر ہے، ہمارے لیے سچی بات کہی۔ سچے نبی ہیں، وثوق سے

حق لائے ہیں، امانت دار ہیں اور آپ ﷺ کے راستہ میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔)

حضرت سواد بن قارب رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ یوں مدح سرا ہیں:

وَاَعْلَمُ اَنَّ اللهَ لَا رَبَّ غَیْرُهٗ	وَاَنَّكَ مَامُوْنٌ عَلٰی كُلِّ غَاىٕبٍ (6)

(اور میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی رب نہیں، اور آپ ﷺ ہر غائب (یعنی وحی بصورت قرآن و سنت) کے امین ہیں۔)

حضرت ظبیان بن کرادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

فَاُشْهِدُ بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ وَبِالصَّفَا	شَهَادَةَ مَنْ اِحْسَانُهٗ مُتَقَبَّلُ
بِاَنَّكَ مَحْمُوْدٌ لَّدَیْنَا مُبَارَكٌ	وَفِیٌّ اَمِیْنٌ صَادِقُ الْقَوْلِ مُرْسَلُ (7)

(میں البیت العتیق اور کوہ صفا کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ آپ ﷺ تعریف کئے گئے، دنیا کے لیے مبارک، باوفا، امانت دار، اور اپنے قول میں سچے اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان دونوں کی گواہی اس شخص کی گواہی کی طرح مقبول ہے جس کی سچائی اور راست بازی مقبول و مسلم ہو۔)

ہاتف غیبی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ (جن) نے کہا:

هَبْ فَقَدْ لَاحَ سِرَاجُ الدِّیْنِ	بِصَادِقٍ مُّهَذَّبٍ اَمِیْنِ
فَارْحَلْ عَلٰی نَاجِبَةٍ اَمُوْنِ	تَمْشِیْ عَلَی الصَّحْصَحِ وَالْحُزُوْنِ (8)

(اے جندل بن نضلہ بن عمرو بن بھدلہ) اٹھ! پس بلاشبہ دین کا چراغ ایک سچے، مہذب اور امانت دار (رسول حضرت محمد ﷺ) کی بدولت چمک اٹھا۔ پس تو ایسی اچھی اور عمدہ، خالی از خطر سواری پر سوار ہو جو ہموار و موزوں اور غیر ہموار و غلیظ زمین پر برابر چلے اور محمد ﷺ کی طرف کوچ کر۔)

جناب قیس بن نشبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے اسلام قبول کرتے ہوئے درج ذیل اشعار کہے:

تَابَعتُ دِينَ مُحَمَّدٍ وَ رَضِيتُهُ	كُلَّ الرِّضَا لِاَمَانَتِي وَلِدِينِي
ذَاكَ امْرَؤٌ نَازَعتَهُ قَوْلَ الْعِدَا	وَعَقَدتُّ فِيهِ يَمِينَهُ بِيَمِينِي
قَدْ كُنتُ آمَلُهُ وَ اَنْظُرُ دَهْرَهُ	فَاللّٰهُ قَدَّرَ اَنَّهُ يَهْدِينِي
اَعْنِي ابْنَ آمِنَةَ الْاَمِينِ وَمَنْ بِهِ	اَرْجُو السَّلَامَةَ مِنْ عَذَابِ الْهُوْنِ (9)

(میں نے محمد ﷺ کے دین کی پیروی کی اور میں نے اپنی امانت اور اپنے دین کے لیے اس اتباع محمد کو مکمل طور پر پسند کیا وہ ایسے شخص ہیں کہ میں اس کی خاطر دشمنی کی بات کا شائق ہو گیا اور میں نے اپنے دائیں ہاتھ کو اس کے دائیں ہاتھ کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ یقیناً میں اس کا اور اس کے زمانے کا انتظار کرتا تھا۔ پس اللہ نے مقدر کیا کہ وہ مجھے ہدایت دے گا۔ میری مراد آمنہ کے امانت دار بیٹے (حضرت محمد ﷺ) ہیں اور ان کی بدولت رسوائی کے عذاب سے سلامتی کے حصول کی میں امید رکھتا ہوں۔)

صداقتِ رسول ﷺ

حضرت کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

يَمْضِي وَيذمرُنَا عَنْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ	كَأَنَّهُ الْبَدْرُ لَمْ يُطْبَعْ عَلَى الْكَذِبِ
بَدَا لَنَا فَاتَّبَعْنَاهُ نُصَدِّقُهُ	وَكَذَّبُوهُ فَكُنَّا أَسْعَدَ الْعَرَبِ

(آپ ﷺ اپنا کام کرتے جاتے ہیں۔ اور بغیر کسی گناہ کے ہماری حفاظت کرتے ہیں۔ گویا آپ ﷺ ایسا چودھویں کا چاند ہیں جن کی سرشت میں جھوٹ نہیں ہے۔ آپ ﷺ ہمارے لیے ظاہر ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کی پیروی کی۔ ہم آپ ﷺ کی تصدیق کرتے ہیں اور انھوں نے آپ ﷺ کو جھٹلایا۔ پس ہم عرب کے سب سے زیادہ سعادت مند لوگ ہیں۔ ((10)

حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے قبول اسلام کے وقت درج ذیل اشعار کہے تھے:

وَقَدْ بَدَا نَا فَكَذَّبْنَا فَقَالَ لَنَا	صِدْقَ الْحَدِيثِ نَبِيٌّ عِنْدَهُ الْخَبَرُ
نَبِيُّ صِدْقٍ أَتَى بِالْحَقِّ مِنْ ثِقَةٍ	وَافِي الْأَمَانَةِ مَا فِي عودِهِ خور (11)

(اور بلاشبہ آپ ﷺ ہمارے ہاں ظاہر ہوئے پس، ہم نے جھٹلایا۔ پس اس نبی ﷺ نے جس کو خبر ہے، ہمارے لیے سچی بات کہی۔ سچے نبی ہیں، وثوق سے حق لائے ہیں، امانت دار ہیں اور آپ ﷺ کے راستہ میں کوئی کمزوری نہیں ہے۔)

حضرت کعب بن مالک ﷺ نے کہا:

وَكَانَ لَنَا النَّبِيُّ وَزِيْرَ صِدْقٍ	بِهٖ نَعْلُو الْبَرِيَّةَ اَجْمَعِيْنَا
نُقَاتِلُ مَعْشَرًا ظَلَمُوْا وَعَصَوْا	وَكَانُوْا بِالْعَدَاوَةِ مُرْصِدِيْنَا (12)

(اور ہمارے لیے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں، جو صدق کے حامی و مددگار ہیں، ان کی بدولت ہم تمام مخلوقات پر غالب آتے ہیں۔ ہم اس گروہ سے لڑتے ہیں جس نے ظلم کیا اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نافرمانی کی اور وہ عداوت کی وجہ سے گھاٹے میں ہے۔)

حضرت مالک بن نمط رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

حَلَفْتُ بِرَبِّ الرَّاقِصَاتِ اِلٰی مِنًی	صَوَادِرَ بِالرُّكْبَانِ مِنْ هَصب قردد
بِأَنَّ رَسُوْلَ اللهِ فِيْنَا مُصَدَّقٌ	رَسُوْلٌ أَتٰى مِنْ عِنْدِ ذِى الْعَرْشِ مُهْتَدٍ (13)

(میں منی سے نکلنے والی تیز رفتار اونٹنیوں کے رب کی قسم کھاتا ہوں، جو سواروں کو لے کر مقامِ ہصب سے واپس ہوتی ہیں۔ کہ ہم میں اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہیں، جن کی تصدیق کی گئی ہے اور وہ ایسے رسول ہیں، جو عرش والے کی طرف سے آئے ہیں اور ہدایت یافتہ ہیں۔)

حضرت رافع بن رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ عمیرہ اور بعض کے نزدیک رافع بن عمرو نے فرمایا:

رَعَيْتُ الظَّانَ اَحْمِيْهَا بِكَلْبِىْ	مِنَ اللِّصِّ الْخَفِىِّ وَ كُلِّ ذِيْبٍ
وَلَمَّا اَنْ سَمِعْتُ الذِّءْبَ نَادٰى	يُبَشِّرُ نِىْ بِاَحْمَدَ مِنْ قَرِيْبٍ
سَعَيْتُ اِلَيْهِ قَدْ شَمَّرْتُ ثَوْبِىْ	عَلَى السَّاقَيْنِ قَاصِدَ الرَّكِيْبِ

فَأَلْفَيْتُ النَّبِيَّ يَقُوْلُ قَوْلًا	صَدُوْقًا لَّيْسَ بِالْقَوْلِ الْكَذُوْبِ
فَبَشَّرَنِيْ يَقُوْلُ الْحَقَّ حَتّٰى	تَبَيَّنَتِ الشَّرِيْعَةُ لِلْمُنِيْبِ
وَأَبْصَرْتُ الضِّيَاءَ يُضِيْئُ حَوْلِيْ	أَمَامِيْ أَنْ سَعَيْتُ وَمِنْ جُنُوْبِيْ

(میں بکریوں کو چراتا تھا اور اپنے کتے کے ذریعے ڈاکوؤں اور ہر بھیڑیے سے ان کی حفاظت کرتا تھا۔ اور جب میں نے بھیڑیے کو پکارتے ہوئے سنا جو مجھے قریب ہی سے احمد ﷺ کی بشارت دے رہا تھا۔ میں آپ ﷺ کی طرف دوڑا اور تیاری کرتے ہوئے سواری کا قصد کیا۔ بھیڑیے سے ان کی حفاظت کرتا تھا۔ اور جب میں نے بھیڑیے کو پکارتے ہوئے سنا جو مجھے قریب ہی سے احمد ﷺ کی بشارت دے رہا تھا۔ میں آپ ﷺ کی طرف دوڑا اور تیاری کرتے ہوئے سواری کا قصد کیا۔ پس میں نے نبی ﷺ کو سچی بات کہتے ہوئے پایا، جس میں کوئی جھوٹ نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے حق بات کی خوشخبری سنائی، یہاں تک کہ شریعت واضح ہو چکی اور میں نے روشنی کو دیکھا جو میرے ارد گرد کو منور کرتی ہے۔ اور جب میں چلتا ہوں تو میرے آگے اور بائیں کو روشن کرتی ہے۔ ((14)

حضرت عبداللہ بن رواحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

أَتَى بِالْهُدٰى بَعْدَ الْعُمِيِ فَقُلُوْبُنَا	بِهٖ مُوْقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ (15)

(پس ہمارے دل اس پر یقین رکھتے ہیں، کہ جو بات آپ ﷺ فرماتے ہیں، وہ واقع ہو کر رہتی ہے۔)

گفتہ او گفتہ اللہ بود	اگرچہ از حلقوم عبداللہ شود

حضرت ظبیان بن کرادہ رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

فَأَشْهدُ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَبِالصَّفَا	شَهَادَةَ مَنْ اِحْسَانُهُ مُتَقَبَّلُ
بِأَنَّكَ مَحْمُودٌ لَّدَيْنَا مُبَارَكٌ	وَّفِيٌّ أَمِينٌ صَادِقُ الْقَوْلِ مُرْسَلُ (16)

(میں البیت العتیق اور کوہ صفا کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ آپ ﷺ تعریف کئے گئے، دنیا کے لیے مبارک، باوفا، امانت دار، اور اپنے قول میں سچے اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان دونوں کی گواہی اس شخص کی گواہی کی طرح مقبول ہے، جس کی سچائی اور راست بازی مقبول و مسلم ہو۔)

ہاتف غیبی رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

اِرْحَلْ عَلَى اسْمِ اللهِ وَالتَّوْفِيقِ	رِحْلَةً لَّاوَانٍ وَّ لَا مَشِيْقٍ
اِلٰى فَرِيْقٍ خَيْرٍ مَّا فَرِيْقٍ	اِلَى النَّبِيِّ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ (17)

(اللہ کانام لے کر اور اس کی توفیق کے ساتھ سفر کر۔ ایسا سفر جس میں کچھ تکلیف و مشقت نہ ہوگی۔ اس فریق کے پاس جاجو سب سے بہتر ہے۔ یعنی نبی ﷺ صادق ومصدوق کے پاس۔)

حضرت حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

يُنَادِيهِمْ رَسُولُ اللهِ لَمَّا	قَذَفْنَاهُمْ كَبَاكِبَ فِي الْقَلِيبِ
أَلَمْ تَجِدُوا حَدِيثِي كَانَ حَقًّا	وَّأَمْرُ اللهِ يَأْخُذُ بِالْقُلُوبِ
فَمَا نَطَقُوا وَلَوْ نَطَقُوا لَقَالُوا	صَدَقْتَ وَكُنْتَ ذَا رَأْيٍ مُّصِيبِ

(جب ہم نے مشرکین کے لاشوں کے جتھوں کو بدر کے کنویں میں ڈالا تو حضور ﷺ ان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: "کیا تم نے میری بات کو سچا پایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو دلوں کو جالیتا ہے۔" ان مشرکین نے کوئی جواب نہ دیا۔ اگر بولتے تو کہتے: آپ ﷺ نے سچ کہا تھا اور آپ ﷺ ہی صحیح رائے والے ہیں۔ (18))

حضرت عبداللہ بن الزبعریٰ رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

وَلَقَدْ شَهِدتُّ دِينَكَ صَادِقٌ	حَقٌّ وَّأَنَّكَ فِي الْمِيعَادِ جَسِيمٌ (19)

(اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ کا دین حق اور سچا ہے اور آپ ﷺ وعدے کے بڑے پکے ہیں۔)

حضرت عمرو بن معدی یکرب رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

وَعَبَدْنَا الْاِلٰہَ حَقًّا وَّ کُنَّا	لِلْجَهَالَاتِ نَعْبُدُ الْاَوْثَانَا
وَاءْتَلَفْنَا بِهٖ وَ کُنَّا عَدُوًّا	فَرَجَعْنَا بِهٖ مَعًا اِخْوَانًا
فَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ مِنَّا	حَيْثُ كَانَ مِنَ الْبِلَادِ وَ كَانَا
اِنْ لَّمْ نَكُنْ نَّرَ النَّبِيَّ فَاِنَّا	قَدْ تَبِعْنَا سَبِيْلَهٗ اِيْمَانًا (20)

(اور ہم نے حق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور ہم جہالت کی بدولت بتوں کی عبادت کرتے تھے اور ہم آپ ﷺ کے طفیل متحد ہوئے حالانکہ ہم دشمن تھے اور ہم بھائی بھائی بن گئے۔ پس آپ ﷺ پر سلام ہو، اور ہماری طرف سے آپ ﷺ پر (دنیا میں جہاں بھی ہوں) سلام ہو۔ اگرچہ ہم نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھتے۔ لیکن ہم نے ایمان کے ساتھ آپ ﷺ کے راستے کی پیروی کی۔)

ذات رسول ﷺ بطور ملجاوماوا

حضرت عمرو بن مرہ جھنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے فرمایا:

كِتَابٌ مِّنَ الرَّحْمَانِ نُوْرٌ لِّجَمْعِنَا	وَاَخْلَافِنَا فِيْ كُلِّ بَادٍ وَّ حَاضِرٍ
اَتٰى خَيْرُ مَنْ يَّمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ كُلِّهَا	وَاَفْضَلُهَا عِنْدَ اعْتِكَارِ الضَّرَاءِرِ (21)

(رحمان کی جانب سے زمین میں چلنے والوں میں سے سب سے بہترین شخص کی طرف ایک کتاب آئی ہے، جو ہم تمام کے لیے اور تمام ملکوں کے لیے ایک نور ہے۔ اور آپ ﷺ حاجات شدیدہ کے وقت بھی سب سے زیادہ افضل ہیں (کیونکہ آپ ﷺ کسی سائل کو مایوس نہیں کرتے تھے، حاجت مندوں کی حاجات کو پورا کرتے تھے اور آپ کے بحر سخاوت سے سائل کبھی مایوس نہیں لوٹتا تھا جس طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اللہ کے نبی سب سے زیادہ تھے)۔

حضرت ضرار بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا:

يَا نَبِيَّ الْهُدٰى اِلَيْكَ لَجَا	حَيُّ قُرَيْشٍ وَّ اَنْتَ خَيْرُ لَجَاءٍ
حِيْنَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ سَعَةُ الْاَرْ	ضِ وَ عَادَاهُمْ اِلٰهُ السَّمَاءِ
وَالْتَقَتْ حَلَقَتَا الْبِطَانِ عَلَى	الْقَوْمِ وَنُوْدُوْا بِالصَّيْلَمِ الصَّلْعَاءِ
اِنَّ سَعْدًا يُّرِيْدُ قَاصِمَةَ	الظَّهْرِ بِاَهْلِ الْحُجُوْنِ وَ الْبَطْحَاءِ

(اے نبی ہدایت! آپ ﷺ کے یہاں قریش کا قبیلہ اس وقت پناہ گزین ہوا جب ان پر زمین کی وسعت تنگ ہو گئی اور آسمان کے الہ نے ان سے دشمنی کی۔ اور آپ بہترین پناہ گاہ ہیں اور جب قریش پر دونوں حلقے کمند کے پڑ گئے تھے اور انھیں سخت مصیبت کی خبر سنائی گئی تھی۔ سعد چاہتے ہیں کہ اہل حجون و بطحاء کی پیٹھ توڑ دیں۔ ((22)

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا:

1۔ حضرت جناب کلبی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ فتح مکہ کے دن اسلام لائے(1) انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے آپ کو ایک درمیانہ قد پایا اور فرماتے ہوئے سنا کہ جبریل میرے داہنے جانب اور میکائیل میرے بائیں جانب ہیں اور فرشتوں نے میرے لشکر کو ڈھانپ لیا ہے۔(پس اب کوئی خوف نہیں ہے) تم اپنے شعر سناؤ اس شخص نے مجھ کو دیر سر جھکانے کے بعد درج بالا اشعار کہے۔

حضرت حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

يَارُكْنَ مُعْتَمَدٍ وَّعِصْمَةَ لَّاءِذٍ	وَّمَلَاذَ مُنْتَجِعٍ وَّجَارَ مُجَاوِرٍ
يَامَنْ تَخَيَّرَهُ الْاِلٰهُ لِخَلْقِهٖ	وَحَبَاهُ بِالْخُلُقِ الزَّكِيِّ الطَّاهِرِ
اَنْتَ النَّبِيُّ وَخَيْرُ عَصَبَةِ اٰدَمَ	يَامَنْ يَّجُوْدُ كَفَيْضِ بَحْرٍ زَاخِرٍ
مِيْكَالُ وَمَعَكَ جِبْرَاءِيْلُ كِلَاهُمَا	مَدَدٌ لِّنَصْرِكَ مِنْ عَزِيْزٍ قَاهِرٍ

(اے رکن معتمد! اے جویائے پناہ کو پناہ دینے والے! اے بھوکوں کے جائے پناہ اور خائف کو امن دینے والے! اے وہ نبی جسے اللہ نے اپنی مخلوق کے لیے منتخب فرمایا۔ عمدہ اور پاکیزہ عادات سے انھیں آراستہ کیا۔ آپ نبی ﷺ ہیں اور آدم کی عصمت کا بہتر ذریعہ ہیں اور اے وہ بزرگ! جو دریائے رواں کے مثل بخشش کرتے ہیں۔ میکائیل اور جبرائیل دونوں، خداوند غالب قاہر کی طرف سے آپ ﷺ کی مدد کرنے کے لیے، آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔(23))

جناب کہتے ہیں تھے کہ میں نے پوچھا کہ یہ شاعر کون ہیں تو کسی نے کہا کہ یہ حسان ہیں پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان کے لیے دعا مانگ رہے تھے اور تعریف کرتے تھے۔

اسود بن مسعود ثقفی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

اَمْسَيْتُ اَعْبُدُ رَبِّيْ لَا شَرِيْكَ لَهٗ	رَبَّ الْعِبَادِ اِذَا مَا حُصِّلَ الْيُسُرُ
اَنْتَ الرَّسُوْلُ الَّذِيْ تُرْجٰى فَوَاضِلُهٗ	عِنْدَ الْقُحُوْطِ اِذَا مَا اَخْطَاَ الْمَطَرُ (24)

(میں اپنے اس رب کی عبادت کرتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں، جو بندوں کا رب ہے۔ بھی آسانی حاصل ہو۔ آپ ﷺ وہ رسول ہیں کہ قحط کے وقت جب بارش نہ ہو، ان کی سخاوت کی امید کی جاتی ہے۔)

یتیموں کا والی

حضرت قطن بن حارثہ کلبی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

رَاَيْتُكَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا	نَبَتَ نَضَارًا فِي الْاَرُوْمَةِ مِنْ كَعْبِ
اَغَرُّ كَاَنَّ الْبَدْرَ سِنَةُ وَجْهِهٖ	اِذَا مَا بَدَا لِلنَّاسِ حَلَّلَ الْعَصْبِ
اِذَا مَا بَدَا لِلنَّاسِ حَلَّلَ الْعَصْبِ	وَرَبَّيْتَ الْيَتَامٰى فِي السِّقَايَةِ وَالْجَدْبِ (25)

(اے تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ بہترین ! آپ ﷺ قبیلہ کعب؟ کے سب سے عمدہ اور بہترین شخص ہیں آپ ﷺ سب سے زیادہ حسین ہیں، گویا بدر

آپ ﷺ کے چہرہ کا ہالہ ہے۔ جب بھی آپ ﷺ ایک عمامہ زیب تن فرماتے ہوئے لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے حق کا راستہ کجی کے بعد سیدھا کر دیا اور آپ ﷺ نے سرسبزی اور قحط سالی میں یتیموں کی تربیت کی۔)

1۔ آپ ﷺ کا سلسلہ نسب یوں ہے۔ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک... بن مضر بن نذار۔ ابن کثیر: البدایۃ والنہایۃ (2/ 255) کعب آپ ﷺ کے آبا میں سے ہیں، اس لیے ان کی طرف آپ کی نسبت کی گئی ہے۔

ذات رسول ﷺ سر چشمۂ انصاف و صداقت و نجات

حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

فَمَا يُعْتَدُّ رَامٍ فِي عَدُوٍّ	بِسَهْمٍ يَّا رَسُوْلَ اللهِ قَبْلِيْ
وَذَالِكَ أَنَّ دِيْنَكَ دِيْنُ صِدْقٍ	وَذُوْ حَقٍّ أَتَيْتَ بِهِ وَعَدْلٍ
يُنَجِّي الْمُؤْمِنُوْنَ بِهِ وَيُجْزٰى	بِهِ الْكُفَّارُ عِنْدَ مَقَامِ مَهْلٍ (26)

(پس اے اللہ کے رسول! ﷺ مجھ سے پہلے دشمن کی نظر میں کوئی تیر انداز شمار نہ ہوتا تھا۔ اور (میں نے یہ اس لیے کیا) کہ آپ کا دین سچا ہے اور آپ نے اس کے ذریعے سے حقیقت اور انصاف کی بات پیش فرمائی ہے، اسی حقیقت اور انصاف کی بات کے ذریعے سے ایمانداروں کو نجات ملے گی اور کافر اسی کے سبب سے مقام مہل سے میں رسوا ہوں گے۔)

حضرت صرمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ بن ابی انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

ثَوٰی فِیْ قُرَیْشٍ بِضْعَ عَشْرَۃَ حَجَّۃً	یُذَکِّرُ لَوْ یَلْقٰی صَدِیْقًا مُوَاتِیًا
وَیَعْرِضُ فِیْ اَھْلِ الْمَوَاسِمِ نَفْسَہٗ	فَلَمْ یَلْقَ مَنْ یُّؤْمِنُ وَلَمْ یَرَ دَاعِیًا
فَلَمَّا اَتَانَا اطْمَاَنَّتْ بِہِ النَّوٰی	وَاَصْبَحَ مَسْرُوْرًا بِطَیْبَۃَ رَاضِیًا
وَاَصْبَحَ لَا یَخْشٰی عَدَاوَۃَ وَاحِدٍ	قَرِیْبًا وَّلَا یَخْشٰی مِنَ النَّاسِ بَاغِیًا
بَذَلْنَا لَہُ الْاَمْوَالَ مِنْ جُلِّ مَالِنَا	وَاَنْفُسَنَا عِنْدَ الْوَغٰی وَالتَّآسِیَا
اَقُوْلُ اِذَا صَلَّیْتُ فِیْ کُلِّ بِیْعَۃٍ	حَنَانَیْکَ لَا تُظْھِرْ عَلَیَّ الْاَعَادِیَا (27)

(آنحضرت ﷺ قریش (کے وطن یعنی مکہ) میں دس برس سے زیادہ رہے۔ اگر کوئی دوست مل جاتا تھا تو اسے اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتے تھے اور زمانہ حج میں آپ ﷺ اپنی ذات کو باہر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے۔ (فرماتے تھے کہ تم مجھے اپنے وطن لے چلو، کیونکہ قریش میری نصیحت نہیں مانتے بلکہ میری تکذیب کرتے ہیں اور مجھے ستاتے ہیں۔) مگر آپ ﷺ کو کوئی ایسا شخص نہ ملا جو آپ کو اطمینان دلاتا اور آپ کی دعوت کرتا۔ پھر جب آپ ﷺ ہمارے پاس (مدینہ میں) تشریف لائے اور اطمینان سے مقیم ہوئے۔ اور طیبہ سے خوش اور راضی ہوئے اور آپ ﷺ کو قریب کے دشمن کا خوف نہ رہا اور نہ کسی کی دہشت باقی رہی، کیونکہ ہم نے اپنے عمدہ عمدہ مال آپ ﷺ پر خرچ کئے اور صلح وجنگ دونوں موقعوں میں ہم نے اپنی جانیں آپ ﷺ پر نثار کیں۔ میں جب کسی عبادت خانہ میں نماز پڑھنے جاتا

ہوں تو کہتا ہوں کہ اے میرے پرودگار! اپنی مہربانی سے ہم پر دشمنوں کو غالب نہ کر۔)

حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ أُرْسِلَ بِالْعَدْلِ	فَأَمْسٰى رَسُوْلُ اللهِ قَدْ عَزَّ نَصْرُهٗ

(پس رسول اللہ ﷺ کی مدد (کرنے والوں) کو بھی عزت حاصل ہو گئی اور رسول اللہ ﷺ تو انصاف (ہی) کے ساتھ مبعوث فرمائے گئے تھے۔(28))

شفاعتِ رسول ﷺ

حضرت حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

لَهُمْ نَاصِرٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَشَفِيْعٌ	أَمَامَ رَسُوْلِ اللهِ لَا يَخْذُلُوْنَهٗ

(رسول اللہ ﷺ کے سامنے انھوں نے خوب بہادری سے قتال کیا اور آپ ﷺ کے لیے جانیں نچھاور کرنے کے جذبے سے لڑے۔ حضور ﷺ ان کے رب تعالیٰ کی طرف سے مددگار اور اللہ کی بارگاہ میں سفارش کرنے والے ہیں۔(29))

مشاورت

حضرت عباس بن مرداس رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

وَكُنَّا لَهُ دُونَ الْجُنُودِ بِطَانَةً	يُشَاوِرُنَا فِي أَمْرِهِ وَنُشَاوِرُهُ
دَعَانَا فَسَمَّانَا الشِّعَارَ مُقَدَّمًا	وَكُنَّا لَهُ عَوْنًا عَلَى مَنْ يُنَاكِرُهُ
جَزَى اللهُ خَيْرًا مِنْ نَبِيٍّ مُحَمَّدًا	وَأَيَّدَهُ بِالنَّصْرِ وَاللهُ نَاصِرُهُ (30)

(اور ہم لشکروں کے سامنے آپ کے لیے ایک ڈھال تھے آپ ﷺ اپنے معاملے میں ہم سے مشورہ کرتے ہیں اور ہم ان سے مشورہ کرتے ہیں۔ آپ نے ہمیں بلایا اور ہمارا شعار مقدم مقرر فرمایا اور ہم آپ ﷺ کے مددگار تھے، ہر اس شخص کے خلاف جو آپ ﷺ کا مقابلہ کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو جزائے خیر دے اور آپ ﷺ کی مدد کرے اور اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ کا مددگار ہو۔)

قبائل کا شیر و شکر کرنے والا

حضرت علی رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

فَآمَنَ أَقْوَامٌ بِذَاكَ وَأَيْقَنُوا	فَأَمْسَوْا بِحَمْدِ اللهِ مُجْتَمِعِي الشَّمْلِ

(پس کچھ لوگوں نے اس کو مان لیا (یعنی نبی کریم ﷺ پر ایمان لے آئے) اور یقین کر لیا تو بحمد اللہ وہ اپنی تمام پراگندہ قوتوں کو ایک جگہ جمع کرنے والے ہوگئے۔ ((31))

بارُعب شخصیت

حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

فَلَتُحدَثَنَّ بَدَاءِعُ مِن بَعدِہٖ	تَعْیٰی بِہِنَّ جَوَانِحُ وَصُدُورٌ

(آپ ﷺ کے بعد ایسے نئے نئے حوادث پیش آئیں گے جن (کی گراں باری) سے پسلیاں اور سینے تھک جائیں گے۔((32))

ایفائے عہد

حضرت حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے فرمایا:

تَاللّٰہِ مَا حَمَلَتْ اُنْثٰی وَلَا وَضَعَتْ	مِثْلَ الرَّسُوْلِ نَبِیِّ الْاُمَّۃِ الْھَادِی
وَلَا بَرَا اللّٰہُ خَلْقًا مِّنْ بَرِیَّتِہٖ	اَوْفٰی بِذِمَّۃِ جَارٍ اَوْ بِمِیْعَادٍ
مِنَ الَّذِیْ کَانَ فِیْنَا یُسْتَضَاءُ بِہٖ	مُبَارَکَ الْاَمْرِ ذَا عَدْلٍ وَّاِرْشَادٍ
مُصَدِّقًا لِلنَّبِیِّیْنَ الْاُلٰی سَلَفُوْا	وَاَبْذَلَ النَّاسِ لِلْمَعْرُوْفِ لِلْجَادِیْ

(ساری دنیا کے لوگوں میں حضرت محمد ﷺ جیسا انسان کسی ماں نے نہیں جنا، آپ رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں ان جیسا کوئی پیدا نہیں کیا جو اپنی بات کا پکا اور وعدہ کو نبھانے والا ہو۔ ان سے روشنی کا فیضان حاصل کیا جاتا تھا، آپ برکت والے انصاف کرنے والے اور خیر خواہی پھیلانے والے تھے۔ آپ ﷺ نے سابقہ انبیا کی تصدیق فرمائی اور لوگوں میں آپ سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کسی نے نہیں دیکھا۔ ((33)

حضرت عبد الرحمان بن حسان بن ثابت نے اپنے والد حسان سے بیان کیا کہ انھوں نے کہا:

يَا حَارُ مَن يَّغْدُرْ بِذِمَّةِ جَارِهِ	مِنْكُمْ فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَّا يَغْدُرُ

(اے حارث! تمھارے قبیلہ کے لوگوں میں سے جو شخص اپنے پڑوسی سے بد عہدی کرتا ہے (اس سے کہہ دو کہ) محمد ﷺ بد عہدی نہیں کرتے۔ ((34)

حضرت انس بن زنیم الکنانی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

فَمَا حَمَلَتْ مِن نَّاقَةٍ فَوْقَ رَحْلِهَا	أَبَرَّ وَأَوْفَى ذِمَّةً مِّن مُّحَمَّدٍ

(کسی اونٹنی نے اپنے کجاوے پر محمد ﷺ سے زیادہ نیک اور عہد وپیمان کو پورا کرنے والا کبھی نہیں اٹھایا۔(35))

حضرت ظبیان بن کرادہ رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

فَأُشْهِدُ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَبِالصَّفَا	شَهَادَةَ مَنْ إِحْسَانُهُ مُتَقَبَّلُ
بِأَنَّكَ مَحْمُودٌ لَدَيْنَا مُبَارَكٌ	وَفِيٌّ أَمِينٌ، صَادِقُ الْقَوْلِ مُرْسَلُ (36)

(میں البیت العتیق اور کوہ صفا کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ آپ ﷺ تعریف کئے گئے، دنیا کے لیے مبارک، باوفا، امانت دار، اور اپنے قول میں سچے اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان دونوں کی گواہی اس شخص کی گواہی کی طرح مقبول ہے۔ جس کی سچائی اور راست بازی مقبول و مسلم ہو۔)

صبر و حلم رسول ﷺ

حضرت زہیر بن صرد رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

إِنْ لَمْ تَدَارَكْهَا نَعْمَاءُ تُنْشِرُهَا	يَا أَرْجَحَ النَّاسِ حِلْمًا حِينَ يُخْتَبَرُ (37)

(آپ ﷺ جو احسانات منتشر کر رہے ہیں اگر ان نے ان کی تکلیفوں کا مداوا اور تدارک نہیں کیا تو ان کی محرومی کا کیا ٹھکانا ہے؟ اے لوگوں میں سب سے زیادہ حلیم! جب آزمائش ہو۔)

حضرت حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

رَسُوْلُ اللّٰہِ مُصْطَبِرٌ کَرِیْمٌ	بِاَمْرِ اللّٰہِ یَنْطِقُ اِذْ یَقُوْلُ (38)

(اللہ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صبر کرنے والے کریم ہیں۔ جب بھی بولتے ہیں اللہ کے حکم کے ساتھ بولتے ہیں۔)

خطاکار سے در گزر کرنے والے

حضرت کعب بن زہیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

وَقَالَ کُلُّ صَدِیْقٍ کُنْتُ آمَلُہٗ	لَا اُلْھِیَنَّکَ اِنِّیْ عَنْکَ مَشْغُوْلُ
فَقُلْتُ خَلُّوْا سَبِیْلِیْ لَا اَبَالَکُمْ	فَکُلُّ مَا قَدَّرَ الرَّحْمَانُ مَفْعُوْلُ
کُلُّ ابْنِ اُنْثٰی وَاِنْ طَالَتْ سَلَامَتُہٗ	یَوْمًا عَلٰی آلَۃٍ حَدْبَاءَ مَحْمُوْلُ
نُبِّءْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوْعَدَنِیْ	وَالْعَفْوُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مَامُوْلُ
مَھْلًا ھَدَاکَ الَّذِیْ اَعْطَاکَ نَافِلَۃَ	الْقُرْآنِ فِیْہِ مَوَاعِظُ وَتَفْصِیْلُ
لَا تَاخُذَنِّیْ بِاَقْوَالِ الْوُشَاۃِ وَلَمْ	اُذْنِبْ وَلَوْ کَثُرَتْ فِیَّ الْاَقَاوِیْلُ
لَقَدْ اَقُوْمُ مُقَامًا لَّوْ یَقُوْمُ بِہٖ	اَرٰی وَاَسْمَعُ مَا لَوْ یَسْمَعُ الْفِیْلُ
لَظَلَّ یَرْعُدُ مِنْ وَّاجِدٍ مَّوَارِدُہٗ	مِنَ الرَّسُوْلِ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَنْوِیْلُ
حَتّٰی وَضَعْتُ یَمِیْنِیْ مَا اُنَازِعُھَا	فِیْ کَفِّ ذِیْ نَقِمَاتٍ قَوْلُہُ الْقِیْلُ
فَلَھُوَ اَخْوَفُ عِنْدِیْ اِذْ اُکَلِّمُہٗ	وَقِیْلَ اِنَّکَ مَنْسُوْبٌ وَّمَسْؤُلُ
وَلَا یَزَالُ بِوَادِیْہِ اَخُوْ ثِقَۃٍ	مُضَرَّجُ الْبُرِّ وَالدِّرْسَانِ مَاکُوْلُ

(اور ہر اس دوست نے جس سے میں تعاون کی امید رکھتا تھا جواباً کہا میں تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا بلکہ مجھے تو اپنی فکر پڑی ہوئی ہے۔ پس میں نے بھی ان سے کہہ دیا مجھے میرے حال پر چھوڑ دو (اللہ تعالیٰ تمھارے لیے مشکلات پیدا نہ فرمائے) جو میرے مہربان اللہ نے میرے نصیب میں لکھا ہوا ہے وہ ضرور ہو کر ہی رہے گا۔ ہر انسان اگرچہ وہ کتنی ہی سلامتی والی عمر گزار لے ایک نہ ایک دن ضرور اس کی لاش چارپائی پر اٹھائی جائے گی۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے مجھے جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دی ہے لیکن معافی کی بھی تو ان سے میں تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا بلکہ مجھے تو اپنی فکر پڑی ہوئی ہے۔ پس میں نے بھی ان سے کہہ دیا مجھے میرے حال پر چھوڑ دو (اللہ تعالیٰ تمھارے لیے مشکلات پیدا نہ فرمائے) جو میرے مہربان اللہ نے میرے نصیب میں لکھا ہوا ہے وہ ضرور ہو کر ہی رہے گا۔ ہر انسان اگرچہ وہ کتنی ہی سلامتی والی عمر گزار لے ایک نہ ایک دن ضرور اس کی لاش چارپائی پر اٹھائی جائے گی۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے مجھے جان سے مار ڈالنے کی دھمکی دی ہے لیکن معافی کی بھی تو ان سے امید اور آس برقرار ہے۔ ٹھہرو وہ ذات تمھیں مزید روشنیاں عطا کرے جس نے تمھیں قرآن جیسی عظیم کتاب عطا کی ہے۔ جس میں وعظ وارشاد اور دنیا و آخرت کی مکمل تفصیل اور بیان موجود ہے۔ چغل خور کی باتیں سن کر مجھے سزاوار مت ٹھہراؤ، کیونکہ میں اتنا قصوروار نہیں ہوں حتیٰ کہ میرے بارے میں غلط بیانی

اور غلط رپورٹ پہنچائی گئی ہے۔ البتہ تحقیق میں اس مقام پر آ کھڑا ہوں اگر وہ اس مقام پر ہوں تو ان پر کپکپی طاری ہو جائے، کیونکہ جو کچھ میں نے اس راستہ میں دیکھا ہے اور سنا ہے اگرچہ ہاتھی لے تو عظیم الخلقت ہونے کے باوجود اس پر بھی رعشہ طاری ہو جائے میں ضرور اس وقت تک خوفزدہ ہو کر کانپتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ مجھے رسول کریم ﷺ سے امان نہیں مل جاتا۔ حتیٰ کہ میں نے بغیر چوں وچرا کے بغیر اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا اور خود ہی اپنا ہاتھ ان کے دست مبارک میں رکھ دیا جو وہ چاہیں کریں، کیونکہ وہ سزا دینے کی قوت رکھتے ہیں اور ان کا فیصلہ حتمی اور نافذ ہونے والا ہے مجھے ڈر رہتا تھا کہ جب میں ان سے ہم کلام ہوں گا تو کیا عذر پیش کروں گا جبکہ مجھے بات پہنچا دی گئی تھی کہ مجھے اپنی طرف منسوب الزام کا سوال ہو گا جس کا جواب دینا پڑے گا۔ ہمیشہ آپ ﷺ کا صحن بہادر جوانوں سے بھرا رہتا ہے۔ وہ ایسے بے لوث لوگ ہیں جن کا مطمع نظر کھانا پینا اور لباس پہننا نہیں ہے یقیناً وہ رسول کریم ﷺ ایک ایسی چمکدار تلوار ہیں جن کی روشنی سے جہاں روشن ہوا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے لیے ننگی تلوار ہیں۔(39))

حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

أَعْنِي النَّبِيَّ أَخَا التَّكَرُّمِ وَالنَّدٰى	وَأَبَرَّ مَنْ يُّوْلِيْ عَلَى الْإِقْسَامِ

(میری مراد حضرت محمد ﷺ ہیں آپ ﷺ لوگوں سے حسن سلوک فرماتے ہیں اور آپ ﷺ سخت دشمن کے ساتھ بھی نیکی کا معاملہ کرتے ہیں۔(40))

حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

وَذَكَرْتَ مِنَّا مَاجِدًا ذَا هِمَّةٍ	سَمْحَ الْخَلَائِقِ مَاجِدَ الْأَقْدَامِ

(اور ہم میں اس شخصیت کو یاد کریں یعنی حضرت محمد ﷺ کو جو معزز، ہمت والے، مخلوق کے ساتھ سخاوت کا معاملہ کرنے والے اور بزرگی کے کام سر انجام دینے والے ہیں۔(41))

حضرت سمان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا :

أَقِلْنِي كَمَا أَمَّنْتَ وَرْدًا وَّلَمْ أَكُنْ بِأَسْوَأَ	ذَنْبًا إِذْ أَتَيْتُكَ مِنْ وَّرْدِ (42)

(مجھے معافی دیجیے جیسا کہ آپ ﷺ نے ورد کو پناہ دی جب میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو گیا تو ورد سے زیادہ گناہ گار نہیں ہوں۔)

حضرت حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے فرمایا:

يَدُلُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ مَنْ يَّقْتَدِي بِهِ	وَيُنْقِذُ مِنْ هَوْلِ الْخَزَايَا وَيُرْشِدُ
إِمَامٌ لَّهُمْ يَهْدِيهِمُ الْحَقَّ جَاهِدًا	مُعَلِّمُ صِدْقٍ إِنْ يُّطِيعُوهُ يَسْعَدُوا

عَفُوٌّ عَنِ الزَّلَّاتِ يَقْبَلُ عُذْرَهُمْ	وَإِن يُّحْسِنُوا فَاللهُ بِالْخَيْرِ أَجْوَدُ

(وہ رحمن کی اقتداء کرنے والے کی راہنمائی کرتا تھا اور رسوائیوں کے خوف سے بچاتا تھا اور صحیح راہ کی طرف راہنمائی کرتا تھا وہ ان کا امام تھا جو کوشش کر کے ان کی حق کی طرف راہنمائی کرتا تھا اور وہ سچ کا معلم تھا جب وہ اس کی اطاعت کریں گے ان کی مدد کی جائے گی وہ ان کی لغزشوں کو معاف کرنے والا اور ان کے عذروں کو قبول کرنے والا تھا اور اگر وہ اچھے کام کریں تو اللہ انھیں بہت بھلائی دینے والا ہے۔(43))

محسنِ انسانیت

حضرت حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے فرمایا:

تَذَكَّرُ *آلَاءَ الرَّسُولِ وَمَا أَرٰى	لَهَا مُحْصِيًا نَفْسِي فَنَفْسِي تَبَلَّدُ
مُفَجَّعَةٌ قَدْ شَفَّهَا فَقْدُ أَحْمَدَ	فَظَلَّتْ لِآلَاءِ الرَّسُولِ تُعَدِّدُ
وَمَا بَلَغَتْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ عَشِيْرَهٗ	وَلٰكِنَّ نَفْسِي *بَعْضَ *مَا قَدْ تَحْمَدُ*

(وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات یاد لاتی ہیں اور میں وہاں اپنے آپ کو ان احسانات کا شمار کرنے والا نہیں پاتا تو میرا دل افسوس کرتا ہے وہ دل درد مند ہیں انھیں احمد کی موت نے کمزور کر دیا ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات کو شمار کرنے لگ جاتے ہیں اور وہ کسی بات کے عشر عشیر کو 'وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات یاد لاتی ہیں اور میں وہاں اپنے آپ کو ان احسانات کا شمار کرنے والا

نہیں پاتا تو میرا دل افسوس کرتا ہے وہ دل درد مند ہیں انھیں احمد کی موت نے کمزور کر دیا ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات کو شمار کرنے لگ جاتے ہیں اور وہ کسی بات کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچے لیکن میرا دل غمگین ہو گیا ہے۔ ((44)

حلم و علم

حضرت حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے فرمایا:

لَقَدۡ غَيَّبُوۡا حِلۡمًا وَّعِلۡمًا وَّرَحۡمَةً	عَشِيَّةَ عَلَّوۡهُ الثَّرٰى لَا يُوَسَّدُ

(انھوں نے حلم و علم اور رحمت کو شام کے وقت (ان کی قبر مبارک میں) چھپا دیا ہے۔ اور اس پر تر مٹی ڈال دی ہے جسے سہارا نہیں دیا جاتا۔(45))

خیر خواہ انسانیت

حضرت حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے فرمایا:

عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ اَنۡ يَّحِيۡدُوۡا عَنِ الۡهُدٰى	حَرِيۡصٌ عَلٰى اَنۡ يَّسۡتَقِيۡمُوۡا وَيَهۡتَدُوۡا
عَطُوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ لَا يُثَنِّىۡ جَنَاحَهٗ	اِلٰى كَنَفٍ يَّحۡنُوۡ عَلَيۡهِمۡ وَيَمۡهَدُوۡ (46)

(ان کا ہدایت سے انحراف کرنا اس پر شاق گزرتا ہے اور وہ ان کی ہدایت واستقامت کا خواہش مند ہے وہ ان پر مہربان ہے اور وہ اپنے دست رحمت کو ان پر دراز رکھتا ہے۔)

سخاوت

حضرت قیس بن بحر بن طریف رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

فَمَن مُّبَلِّغٌ عَنِّیْ قُرَیْشًا رِسَالَةً	فَهَلْ بَعْدَهُمْ فِی الْمَجْدِ مِن مُّتَكَرِّمِ
بِأَنَّ أَخَاكُمْ فَاعْلَمَنْ مُحَمَّدًا	تِلِمِیْدَ النَّدٰی بَیْنَ الْحُجُوْنِ وَزَمْزَمِ (47)

(میری طرف سے کون قریش کو پیغام پہنچائے گا کہ کیا ان کے بعد شرافت و بزرگی میں کوئی معزز ہے جان لو کہ آپ کے بھائی محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جحون اور زمزم کے درمیان زمین کو دادودہش سے پر کر دیا۔)

حضرت حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

یَارُكْنَ مُعْتَمَدٍ وَعِصْمَةَ لَائِذٍ	وَمَلَاذَ مُّنْتَجِعٍ وَجَارَ مُّجَاوِرِ
یَامَنْ تَخَیَّرَهُ الْإِلٰهُ لِخَلْقِهٖ	وَحَبَاهُ بِالْخُلُقِ الزَّكِیِّ الطَّاهِرِ
أَنْتَ النَّبِیُّ وَخَیْرُ عَصَبَةِ اٰدَمَ	یَامَنْ یَّجُوْدُ كَفَیْضِ بَحْرٍ زَاخِرٍ
مِیْكَالُ وَمَعَكَ جِبْرَائِیْلُ كِلَاهُمَا	مَدَدٌ لِّنَصْرِكَ مِنْ عَزِیْزٍ قَاهِرٍ (48)

(اے رکن محتمد! اے جویائے پناہ کو پناہ دینے والے! اے بھوکوں کے جائے پناہ اور خائف کو امن دینے والے! اے وہ نبی ﷺ! جسے اللہ نے اپنی مخلوق کے لیے منتخب فرمایا۔ عمدہ اور پاکیزہ عادات سے انھیں آراستہ کیا۔ آپ نبی ﷺ ہیں اور آدم علیہ السلام کی عصمت کا بہتر ذریعہ ہیں اور اے وہ بزرگ جو مثل دریائے رواں کے بخشش کرتے ہیں۔ میکائیل اور جبرائیل دونوں خداوند غالب قاہر کی طرف سے آپ کی مدد کرنے کے لیے آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔)

حضرت حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے فرمایا:

تَاللّٰهِ مَا حَمَلَتْ أُنْثٰى وَلَا وَضَعَتْ	مِثْلَ الرَّسُوْلِ نَبِيِّ الْأُمَّةِ الْهَادِي
وَلَا بَرَا اللّٰهُ خَلْقًا مِّنْ بَرِيَّتِهٖ	أَوْفٰى بِذِمَّةِ جَارٍ أَوْ بِمِيْعَادٍ
مِنَ الَّذِيْ كَانَ فِيْنَا يُسْتَضَاءُ بِهٖ	مُبَارَكَ الْأَمْرِ ذَا عَدْلٍ وَّإِرْشَادٍ
مُصَدِّقًا لِلنَّبِيِّيْنَ الْأُلٰى سَلَفُوْا	وَأَبْذَلَ النَّاسِ لِلْمَعْرُوْفِ لِلْجَادِيْ

(ساری دنیا کے لوگوں میں حضرت محمد ﷺ جیسا انسان کسی ماں نے نہیں جنا، آپ رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں ان جیسا کوئی پیدا نہیں کیا جو اپنی بات کا پکا اور وعدہ کو نبھانے والا ہو۔ ان سے روشنی کا فیضان حاصل کیا جاتا تھا، آپ برکت والے انصاف کرنے والے اور خیر خواہی پھیلانے والے تھے۔ آپ ﷺ نے سابقہ انبیا کی تصدیق

فرمائی اور لوگوں میں آپ سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کسی نے نہیں دیکھا۔ ((49))

قرہ بن ہبیرہ بن سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

حَبَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذْ نَزَلَتْ بِهٖ	وَاَمْكَنَهَا مِنْ نَائِلٍ غَيْرِ مُنْفَدٍ
فَاَضْحَتْ بِرَوْضِ الْخَضْرِ وَهِيَ حَثِيْثَةٌ	وَقَدْ اَنْجَعَتْ حَاجَاتُهَا مِنْ مُّحَمَّدٍ

(وفد جب رسول اللہ ﷺ کی جناب میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے یہ عنایت کی کہ وہ وفد کو ایسا فیض بخشا جو کبھی ختم ہونے والا نہیں وفد کی جماعت جو بہت گرم رو تھی سرسبز مرغزار میں ٹھہر گئی رسول اللہ ﷺ کے لطف و کرم سے اس کی حاجتیں پوری ہو گئیں۔(50))

حضرت مالک بن عوف النضری رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے کہا:

اَوْفٰى وَاَعْطٰى لِلْجَزِيْلِ لِمُجْتَدِیْ	وَمَتٰى تَشَاءُ يُخْبِرْكَ عَمَّا فِیْ غَدٍ (51)

(آپ ﷺ نے وعدہ پورا کیا پھر عطیہ مانگنے والے کو وافر عطا کیا اور جب تم چاہو گے اس کے بارے میں جو آئندہ کل ہونے والی ہے۔ تمھیں اس کی خبر دے دیں گے۔ (کیوں کہ آپ ﷺ پر وحی الٰہی کا سلسلہ جاری وساری تھا جس کے تناظر میں آپ ﷺ کفار کو جواب دیتے تھے اور ان کے اعتراضات دور کرتے تھے) ۔)

معاونت الٰہی کی بدولت سربستہ رازوں سے آگاہی

حضرت حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

ُحمَّدٌوَّالْعَزِيْزُ اللهِ يُخْبِرُه	مِبِمَا تُكَنُّ سَرِيْرَاتُ الْاَقَاوِيْلُ
مُحَمَّدٌوَّالْعَزِيْزُ اللهِ يُخْبِرُه	بِمَا تُكَنُّ سَرِيْرَاتُ الْاَقَاوِيْلُ

(اللہ تعالیٰ حضرت محمد ﷺ کو ان چیزوں کے خبر دی دیتا ہے جو تمھارے دلوں میں سربستہ رازوں کی صورت میں ہے۔(52))

نقوش سیرت

اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو خفیہ رازوں پر بذریعہ وحی مطلع کر دیتا تھا آپ ﷺ کی حیاۃ طیبہ ایسے واقعات سے لبریز ہے۔

صحیح رائے کے مالک

حضرت حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ کہا:

يُنَادِيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ لَمَّا	قَذَفْنَاهُمْ كَبَاكِبَ فِي الْقَلِيْبِ
اَلَمْ تَجِدُوْا حَدِيْثِيْ كَانَ حَقًّا	وَّاَمْرُ اللهِ يَاخُذُ بِالْقُلُوْبِ
فَمَا نَطَقُوْا وَلَوْ نَطَقُوْا لَقَالُوْا	صَدَقْتَ وَكُنْتَ ذَا رَاْيٍ مُّصِيْبٍ

(جب ہم نے مشرکین کے لاشوں کے جتھوں کو بدر کے کنویں میں ڈالا تو حضور ﷺ ان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: "کیا تم نے میری بات کو سچا پایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو دلوں کو جا لیتا ہے۔" ان مشرکین نے کوئی جواب نہ دیا۔ اگر بولتے تو کہتے: آپ ﷺ نے سچ کہا تھا اور آپ ﷺ ان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: "کیا تم نے میری بات کو سچا پایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم تو دلوں کو جا لیتا ہے۔" ان مشرکین نے کوئی جواب نہ دیا۔ اگر بولتے تو کہتے: آپ ﷺ نے سچ کہا تھا اور آپ ﷺ ہی صحیح رائے والے ہیں۔(53))

بہترین عادات کے حامل

حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

مِثْلَ الْهِلَالِ مُبَارَكًا ذَا رَحْمَةٍ	سَمْحَ الْخَلِيقَةِ طَيِّبَ الْأَعْوَادِ

(آپ ﷺ چاند کی طرح ہیں برکت ور حمت والے ہیں۔ بہترین عادات کے حامل اور عمدہ خوشبو والے ہیں۔(54))

رسول کریم ﷺ کی دعوتی زندگی

حضرت حسان رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

ثَوَى فِي قُرَيْشٍ بِضْعَ عَشَرَةَ حِجَّةً	يُذَكِّرُ لَوْ يَلْقَى صَدِيقًا مُوَاتِيًا

وَيَعْرِضُ فِيْ أَهْلِ الْمَوَاسِمِ نَفْسَهٗ	فَلَمْ يَرَ مَنْ يُّؤْوِيْ وَلَمْ يَرَ دَاعِيَا
فَلَمَّا أَتَانَا وَاطْمَأَنَّتْ بِهِ النَّوٰى	فَأَصْبَحَ مَسْرُوْرًا بِطَيْبَةَ رَاضِيَا
وَأَصْبَحَ لَا يَخْشٰى عَدَاوَةَ ظَالِمٍ	قَرِيْبٍ وَّلَا يَخْشٰى مِنَ النَّاسِ بَاغِيَا
بَذَلْنَا لَهُ الْأَمْوَالَ مِنْ جُلِّ مَالِنَا	وَأَنْفُسَنَا عِنْدَ الْوَغٰى وَالتَّآسِيَا
نُحَارِبُ مَنْ عَادٰى مِنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ	جَمِيْعًا وَّإِنْ كَانَ الْحَبِيْبَ الْمُصَافِيَا

(حضرت محمد ﷺ نے قریش میں دس سے زیادہ سال قیام فرمایا وہاں اگر انہیں کوئی ہمدر اور غمگسار مل جاتا تو آپ اسے دین اسلام کی دعوت دیتے وہ حج کے دنوں میں مختلف قبائل کے پاس جاتے اور ان سے اسلام کی حمایت و نصرت کی بات کرتے۔ لیکن وہاں انھیں کوئی پناہ اور دعوت قبول کرنے والا نہ ملا۔ آپ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور آپ نے یہاں آکر اطمینان فرحت خوشی مسرت اور سکون محسوس کیا یہاں انھیں نہ تو کسی ظالم رشتہ دار کی دشمنی کا خوف ہے۔ اور نہ کسی سرکش کی بغاوت کا، ہم نے اپنے قیمتی مال آپ کے قدموں میں نچھاور کر دیے اور اپنی جانیں آپ پر قربان کرنے کا عزم کیا۔ جو شخص آپ کے مقابلے میں آیا ہم نے اسے منہ توڑ جواب دیا خواہ وہ کوئی قریبی دوست اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔(55))

درج بالا اشعار کے اخیر میں حضرت حسان نے درج ذیل شعر بھی کہا:

وَنَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهٗ	وَإِنَّ كِتَابَ اللّٰهِ أَصْبَحَ هَادِيًا (56)

دعوت رسول ﷺ ساری دنیا میں چھائے گی

حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

اَبَا لَهَبٍ اَبلِغ بِاَنَّ مُحَمَّدًا	سَيَعلُو بِمَا اَدّٰى وَاِن كُنتَ رَاغِمًا
وَاِن كُنتَ قَد كَذَّبتَهُ وَخَذَلتَهُ	وَحِيدًا وَّطَاوَعتَ الهَجِينَ الضُّرَاغِمَا
وَلَو كُنتَ حُرًّا فِي اَرُومَةِ هَاشِمٍ	وَفِي سِرِّهَا مِنهُم مَنَعتَ المُظَالِمَا
وَلٰكِنَّ لِحيَانًا اَبُوكَ وَرِثتَهُ	وَمَاوَى الخَنَا مِنهُم فَدَع عَنكَ هَاشِمَا
سَمَلَت هَاشِمُ لِلمَكرُمَاتِ لِلعُلٰى	وَغُودِرتَ فِي كَابٍ مِّنَ اللُّؤمِ جَاثِمَا

(ابو لہب کو یہ پیغام پہنچا دو کہ حضرت محمد ﷺ کا پیغام ساری دنیا میں چھا کر رہے ہیں۔ خواہ تجھے یہ بات انتہائی ناگوار ہو۔ تو نے ان کی تکذیب کی اور انھیں تکلیف پہنچائی ہے اور معمولی غلاموں کی خوشی حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر تیرا تعلق ہاشم کے اعلیٰ اور معزز لوگوں سے ہوتا تو، تو کبھی ایسے گھٹیا کام نہ کرتا۔ لیکن تو اپنے باپ لحیان کا وارث ہے اور تمھارا قبیلہ بدگوئی کا مرکز ہے۔ اس لیے تو بنو ہاشم کی طرف منسوب ہونا چھوڑ دے۔ بنو ہاشم نے عزتیں اور بلندیاں سمیٹ لیں اور تو ذلت کی گہرائیوں میں پڑا رہ گیا۔(57))

نورِ ہدایت

فضالہ لیثی رَضِیَ اللہُ عَنہ نے کہا:

لَو مَا رَاَيتِ مُحَمَّدًا وَّجُنُودَهٗ	بِالفَتحِ يَومَ تُكَسَّرُ الاَصنَامُ

لَرَاَیۡتِ نُوۡرَ اللّٰہِ* اَصۡبَحَ بَیۡنَنَا*	وَالشِّرۡکُ یَغۡشٰی وَجۡھَہُ الۡاَظۡلَامُ (58)

(اگر تو محمد ﷺ کو اور ان کے لشکر کو فتح مکہ کے دن دیکھتی جب آپ ﷺ نے بتوں کو توڑا تو اللہ تعالیٰ کے نور کو آشکار دیکھتی اور شرک کو تاریکیوں میں چھپا ہوا دیکھتی۔)

نتائج تحقیق

اس باب میں پیش کی گئی مختصر تحقیق کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ دلائل و براہین کے ساتھ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کی نعتیہ شاعری واقعاتی اور مبنی بر صداقت و حق ہے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کی نعتیہ شاعری تخیلاتی، ماورائی اور مبنی بر مبالغہ نہیں ہے یا اس کا مقصد محض ادب برائے ادب نہیں ہے بلکہ جہاں یہ نعتیہ شاعری واقعاتی اور مبنی بر صداقت و حق ہے وہاں یہ اپنے اندر سیرت طیبہ ﷺ کے نقوش سموئے ہوئے ہے۔

2۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کی نعتیہ شاعری میں موجود سیرت طیبہ ﷺ کے نقوش کو منظم و مرتب صورت میں منصۂ شہود پر لایا گیا ہے تا کہ عوام و خواص اس سے استفادہ کر سکیں۔

3-اس باب میں پیش کی گئی مختصر تحقیق میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے نعتیہ کلام میں موجود نقوش سیرت کو بیان کیا گیا ہے۔ ابتدا میں رسول کریم ﷺ کے اخلاق حسنہ علی الاطلاق بیان ہوئے ہیں پھر آپ ﷺ کے شمائل، اخلاقیات اور خصائل بیان ہوئے ہیں۔ وہ خصائل درج ذیل ہیں:

امانت و دیانت، صداقت، ذات رسول بطور ملجا و ماوی، سرچشمۂ انصاف و صداقت و نجات، شفاعت حقہ، ذات رسول بطور قبائل کا شیر و شکر کرنے والا، بارعب شخصیت، صبر و حلم، عفو و درگزر، محسن انسانیت، حلم و علم، خیر خواہ انسانیت، ایفائے عہد سخاوت، رائے کی درستگی، بہترین عادات کی حامل ہستی اور نور ہدایت۔

قرآن کی آیتوں میں سراپا ڈھلا ہوا	تمثیل بے مثال ہے کردار مصطفی

حوالہ جات

1-ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الھاشمی بالولاء، البصری، البغدادی (المتوفی: 230ھ): طبقات ابن سعد، جلد 2ص 353، 354، مترجم از علامہ عبداللہ العمادی، نفیس اکیڈمی، اسٹریچن روڈ، کراچی۔)۔ حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے یہ اشعار رسول کریم ﷺ کے وصال کے موقع پر کہے تھے۔(المصدر السابق)

2-البرقوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 136، 137، دار الاندس للطباعۃ والنشر، بیروت، 1386ھ۔1966ء۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 157، 158، مترجم، مکتبہ رحمانیہ، اقرا سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری ص: 157، مترجم از مولانا محمد اویس سرور پر ''رسول اللہ'' کے الفاظ ہیں۔

3-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنہایۃ، جلد5ص 281، مترجم از مولانا اختر فتح پوری، نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی، الطبعتہ الاولی، ۱۴۰۹ھ۔۱۹۸۹ء۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 168 تا170، مترجم۔ درج بالا اشعار حضرت حسان رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کے مرثیہ سے لیے گئے ہیں۔

4-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): السیرۃ النبویۃ، جلد4، ص 140، دار الفکر، بیروت، الطبعتہ الثانیہ، 1398ھ1978ء۔

5-السہیلی، ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ بن احمد السہیلی (المتوفی: 581ھ): الروض الأنف، جلد 1، ص 218، المکتبہ الفاروقیہ، ملتان، الپاکستان، 1397ھ 1977ء۔

6-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): السیرۃ النبویۃ، جلد 1، ص 843۔

7-ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ج5، ص 132، ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ): الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 2، ص 241، دار صادر، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، 1328ھ۔

8-ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ): الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد ا، ص 252۔

9-ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ): الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 3، ص 261۔

10-ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، جلد 3، ص 170، مترجم از مولوی قطب الدین احمد صاحب، محمودی، مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔

11-السہیلی، ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ بن احمد السہیلی (المتوفی: 581ھ): الروض الأنف، جلد 1، ص 218۔

12-ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، جلد 3، ص 267۔ ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنھایۃ، جلد 4، ص 132۔

13-ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد، ص۔ ۔ ۔

14-ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 3، ص 738۔
15-اِبن کثیر، ابو الفداء اِسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): السیرۃ النبویۃ(، جلد، ص 488۔

16-ابن الا ثیر، ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 5، ص 132۔ ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ):: الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 2، ص 241۔

17-ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ): الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 3، ص 41۔ ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 5، ص 763۔

18-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص 70، 71، مترجم۔

19-ابن کثیر، ابو الفداء اِسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنھایۃ، جلد 4، ص 309۔

20-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): السیرۃ النبویۃ، جلد 4، ص 139، 140۔

21-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): السیرۃ النبویۃ، جلد 1/، ص 378۔

22-ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 5، ص 92، 93۔

23-ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 2، ص 417۔ ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ): الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 1، ص 245۔

24-ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ): الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 1، ص 46۔

25-ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ): الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 3، ص 238۔

26-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ) البدایۃ والنہایۃ، جلد 3، ص 244۔ ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، جلد 2، ص 245۔

27-ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبي الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ): اسد الغابة فی معرفة الصحابة، جلد 5، ص 67۔

28-ابن ہشام: سیرت النبی، جلد 2، ص 232، مترجم۔

29-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 340، 341، مترجم۔

30-ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، جلد 4، ص 111۔

31-ابن ہشام: سیرت النبی، جلد 2، ص 233، مترجم۔

32-ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الهاشمی بالولاء، البصری، البغدادی (المتوفی: 230ھ): طبقات ابن سعد، جلد 2، ص 352، 353، مترجم از علامہ عبد اللہ العمادی۔

33-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص 175، 176، مترجم۔

34-ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبي الكرم محمد بن محمد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ): اسد الغابة فی معرفة الصحابة اسد الغابة، جلد 6 ص ۳۹۹، مترجم از مولانا محمد عبد الشکور فاروقی، لکھنوی۔

35-ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ): الإصابة فی تمییز الصحابة، جلد 1، ص ۶۹۔

اس شعر کے علاوہ اس موقع پر انھوں نے دو مزید اشعار کہے تھے جو کہ درج ذیل ہیں:

وَاَمَانَۃُ الْمَرْءِ مَن یَّغْدرُ بِزِمَّۃِ جَارِہٖ	مِثْلَ الزُّجَاجَۃِ صدعھا لا یجبر
ان تغدروا فالغدر من عاداتکم	والغدر ینبھت اصول السنحبر

36-ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 5، ص 132۔ ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ): الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 2، ص 241۔

37-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنھایۃ، جلد 4، ص 353۔

38-ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، جلد 3، ص 171۔

39-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنھایۃ، جلد 4، ص 369 تا 372، مکتبۃ المعارف، بیروت، مکتبۃ النصر، ریاض۔ ابن ہشام: السیرۃ النبویہ، جلد 4، ص 147 تا 155۔ درج بالا عبارت البدایہ والنہایہ کی ہے۔

*۔ حضرت کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ نے جو قصیدہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے حضور بطور معذرت پیش کیا اس کا آغاز انھوں نے غزل سے کیا کہ وہ اپنی محبوبہ کے خوبصورت دانتوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ پھر اس کی جدائی کا شکوہ کرتے ہیں۔ اور پھر وعدہ خلافی اور وفاداریوں کی تبدیلی کا ذکر کرتے ہیں۔ سب کچھ انھوں نے ایک خاص انداز میں پیش کیا۔ مثلاً دانتوں کی مٹھاس کو انھوں نے ایسے ٹھنڈے شراب سے تشبیہ دی ہے جس میں ٹھنڈے پانی کی ملاوٹ کر دی جائے اور پھر اس کے جھوٹ بولنے وعدہ خلافی کرنے اور وفاداری تبدیل کرنے کو انھوں نے اس کی خونی فطرت کہا ہے اور اس طرح عہد وپیمان کے توڑنے کو انھوں نے چھاننی میں پانی کی مثال سے تشبیہ دی ہے اور پھر اس سے وفا کی امید

رکھنے کو انھوں نے خیالی خواب اور گمراہی کی تصویر کہا ہے۔ یہ سب حسی تصویر کشی ہے جو کہ غزل کا ایک انوکھا انداز ہے۔ جو اس سے قبل نہ تھا۔ اس کے بعد وہ اونٹنی کے اوصاف بیان کرنے کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔ تو انوکھے انداز میں غریب الفاظ کے ساتھ تصویر کشی کرتے ہیں۔ مثلاً اس اونٹنی کی جسمانی بناوٹ دم کا چھوٹا پن اس کی لمبی گردن اس کے پہلوؤں کی کشادگی اس کے چہرہ کی ٹھوس بناوٹ دم کا چھوٹا پن قوم اربعہ کے نیزوں کی طرح مضبوطی چال کی تیزی ننگے پاؤں چلنا ہاتھوں کا تیزی سے حرکت کرنا جلد مڑنا یہ سب اوصاف انھوں نے مادی تشبیہ میں پیش کیے ہیں کہ ایسے غریب الفاظ میں ایسی عمدہ تصویر کشی کہ ادب جاہلی میں یہ منفرد انداز ہے۔ حسن و جمال کا نظارہ اور عمدہ تصویر کشی کے بعد وہ اصل مقصد کی طرف آتے ہوئے انھوں نے وہ اشعار کہے جو اوپر درج ہیں۔

40-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 496، 497۔ البرقوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت انصاری، ص 441۔

41-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص 496، 497، مترجم۔ البرقوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص 441۔

42-ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الھاشمی بالولاء، البصری، البغدادی (المتوفی: 230ھ): طبقات ابن سعد، جلد2، ص 53، مترجم از علامہ عبداللہ العمادی۔

43-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنہایۃ، جلد 5، ص 280، 281 ۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص166، مترجم۔

44-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایہ والنہایہ، جلد 5، ص 280۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص164، 165۔(مترجم)

* البدایۃ والنہایۃ، جلد 5، ص 280۔ پر تذکر کی جگہ یذکرنا، نفسی کی جگہ لنفسی کی جگہ بعض کی جگہ بعد اور تحمد کی جگہ توجد ہے۔

45-ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنہایۃ، جلد 5، ص 280۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص165، 166، مترجم۔

46- ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنہایۃ، جلد 5، ص 281 ۔ابن کثیر، ابو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ):البدایۃ والنہایۃ، جلد 5، ص 281 پر ''أن یحیدوا'' کی جگہ ''أن یجوروا'' ہے۔

47-ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، جلد 3، ص 205، 206۔

48-ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ أسد الغابۃ، جلد 1، ص 417۔ حضرت جناب رَضِیَ اللہُ عَنہ کلبی فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ انھوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے کہ انھوں نے آپ کو ایک درمیانہ قد پایا اور فرماتے ہوئے سنا کہ جبریل میرے داہنے جانب اور میکائیل میرے بائیں جانب ہیں اور فرشتوں نے میرے لشکر کو ڈھانپ لیا ہے۔ (پس اب

کوئی خوف نہیں ہے) تم اپنے شعر سناؤ، اس شخص نے مجھ کو دیر تک سر جھکانے کے بعد درج بالا اشعار کہے۔ جناب کہتے ہیں تھے کہ میں نے پوچھا کہ یہ شاعر کون ہیں تو کسی نے کہا کہ یہ حسان ہیں۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ان کے لیے دعا مانگ رہے تھے اور تعریف کرتے تھے۔

49-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص175۔

50-ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الھاشمی بالولاء، البصری، البغدادی (المتوفی: 230ھ): طبقات ابن سعد، جلد2، ص 77، مترجم از علامہ عبداللہ العمادی۔

51-ابن حجر، ابو الفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ): الإصابة فی تمییز الصحابة، جلد3، ص 352۔

52-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری ص403، 404، مترجم۔ البر قوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص375۔

مجذر بن زیادہ بن عمرو بلوی کو انصار میں شمار کیا جاتا تھا ان کا نام عبداللہ اور لقب مجذر ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں ہونے والی جنگ بعاث میں انھوں نے سوید بن صامت کو قتل کر دیا تھا۔ سوید کے بیٹے حارث بن سوید نے بظاہر اسلام تو قبول کر لیا تو لیکن اس کے دل میں اپنے باپ کے انتقام کی آگ بھڑک رہی تھی۔ چنانچہ غزوہ احد میں موقع پا کر اس میں مجذر بن زیادہ کو شہید کر دیا اور مکہ چلا گیا۔ مکہ سے اس نے اپنے بھائی جلاس بن خویلد کو خط لکھا اور اس میں حضور ﷺ سے امن حاصل کرنے کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نے حضرت جبرئیل کو بھیج کر حارث بن سوید کے قتل کا حکم دیا، لہٰذا فتح مکہ کے بعد اسے قتل کر دیا گیا۔ کچھ اشعار میں اس واقعہ کو حسان بن ثابت چار اشعار میں بیان کیا تھا ان میں ان میں سے سیرت طیبہ کے حوالے سے اہم شعر درج بالا ہے۔ (المصدر السابق)

53-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 70، 71، مترجم ۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 70، 71، مترجم۔ البر قوقی، عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری (ص: 73) ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، جلد 2، ص ۲۹4۔

54-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص159۔

55-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص546، 547، مترجم۔

56-المصدر السابق ، ص547۔

57-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص524، 525، مترجم۔

58-ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، جلد 4، ص 60۔ ابن الأثیر، ابو الحسن علی بن أبی الکرم محمد بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد الشیبانی الجزری، عز الدین ابن الأثیر (المتوفی: 630ھ): اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحاب، جلد 7، ص ۷۹۹۔ السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، جلد 4، ص 60۔ پر "نور" کی جگہ "دین" اور "بینّا" کی جگہ "بینا" ہے۔

باب چہارم

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی وفاتِ رسول ﷺ کے موقع پر کہی گئی نعتوں میں موجود نقوش سیرت

تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ پیارے نبی کریم ﷺ کا جسد اطہر آپ ﷺ کی قبر مبارک میں محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ و مصون رہے گا۔ تمام مسلمان آپ ﷺ پر جو درود و سلام بھیجتے ہیں ملائکہ (فرشتے جو کہ من جانب اللہ مامور ہیں اور ان کی یہ ذمہ داری ہے۔) آپ ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔

باب چہارم

صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمۡ کی وفات رسول ﷺ کے موقع پر کہی گئی نعتوں میں موجود نقوش سیرت

تعارف

اس باب میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی ان نعتوں کو تحریر کیا گیا ہے، جو انہوں نے پیارے رسول کریم ﷺ کی رحلت اور وفات کے موقع پر کہیں۔ ان نعتوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے اسماء کے تناظر میں حروف ہجاء کی ترتیب سے تحریر کیا گیا ہے۔ جہاں مخصوص موقع پر کہی گئیں یہ نعتیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ذات رسول ﷺ کے ساتھ والہانہ جذبات، بے پناہ عقیدت، از حد اُلفت، بے حد وحساب اُنس و محبت اور فراق رسول ﷺ کے ناقابل بیان غم واندوہ کے اظہار وبیان پر مشتمل ہیں وہاں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی یہ نعتیں سیرت طیبہ کے جواہر والآلی سے مرصع ہیں چنانچہ سہولت کے پیش نظر تقریباً ہر نعت کے اختتام وترجمہ کے بعد نقوش سیرت کے عنوان سے سیرت طیبہ کے وہ نقوش اور انوار و تجلیات مندرج کر دیئے گئے ہیں جو اس نعت سے مستنبط اور مستخرج ہوتے ہیں۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

محمد بن عمر الواقدی نے اپنے رجال رواۃ سے روایت کی کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پیارے رسول کریم ﷺ کی ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع حسب ذیل نعت کہی ہے:

يَا عَيْنُ فَابْكِيْ وَلَا تَسْأَمِيْ	وَحَقُّ الْبُكَاءِ عَلَى السَّيِّدِ
عَلَى خَيْرِ خِنْدِفٍ عِنْدَ الْبَلَا	أَمْسٰى يَغِيْبُ فِي الْمَلْحَدِ
فَصَلَّى الْمَلِيْكُ وَلِيُّ الْعِبَادِ	وَرَبُّ الْبِلَادِ عَلَى أَحْمَدَ
فَكَيْفَ الْحَيَاةُ لِفَقْدِ الْحَبِيْبِ	وَزَيْنِ الْمَعَاشِرِ فِي الْمَشْهَدِ
فَلَيْتَ الْمَمَاتَ لَنَا كُلِّنَا	وَكُنَّا جَمِيْعًا مَّعَ الْمُهْتَدِيْ

(اے آنکھ! گریہ کر اور اس سے ملول نہ ہو ایسے سردار کے شایان شان ہے کہ اس پر روئیں، ایسے سردار پر جو آزمایش کے وقت بہترین ثابت ہوئے۔ آج ان کی شام اس طرح ہوئی کہ قبر میں دفن ہو گئے۔ (پیارے نبی کریم ﷺ کا جسد اطہر آپ ﷺ کی قبر مبارک میں محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ و مصون رہے گا۔) وہ مالک جو بندوں کا والی اور شہروں کا پروردگار ہے رسول اللہ ﷺ پر دورد بھیجے۔ اب زندگی کی کیا صورت ہے؟ وہ محبوب تو کھو گیا جو تمام حاضرین صحبت کے لیے وجہ زینت تھا وہ تو جاتا رہا۔ اے کاش! ہم سب کو موت آجاتی اور سب کے سب اسی ہدایت یافتہ کے ساتھ ہوتے۔ ((1))

نقوشِ سیرت

آپ ﷺ ایسے سردار ہیں، جو آزمایش کے وقت صبر و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہیں اور بہترین ثابت ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ اس مقام رفیع پر فائز ہیں کہ اللہ تعالیٰ جو کہ ولی العباد اور رب البلاد ہے آپ ﷺ پر درود بھیجتا ہے۔ آپ ﷺ ایسے محبوب تھے جو قبل از وفات تمام حاضرین صحبت کے لیے باعث زینت تھے۔ محبت رسول ﷺ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے قلوب اس قدر سرشار تھے کہ آپ ﷺ کی مفارقت ان کے لیے ناقابل برداشت صدمہ تھا یہی وجہ ہے کہ وفات رسول ﷺ پر انھوں نے یہ کہا تھا کہ کاش ہمیں آپ ﷺ کے ساتھ موت آجاتی۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر حسب ذیل نعت ہے:

لَمَّا رَأَيْتُ نَبِيَّنَا متجدلًا	ضَاقَتْ عَلَيَّ بِعَرْضِهِنَّ الدُّوْرُ
وَارْتَعْتُ رَوْعَةَ مُسْتَهَامٍ وَّالِهٍ	وَالعَظْمُ مِنِّيْ وَاهِنٌ مَّكْسُوْرٌ
أَعَتِيْقُ اِنَّ حِبَّكَ قَدْ ثَوٰى	وَبَقِيْتَ مُنْفَرِدًا وَّأَنْتَ حَسِيْرٌ
يَالَيْتَنِيْ مِنْ قَبْلِ مَهْلِكِ صَاحِبِيْ	غُيِّبْتُ فِيْ جَدَثٍ عَلَيَّ صُخُوْرٌ
فَلْتَحْدُثَنَّ بَدَاءِعٌ مِنْ بَعْدِهٖ	تَعْيٰى بِهِنَّ جَوَانِحٌ وَصُدُوْرٌ

(جب میں نے اپنے پیغمبر ﷺ کو جو کہ سب کے پیغمبر ہیں، زمین کے اندر جاتے دیکھا تو مکانات باوجود اپنی وسعت کے مجھ پر تنگ ہوگئے۔ میں اس

شیدائی کی طرح خوف زدہ ہو گیا جو گھبرایا ہوا حیران و پریشان پھر رہا ہو میری ہڈی کمزور و سست و شکستہ ہو گئی۔ اے عتیق رضی اللہ عنہ ! تیرا محبوب تو دفن ہو گیا اب تو اکیلا رہ گیا تکان اور تعجب تجھ پر طاری ہے۔ اے کاش! میں اپنے صاحب کی وفات کے قبل ہی کسی قبر میں اس طرح دفن ہو جاتا کہ مجھ پر پتھر ہوتے۔ آپ ﷺ کے بعد ایسے نئے نئے حوادث پیش آئیں گے جن (کی گراں باری) سے پسلیاں اور سینے تھک جائیں گے۔((2))

نقوش سیرت

ذات رسول ﷺ کی یہ فیوض و برکات تھیں کہ فتن، شرور اور حوادث مغلوب و مقہور تھے لیکن آپ ﷺ کی وفات کے بعد بہت سے فتن و حوادث نے سر اٹھایا جیسا کہ کتب تواریخ و سیر میں مذکور ہے۔

پیارے رسول کریم ﷺ کی رحلت اور وفات کے موقع پر کہی گئی حسب ذیل نعت انہیں کی ہے:

بَاتَتْ هُمُومٌ تَاوِبنِي حَشَدًا	مِثْلَ الصُّخُورِ نَامَسَتْ هَدَّتِ الْجَسَدَا
يَالَيْتَنِيْ حَيْثُ نُبِّءْتُ الْغَدَاةَ بِهِ	قَالُوا الرَّسُوْلُ قَدْ أَمْسٰى مَيِّتًا فَقِدًا
لَيْتَ الْقِيَامَةَ قَامَتْ بَعْدَ مَهْلَكِهِ	وَلَا نَرٰى بَعْدَهٗ مَالًا وَّلَا وَلَدًا
وَاللهِ! أُثْنِيْ عَلٰى شَيْءٍ فَقِدْتُّ بِهِ	مِنَ الْبَرِيَّةِ حَتّٰى أُدْخَلَ اللَّحَدَا
كَمْ لِيْ بَعْدَكَ مِنْ هَمٍّ يَّنْصِبُنِيْ	إِذَا تَذَكَّرْتُ أَنِّيْ لَا أَرَاكَ أَبَدًا

كَانَ الْمُصَفَّى فِي الْأَخْلَاقِ قَدْ عَلِمُوا	وَفِي الْعَفَافِ فَلَمْ نَعْدِلْ بِهِ أَحَدًا
نَفْسِي فِدَاؤُكَ مِنْ مَّيِّتٍ وَّمِنْ بَدَنٍ	مَا أَطْيَبَ الذِّكْرَ وَالْأَخْلَاقَ وَالْجَسَدَا

(غم والم کے گروہ رات بھر پلٹ پلٹ کے میرے پاس آتے رہے وہ ایسے سخت تھے کہ پتھروں کی طرح تمام شب جسم کو توڑا کیے۔ اے کاش! جس وقت دن کو مجھے خبر ملی (اسی وقت میں بھی مر گیا ہوتا) اور لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ انتقال فرما گئے۔ کاش! آپ ﷺ کی وفات کے بعد قیامت قائم ہو جاتی کہ نہ ہم آپ ﷺ کے بعد مال و دولت کو دیکھتے نہ اولاد کو۔ واللہ! مخلوقات میں سے جو چیز مجھ سے کھوئی جاچکی ہے میں ہمیشہ اس کی ثنا و صفت کیا کروں گا یہاں تک کہ قبر میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ کے بعد غم و الم کیا کچھ مجھے آزار پہنچاتے رہیں گے جب میں یہ یاد کروں گا کہ اب کبھی مجھے آپ ﷺ کا دیدار نصیب نہ ہو گا۔ سب کو معلوم تھا کہ آپ ﷺ کیسے پاکیزہ اخلاق تھے۔ عفت و پرہیز گاری میں ہم سب کسی کو بھی آپ کا ہمسر نہیں سمجھتے تھے۔ میری جان آپ ﷺ پر قربان کیا تابوت تھا؟ کیسا جسم تھا؟ آپ ﷺ کی یاد کتنی پاکیزہ تھی؟ اخلاق کیسے اچھے تھے بدن کتنا لطیف تھا؟۔((3))

نقوشِ سیرت

درج بالا نعت میں رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کے درج ذیل پہلو مترشح ہوتے ہیں۔ آپ پاکیزہ اخلاق کے مالک تھے۔ عفت و پرہیز گاری میں کوئی آپ ﷺ کا ہمسر

نہیں تھا۔ آپ ﷺ کا بدن مبارک اور جسم اطہر لطیف ترین تھا اور ہمیشہ لطیف ترین ہی رہے گا۔

خوشبو ہے دو عالم میں تیری اے گل چیدہ	کس منہ سے بیاں ہوں تیرے اوصاف حمیدہ
تجھ سا کوئی آیا ہے نا آئے گا جہاں میں	دیتا ہے یہی گواہی عالم کا جریدہ
اے ہادی بر حق تیری ہر بات ہے سچی	دیدہ سے بھی بڑھ کر ہے ترے لب سے شنیدہ
تو ہے روح زمن روض چمن روح بہاراں	تو ہے جان بیاں، جان غزل، جان قصیدہ

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ

ثناء خوانِ رسول ﷺ سیدنا حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ عَنہ کو ذات رسول ﷺ سے بے حد اور بے انتہاء محبت تھی اور آپ ﷺ کی جدائی ان کے لیے نا قابل برداشت صدمہ تھی چنانچہ انہوں نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل اشعار کہے:

كُنتَ السَّوادَ لِنَاظِرِي	فَعَمِيَ عَلَيكَ النَّاظِرُ
مَنْ شَاءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ	فَعَلَيكَ كُنتُ أُحَاذِرُ

(اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ! آپ میری آنکھ کے لیے پتلی کا درجہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ کے پردہ فرمانے سے میری آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔

آپ ﷺ کے وصال کے بعد جو چاہے مر جائے، کیونکہ آپ ﷺ ہی کی ذات مقدسہ وہ ہستی ہے جس کی موت سے میں خائف ہوتا تھا۔ چنانچہ اس کے وقوع کے بعد دوسروں کا جینا مرنا میرے لیے اہم نہیں اور میرے لیے بھی زندگی و موت یکساں ہے۔((4))

اسی موقع پر انہوں نے مزید اشعار کہے جو کہ درج ذیل ہیں:

مَا بَالُ عَينِكَ لَا تَنَامُ كَأَنَّمَا	كُحِلَتْ مَآقِيهَا بِكُحْلِ الْأَرْمَدِ
جَزَعًا عَلَى الْمَهْدِيِّ أَصْبَحَ ثَاوِيًا	يَا خَيْرَ مَنْ وَّطِئَ الْحَصٰى لَمْ تَبْعُدِ
وَجَنْبِي *يَقِيكَ التُّرْبَ لَهَفِي لَيْتَنِي	غُيِّبْتُ قَبْلَكَ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ
بِأَبِي وَأُمِّي مَنْ شَهِدْتُّ وَفَاتَهُ	فِي يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ النَّبِيِّ الْمُهْتَدِي
فَظَلِلْتُ بَعْدَ وَفَاتِهِ مُتَبَلِّدًا	مُّتَلَدِّدًا يَّا لَيْتَنِي لَمْ أُوْلَدِ
أُقِيمُ بَعْدَكَ بِالْمَدِينَةِ بَيْنَهُمْ	يَا لَيْتَنِي صُبِّحْتُ سَمَّ الْأَسْوَدِ
أَوْحَلَّ أَمْرُ اللهِ فِينَا عَاجِلًا	فِي رَوْحَةٍ مِّنْ يَّوْمِنَا أَوْفِي غَدِ
فَتَقُوْمُ سَاعَتَنَا فَنَلْقٰى طَيِّبًا	مَّحْضًا ضَرَائِبُهُ كَرِيْمَ الْمَحْتِدِ
يَا بِكْرَ آمِنَةَ الْمُبَارَكَ ذِكْرُهُ*	وَلَدَتْهُ مُحْصَنَةً بِسَعْدِ الْأَسْوَدِ
نُورًا أَضَاءَ عَلَى الْبَرِيَّةِ كُلِّهَا	مَنْ يُّهْدَ لِلنُّوْرِ الْمُبَارَكِ يَهْتَدِيْ
يَا رَبِّ فَاجْمَعْنَا مَعًا وَّنَبِيَّنَا	فِي جَنَّةٍ تَثْنِي عُيُوْنَ الْحُسَّدِ
فِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ فَاكْتُبْهَا لَنَا	يَا ذَا الْجَلَالِ وَذَا الْعُلَا وَالسُّؤْدَدِ

وَاللهِ! أَسْمَعُ مَا بَقِيتُ بِهَالِكٍ	إِلَّا بَكَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ
يَاوَيْحَ أَنْصَارِ النَّبِيِّ وَرَهْطِهِ	بَعْدَ الْمُغَيَّبِ فِي سَوَاءِ الْمَلْحَدِ
ضَاقَتْ بِالْأَنْصَارِ الْبِلَادُ فَأَصْبَحَتْ*	سُودًا وُجُوهُهُمْ كَلَوْنِ الْإِثْمِدِ
وَلَقَدْ وَلَدْنَاهُ وَفِينَا قَبْرُهُ	وَفُضُولُ نِعْمَتِهِ بِنَا لَمْ يُجْحَدِ
وَاللهُ أَكْرَمَنَا بِهِ وَهَدَى بِهِ	أَنْصَارَهُ فِي كُلِّ سَاعَةِ مَشْهَدِ
صَلَّى الْإِلٰهُ وَمَنْ يَحُفُّ بِعَرْشِهِ	وَالطَّيِّبُونَ عَلَى الْمُبَارَكِ أَحْمَدِ
فَرِحَتْ نَصَارٰى يَثْرِبَ وَيَهُودُهَا	لَمَّا تَوَارٰى فِي الضَّرِيحِ الْمَلْحَدِ

(تیری آنکھوں کو کیا ہوا یہ سوتی کیوں نہیں؟ ایسا محسوس ہوتا ہے، جیسے انھیں حضرت محمد ﷺ کی یاد کا سرمہ لگایا گیا ہے اور آپ ﷺ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گئے ہیں۔ زمین پر چلنے والے انسانوں میں سب سے بہترین! آپ ﷺ ہم سے دور نہ جائیں۔ ہائے کاش! میرا چہرہ آپ کے جسم اقدس کو مٹی سے بچالیتا اور کاش کہ میں آپ ﷺ سے پہلے بقیع الغرقد نامی قبرستان میں دفن کر دیا گیا ہوتا۔ میرے ماں باپ اس ہدایت کے پیکر پیغمبر عالم ﷺ پر قربان ہوں جن کی وفات پیر کے دن ہوئی اور اس وقت میں بھی حاضر تھا۔ آپ ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد میں اغم والم کا نشان ہوں، بے قراریوں کا جہان ہوں، ہائے کاش میری ماں نے مجھے یہ دن دیکھنے کیلیے جنا ہی نہ ہوتا۔ یہ بات میرے لیے ناقابل برداشت ہے کہ آقا ﷺ کی وفات میں بعد میں مدینہ میں زندہ رہوں، کاش! مجھے زہریلا سانپ ڈس لیتا اور میں بھی اس دنیا سے چلا جاتا یا پھر ہم سب پر اپنے فیصلے کو آج یا کل نافذ کر کے ہمیں بھی اپنے پاس بلالے اور ہم پر قیامت قائم ہو جائے اور ہم

حضور ﷺ سے ملاقات کر لیں جو کہ اعلیٰ صفات والے، بہترین خصائل و شمائل والے اور سنجیدہ طبیعت والے ہیں۔ اے آمنہ کے مبارک بیٹے! جسے انھوں نے انتہائی پاکیزگی اور عفت کے ساتھ جنم دیا اور وہ دنیا کے لیے برکت کا جہاں ثابت ہوئے آپ ﷺ ایک ایسا نور تھے جو ساری مخلوق پر چھا گیا اور جسے اس مبارک نور کی اقتداء نصیب ہوئی وہ ہدایت یافتہ ہو گیا۔ اے میرے رب! اے عظمت و بزرگی اور سرداری کے مالک! ہمیں اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو اس جنت میں اکٹھا فرما دے جس کو دیکھ کر حاسدین کی آنکھیں چندھیا جائیں ہمیں جنت الفردوس میں اکٹھا کر دے اور اسے ہمارے مقدر میں لکھ دے۔ اے انصار نبی !ﷺ اور اے ان کی پاکیزہ جماعت! آقا ﷺ کے وصال کے بعد تمھارے غم و حزن کی کیفیت کو بیان کرنا میرے بس سے باہر ہے اب انصار کا یہ حال ہے کہ زمین ان کے لیے تنگ ہو چکی ہے اور غم کی وجہ سے ان کے چہرے اثمد نامی سرمے کی طرح سیاہ ہوئے پڑے ہیں۔ پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہم سے جنم لیا اور ہمارے پاس ہی ان کی قبر ہے اور ان کی بہت سے نعمتیں ہم پر ہیں جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حضور ﷺ کے ذریعہ ہدایت عطا فرمائی اور ان کے ذریعہ ہمیں عزت بخشی اللہ تعالیٰ اس کے عرش کے گرد عبادت کرنے والے فرشتے اور تمام پاکیزہ لوگوں کا درود و سلام حضرت محمد ﷺ پر نازل ہو۔ مدینہ کے عیسائی اور یہودی اس بات پر بہت خوش ہیں کہا آقا ﷺ نے پردہ فرمالیا ہے۔((5))

ثناءخوان رسول ﷺ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات اور وصال کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل نعتیہ اشعار کہے:

نَبِّ الْمَسَاكِينَ أَنَّ الْخَيْرَ فَارَقَهُمْ	مَعَ النَّبِيِّ تَوَلَّى عَنْهُمْ سَحَرَا
مَنْ ذَا الَّذِي عِنْدَهُ رَحْلِي وَرَاحِلَتِي	وَرِزْقُ أَهْلِي إِذَا لَمْ يُؤْنِسُوا الْمَطَرَا
أَمْ مَنْ نُعَاتِبُ لَا نَخْشَى جَنَادِعَهُ	إِذَا اللِّسَانُ عَتَا فِي الْقَوْلِ أَوْ عَثَرَا
كَانَ الضِّيَاءَ وَكَانَ النُّورَ نَتْبَعُهُ	بَعْدَ الْإِلَهِ وَكَانَ السَّمْعَ وَالْبَصَرَا
كَانَ الضِّيَاءَ وَكَانَ النُّورَ نَتْبَعُهُ	بَعْدَ الْإِلَهِ وَكَانَ السَّمْعَ وَالْبَصَرَا
فَلَيْتَنَا يَوْمَ وَارَوْهُ بِمُلْحِدِهِ	وَغَيَّبُوهُ وَأَلْقَوْا فَوْقَهُ الْمَدَرَا
لَمْ يَتْرُكِ اللَّهُ مِنَّا بَعْدَهُ أَحَدًا	وَلَمْ يَعِشْ بَعْدَهُ أُنْثَى وَلَا ذَكَرَا
ذَلَّتْ رِقَابُ بَنِي النَّجَّارِ كُلِّهِمْ	وَكَانَ أَمْرًا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ قَدْ قُدِرَا
وَكَانَ أَمْرًا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ قَدْ قُدِرَا	وَبَدَّدُوهُ جِهَارًا بَيْنَهُمْ هَدَرَا

(اے میرے دوست! مسکین اور غریب لوگوں کو بتادو کہ جب آقا ﷺ نے سحری کے وقت وصال فرمایا تو خیر وبرکت بھی آپ ﷺ کے ساتھ رخصت ہوگئی اب میری سواری کے زادراہ کا اور قحط کی حالت میں میرے گھر والوں کی روزی کا انتظام کون کرے گا؟ اب جب کبھی ہماری زبان غلطی کرے گی یا ٹھوکر کھائے گی تو کون ایسا شخص ہے جو ہماری لغزشوں سے درگزر کرے گا؟ حضور ﷺ ہمارے لیے روشنی اور نور کا سامان تھے آپ ﷺ ہی ہماری سماعت اور بصارت تھے۔ اللہ تعالیٰ کے بعد ہمیں آپ ﷺ

ہی کا سہارا تھا جس دن لوگوں نے حضور ﷺ کو مٹی میں اتارا کاش کہ اس دن اللہ تعالیٰ ہم میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑتا اور اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے بعد کسی مرد و عورت کو زندہ نہ چھوڑتا۔ بنو نجار کے سب لوگوں کی گردنیں جھک گئیں اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ پورا ہو کر رہا تو ان کی ایک قوی جماعت جو جنگوں اور قحط سالیوں میں امداد دینے والی ہے، کو نڈھال اور پریشانی میں پڑا ہوا دیکھے گا۔((6))

نقوش سیرت

آپ ﷺ فقیروں کا ملجا اور ضعیفوں کا ماوی تھے۔ آپ ﷺ خطا کار سے درگزر کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ نور ہدایت ہیں۔ قبل از وفات آپ ﷺ(بقول حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ)صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سماعت و بصارت اور اللہ کے بعد ان کا سہارا تھے۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات اور وصال کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل نعتیہ اشعار کہے:

آلَيْتُ مَا فِيْ جَمِيْعِ النَّاسِ مُجْتَهِدًا	مِنِّيْ آلِيَّةَ بَرٍّ غَيْرِ إِفْنَادٍ
تَاللهِ! مَا حَمَلَتْ أُنْثٰى وَلَا وَضَعَتْ	مِثْلَ الرَّسُوْلِ نَبِيِّ الْأُمَّةِ الْهَادِيْ
وَلَا بَرَأَ اللهُ خَلْقًا مِّنْ بَرِيَّتِهٖ	أَوْفٰى بِذِمَّةِ جَارٍ أَوْ بِمِيْعَادٍ
مِنَ الَّذِيْ كَانَ فِيْنَا يُسْتَضَاءُ بِهٖ	مُبَارَكُ الْأَمْرِ ذَا عَدْلٍ وَّإِرْشَادٍ
مُصَدِّقًا لِلنَّبِيِّيْنَ الْأُلٰى سَلَفُوْا	وَأَبْذَلَ النَّاسِ لِلْمَعْرُوْفِ لِلْجَادِيْ

يَا أَفْضَلَ النَّاسِ إِنِّي كُنتُ فِي نَهَرٍ	أَصْبَحْتُ مِنْهُ كَمِثْلِ الْمُفْرَدِ الصَّادِي
أُمْسِي نِسَاؤُكَ عَطَّلْنَ الْبُيُوتَ فَمَا	يَضْرِبْنَ فَوْقَ قَفَا سِتْرٍ بِأَوْتَادٍ
مِثْلَ الرَّوَاهِبِ يَلْبَسْنَ الْمُسُوحَ وَقَدْ	أَيْقَنَّ بِالْبُؤْسِ بَعْدَ النِّعْمَةِ الْبَادِي

(میں ایک سچی پوری اور خیر خواہی والی قسم کھاتا ہوں اللہ کی قسم! ساری دنیا کے لوگوں میں حضرت محمد ﷺ جیسا انسان کسی ماں نے نہیں جنا۔ آپ ﷺ رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں ان جیسا کوئی پیدا نہیں کیا جو اپنی بات کا پکا اور وعدہ کو نبھانے والا ہو۔ ان ﷺ سے روشنی کا فیضان حاصل کیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ برکت والے، انصاف کرنے والے اور خیر خواہی پھیلانے والے تھے۔ آپ ﷺ نے سابقہ انبیاء کی تصدیق فرمائی اور لوگوں میں آپ ﷺ سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کسی نے نہیں دیکھا۔ اے ساری مخلوق میں سب سے افضل! میری مثال ایک شدید پیاس کے مارے شخص کی تھی اور آپ ﷺ نے ایک صاف ستھری ٹھنڈی نہر کی طرح اسے سیراب کر دیا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے حجرے ویران ہو گئے اب وہاں کوئی نہیں جاتا اور آپ ﷺ کی ازواج نے آپ کے غم میں ہر طرح کی زینت اور آرائش کو ترک کر دیا ہے اور وہ یقین کر چکی ہیں کہ آقا ﷺ کے وصال کے بعد نعمتیں اور خوشیاں بھی رخصت ہو گئیں (7)۔

نقوش سیرت

آپ ﷺ جیسا کسی ماں نے نہیں جنا آپ ﷺ رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے آپ ﷺ وعدہ ایفا کرنے والے برکت والے انصاف کرنے اور خیر خواہی پھیلانے والے تھے۔ آپ ﷺ سے روشنی کا فیضان حاصل کیا جاتا تھا۔ روزِ قیامت تک کیا جاتا رہے گا آپ ﷺ نے سابقہ انبیاء کی تصدیق فرمائی اور آپ ﷺ سب سے بڑھ کر سخی تھے۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل نعتیہ اشعار کہے:

بطيبةَ رسمٌ للرسولِ ومعهدُ	منيرٌ وَقد تعفُو الرسومُ وَتمهدُ
وَلا تمتَحي الآياتُ مِن دارِ حُرمةٍ	بِهَا مِنبرُ الهادِي الَّذِي كانَ يَصعدُ
وواضحُ آياتٍ وبَاقي معالِمِ	وَربعٌ لهُ فيهِ مَصلًّى وَمسْجِدُ
بِهَا حُجراتٌ كانَ ينزلُ وَسْطَها	مِن اللّٰهِ نورٌ يُستضاءُ وَيوقدُ
معارفُ لَمْ تطمسْ عَلى العَهْدِ آيُّها	أَتاها البَلا فَالْآيُ مِنها تجدَّدُ
عَرَفتُ بِهَا رَسْمَ الرَّسولِ وَعهدهُ	وَقبراً بِهَا واراهُ فِي التُّربِ مُلحدُ
ظَللتُ بِهَا أَبْكِي الرَّسولَ فأسعدتْ	عيونٌ وَمثلاها مِنَ الجنِّ تسعدُ
يُذَكِّرنَ آلَاءَ الرَّسولِ وَلَا أَرَى لَهَا	مُحْصِيًا نفسِي فَنَفْسِي تبلَّدُ
مُفجَّعةٌ قَدْ شفَّها فقْدُ أحمدٍ	فَظَلَّتْ لآلاءِ الرَّسولِ تُعدِّدُ
وَمَا بلغتْ منْ كلِّ أمرٍ عشيرهُ	وَلَكِنْ لنفْسي بعدُ مَا قَدْ توجَّدُ

أَطالتْ وُقُوفًا تذرفُ العينُ جَهدَها	عَلى طَلَلِ القَبرِ الَّذِى فيهِ أَحمَدُ
فَبوركتَ يَاقبرَ الرَّسولِ وَبورِكتْ	بلادٌ ثَوى فيها الرَّشيدُ المُسَدَّدُ
تهيلُ عليهِ التُّربَ أيدٍ وَأَعيُنٌ	عَلَيْهِ - وَقَدْ غارتْ بذلكَ - أسعَدُ
لقدْ غَيَّبوا حِلماً وَعِلماً وَرحمةً	عشيةَ عَلَّوهُ الثَّرى لَا يوسَّدُ
ورَاحوا بحزنٍ ليسَ فيهمُ نبيُّهمُ	وَقدْ وَهنتْ منهمُ ظهورٌ وأَعضُدُ
ويبكونَ منْ تبكِي السَّمواتُ يومَهُ	وَمن قدْ بكتهُ الأرضُ فَالنَّاسُ أَكْمَدُ
وهلْ عَدَّلتْ يَوْمًا رزيةُ هالكٍ	رزيةَ يومٍ ماتَ فيهِ محمَّدُ
تقطَّعَ فيهِ مَنزلُ الْوَحيِ عَنهُمُ	وَقد كَانَ ذَا نورٍ يغورُ وَينجدُ
يدلُّ عَلَى الرحمنِ مَنْ يقتدِى بهِ	وَيُنقذُ مِنْ هولِ الخزايَا ويرشدُ
إمامٌ لَهُمُ يهديهُمُ الحقَّ جَاهِدًا	معلمُ صدقٍ إنْ يطيعوهُ يُسعدُوا
عفوٌ عنِ الزَّلاتِ يَقْبَلُ عذرهمُ	وإنْ يحسنُوا فاللهُ بالخيرِ أجودُ
وَإِنْ نابَ أمرٌ لَمْ يَقُومُوا بحملهِ	فَمِنْ عِنْدِهِ تيسيرُ مَا يتشدَّدُ
فبيناهُمُ فى نعمةِ اللهِ وسطهُمْ	دليلٌ بهِ نهجُ الطَّريقةِ يُقصدُ
عزيزٌ عليهِ أَنْ يَجُورُوا عَنِ الهُدَى	حريصٌ عَلَى أنْ يستقيمُوا وَيهتدُوا
عَطوفٌ عَليهم لَا يُثَنِّي جَناحُهُ	إلى كنف يحنوا عليهمْ ويمهدُ
فبيناهُمُ فِي ذلكَ النُّورِ إذْ غَدا	إلى نورِهِمْ منهمْ منَ الموتِ مقصدُ
فأَصبحَ مَحْمُودًا إِلَى اللهِ راجعاً	يبكيه جفنُ المرسلاتِ ويحمدُ
وأمستْ بلادُ الحرمِ وَحشاً بقاعُها	لغيبةِ مَا كانَتْ منَ الوحيِ تعهَدُ
قِفاراً سِوَى معمورةِ اللَّحدِ ضافَها	فقيدٌ يبكيهِ بلاطٌ وغرقدُ
ومسجدُهُ فالموحِشاتِ لفقدهِ	خلاءٌ له فيها مَقامٌ وَمقعدُ

وبالجمرة الكُبرى له ثمّ أوحشت	ديارٌ وعرصاتٌ وربعٌ ومولدُ
فبَكّي رسولَ اللّهِ يا عينُ عبرةً	ولا أعرفنّكِ الدّهرَ دمعُكِ يجمدُ
ومالكِ لا تبكينَ ذا النعمةِ الّتي	عَلَى النّاسِ مِنها سابغٌ يتغمّدِ
فَجودي عليهِ بالدموعِ وأعولِي	لِفَقْدِ الّذِي لا مثلهُ الدّهرُ يوجدُ
ومَا فقدَ الماضونَ مثلَ محمّدٍ	ولا مِثلهُ حتّى القِيامةِ يُفقدُ
أعفَّ وأوفَى ذِمّةً بعدَ ذِمّةٍ	وأقربَ مِنهُ نائِلًا لا ينكّدُ
وأبذلَ مِنهُ للطريفِ وتالدٍ	إذا ضنَّ مِعطاءٌ بما كانَ يتلدُ
وأكرمَ صِيتًا فِي البيوتِ إذا انتمَى	وأكرمُ جدًّا أبطحيًّا يسوّدُ
وأمنعَ ذرواتٍ وأثبتَ فِي العُلا	دعائمَ عزٍّ شاهقاتٍ تُشيّدُ
وأثبتُ فرعًا فِي الفُروعِ ومنبتاً	وعودًا غذاهُ المزنُ فالعودِ
أغيدِ رباهُ وليدًا فاستتمَّ تمامهُ	عَلَى أكرمِ الخيراتِ ربُّ ممجّدُ
تناهتْ وصاةُ المسلمينَ بكفّه	فلا العِلمُ محبوسٌ ولا الرأيُ يفندِ
أقولُ ولا يُلفَى لِما قُلتُ عائبٌ	مِنَ الناسِ إلا عازبُ القولِ مبعدُ
وليسَ هوائي نازِعًا عنْ ثنائِهِ	لعلّي بِهِ فِي جنةِ الخُلدِ مبعدُ
معَ المصطفَى أرجو بذاكَ جِوارَهُ	وفِي نيلِ ذاكَ اليومِ أسعَى وأجهَدُ

(طیبہ (مدینہ منورہ) میں رسول اللہ ﷺ کے کچھ نشان اور روشن گھر ہے۔ نشانات مٹ جاتے ہیں اور بوسیدہ بھی ہو جاتے ہیں لیکن دارالحرم سے نشانات نہیں مٹ سکتے کیونکہ وہاں پر ہادی ﷺ کا وہ منبر ہے جس پر وہ چڑھا کرتا تھا۔ اور آپ ﷺ نشانات کو واضح کرنے والے اور نشانات کو باقی رکھنے والے ہیں۔ آپ ﷺ کی حویلی میں مصلی

اور مسجد ہے۔ وہاں ہجرے بھی ہیں جن کے وسط میں اللہ کی طرف سے وہ نور اترا تھا جس سے روشنی حاصل کی جاتی تھی۔ زمانہ گذرنے کے باوجود ان نشانات کے محاسن نہیں مٹے اور ان پر کہنگی نے حملہ کیا تو نشانات اس سے ترو تازہ ہو گئے۔ میں وہاں رسول اللہ ﷺ کے نشانات اور عہد کو پہچانتا ہوں نیز وہاں ایک قبر ہے جس میں آپ ﷺ کو لحد میں ڈالنے والے نے مٹی میں چھپا دیا ہے۔ میں وہاں کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ پر روتا رہا اور آنکھوں نے درد کی اور ان کی طرح جنات کی آنکھیں بھی درد کرتی ہیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات یا دلاتی ہیں اور میں وہاں اپنے آپ کو ان احسانات کا شمار کرنے والا نہیں پاتا تو میرا دل افسوس کرتا ہے۔ وہ دل درد مند ہیں انھیں احمد کی موت نے کمزور کر دیا ہے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے احسانات کو شمار کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور وہ کسی بات کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچے لیکن میرا دل غمگین ہو گیا ہے۔ انھوں نے اپنے قیام کو لمبا کر دیا اور آنکھیں اس قبر کے کھنڈرات پر جس میں احمد دفن ہیں خوب روئیں۔ اے قبر رسول! تجھے برکت دی جائے اور اس ملک کو بھی برکت دی جائے جس میں راست رو صاحب رشد نے ٹھکانا بنایا ہے۔ ہاتھ اس پر مٹی ڈالتے ہیں اور آنکھیں اس پر روتے روتے اندر دھنس گئی ہیں۔ اور انھوں نے حلم و علم اور رحمت کو شام کے وقت چھپا دیا ہے اور اس پر تر مٹی ڈال دی ہے جسے سہارا انھیں دیا جاتا اور وہ غمگین ہو کر چلے گئے اور ان میں ان کا نبی ﷺ موجود نہ تھا اور ان کی پشتیں اور بازو کمزور ہو چکے تھے۔ اور وہ اس پاکیزہ ترین ہستی ﷺ پر روتے ہیں جس پر زمین و آسمان روتے ہیں اور لوگ بہت غمگین ہیں اور کیا کسی مرنے والے کی مصیبت نے اس مصیبت کی برابری کی ہے جس روز محمد ﷺ فوت ہوئے تھے۔ اور روز وحی نازل کرنے والا ان

سے الگ ہو گیا اور وہ ایک نور تھا جو اوپر نیچے جاتا تھا اور وہ رحمن کی اقتداء کرنے والے کی راہنمائی کرتا تھا۔ اور رسوائیوں کے خوف سے بچاتا تھا اور صحیح راہ کی طرف راہنمائی کرتا تھا۔ وہ ان کا امام تھا جو کوشش کر کے ان کے حق کی طرف راہنمائی کرتا تھا اور وہ سچ کا معلم تھا۔ جب تک وہ لوگ آپ ﷺ کی اطاعت کریں گے ان کی مدد کی جائے گی ۔ آپ ﷺ ان کی لغزشوں کو معاف کرنے والے اور ان کے عذروں کو قبول کرنے والے تھے۔ اور اگر یہ لوگ اچھے کام کریں تو اللہ انھیں بہت بھلائی دینے والا ہے اور اگر کوئی ایسا معاملہ پیش آجاتا جس کو وہ اٹھا نہ سکتے تو کون ہے جو اس سخت معاملے میں آسانی پیدا کر سکے پس ان کا نعمت الٰہی میں ہونا مطلوب طریق کے راستے کی دلیل ہے ۔ ان کا ہدایت سے انحراف کرنا آپ ﷺ پر شاق گزرتا تھا ۔ اور آپ ﷺ ان کی ہدایت واستقامت کا خواہش مند تھے ۔ آپ ﷺ ان پر مہربان اور اپنے دست رحمت کو ان پر دراز رکھتے تھے۔ اسی دوران میں کہ وہ اس نور میں چل پھر رہے تھے کہ اچانک ان کے نور کے پاس موت کا ایک سیدھا تیر آیا اور آپ ﷺ قابل تعریف حالت میں اللہ کی طرف واپس چلے گئے۔ اور ہواؤں کی آنکھیں اس پر رلاتی اور تعریف کرتی تھیں۔ اور حرم کا علاقہ آپ ﷺ کے غائب ہونے کی وجہ سے جنگل بن گیا۔ اسے وحی کے زمانے سے ایسا نہیں دیکھا گیا معمورہ لحد کے سوا وہ سب جنگل ہے۔ اس میں ایک گم ہونے والا چلا گیا ہے جسے پتھروں کا فرش اور غرقد رلاتے ہیں آپ ﷺ کی مسجد آپ کے فوت ہونے سے اداس ہے اور آپ ﷺ کے اٹھنے بیٹھنے کی جگہ خالی ہو گئی ہے اور حجیرہ کبری بھی خالی ہو گیا ہے پھر گھر، میدان اور حویلیاں اجڑ گئے ہیں ۔ اے آنکھ! رسول اللہ ﷺ پر آنسو بہا اور عمر بھر میں تیرے آنسوؤں کو خشک ہوتے نہ دیکھوں

اور تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو لوگوں پر احسان کرنے والے پر نہیں روتی۔ جن میں سے کچھ احسانات ایسے ہیں جنھوں نے لوگوں کو ڈھانپ لیا ہے۔ آپ ﷺ پر خوب رو اور اس ہستی کے کھو جانے پر شور کر جس کی مثل زمانے میں نہیں پائی جائے گی۔ گذشتہ لوگوں نے محمد ﷺ کی مثل آدمی نہیں کھویا اور نہ قیامت تک آپ جیسا آدمی کھویا جائے گا۔ آپ ﷺ بہت عفیف اور عہد کو پورا کرنے والے تھے۔ اور کم بخشش کرنے والے نہ تھے اور جب بخشش کرنے والا بخل سے کام لیتا تو آپ ﷺ نیا اور پرانا مال بہت خرچ کرتے اور جب گھرانوں کا نسب بیان کیا جاتا تو آپ ﷺ معزز قبیلے والے تھے۔ اور آپ ﷺ جسمانی لحاظ سے بھی بطحاء کے سردار تھے اور بڑی محفوظ چوٹی والے تھے اور آپ ﷺ نے بلندیوں میں عزت کے بلند ستونوں کو مضبوطی سے قائم کیا اور بزرگی والے رب نے آپ ﷺ کی اچھے کاموں پر تربیت کی مسلمانوں کو وصایا کیں۔ اس کی ہتھیلی میں ختم ہو گئیں پس نہ علم بند ہے اور نہ رائے خراب ہے۔ میرے قول پر کوئی عیب لگانے والا نہیں مگر وہی جو دور کی بات کہنے والا ہے اور میرا عشق آپ ﷺ کی ثناء سے باز آنے والا نہیں شاید میں اس کے ذریعے جنت الخلد میں ہمیشہ رہوں میں مصطفیٰ ﷺ کا قرب چاہتا ہوں اور میں اس دن کے حصول کے لیے کوشاں ہوں(8)۔

نقوشِ سیرت

ذات رسول اللہ ﷺ مجسمۂ علم و حلم اور رحمت ہے۔ وفات رسول ﷺ صحابہ کرام کے لیے سب سے بڑا تھا۔ اس پر زمین و آسمان بھی رو رہے تھے۔ آپ ﷺ حق کی

طرف راہنمائی کرنے والے، سچ کے معلم، خطاکار سے در گزر کرنے والے، عذر قبول کرنے والے، مومنوں پر مہربان اور اپنے دست رحمت کو ان پر دراز کرنے والے تھے ۔آپ ﷺ بہت عفیف عہد کو پورا کرنے والے اور بہت سخاوت کرنے والے تھے۔ آپ ﷺ کا تعلق معزز قبیلہ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ جسمانی لحاظ سے بھی بطحاء کے سردار تھے۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کے اچھے کاموں پر تربیت کی اور آپ ﷺ نے بلندیوں میں عزت کے بند ستونوں کو مضبوطی سے قائم کیا۔

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل نعتیہ اشعار کہے:

يَا عَيْنُ جُودِي بِدَمْعٍ مِنْكِ إِسْبَالِ	وَلَا تَمَلَّنَّ مِنْ سَحٍّ وَإِعْوَالِ!
لَا يَنْفَدَنْ لِي بَعْدَ الْيَوْمِ دَمْعُكُمَا	إِنِّي مُصَابٌ وَإِنِّي لَسْتُ بِالسَّالِي
فَإِنْ مَنَعَكُمَا مِنْ بَعْدِ بَذْلِكُمَا	إِيَّايَ مِثْلُ الَّذِي قَدْ غَرَّ بِالْآلِ!
كِنْ أَفِيضِي عَلَى صَدْرِي بِأَرْبَعَةٍ	إِنَّ الْجَوَانِحَ فِيهَا هَاجِسٌ صَالِي
سَحِّ الشَّعِيبِ وَمَاءِ الْغَرْبِ يَمْنَحُهُ	سَاقٍ يُحَمِّلُهُ سَاقٍ بِإِزْلَالِ
حَامِي الْحَقِيقَةِ نَسَّالُ الْوَدِيقَةِ فك	اك الْعُنَاةِ. كَرِيمٌ مَاجِدٌ عَالِ!
عَلَى رَسُولٍ لَنَا مَحْضٍ ضَرِيبَتُهُ	سَمْحِ الْخَلِيقَةِ. عَفٍّ غَيْرِ مِجْهَالِ
كَشَّافِ مَكْرُمَةٍ. مِطْعَامِ مَسْغَبَةٍ	وَهَّابِ عَانِيَةٍ وَجْنَاءَ شِمْلَالِ!
عَفٍّ مَكَاسِبُهُ. جَزْلٍ مَوَاهِبُهُ	خَيْرُ الْبَرِيَّةِ سَمْحٍ غَيْرِ نَكَّالِ!

وَادِی الزِّنَادِوَقَوَّادِالْجِيَادِإِلَى	يَوْمِ الطِّرَادِ.إِذَا شَبَّتْ بِأَجْذَالِ
وَلاأُزَكِّي عَلَى الرَّحْمٰنِ ذَا بَشَرٍ	لَكِنَّ عِلْمَكَ عِنْدَالْوَاحِدِالْعَالِي!
إِنِّي أَرَى الدَّهْرَ وَالأَيَّامَ يَفْجَعُنِي	بِالصَّالِحِينَ.وَأَبْقَى نَاعِمَ الْبَالِ!
يَاعَيْنُ فَابْكِي رَسُولَ اللّٰهِ إِذْذُكِرَتْ	ذَاتُ الإِلَٰهِ.فَنِعْمَ الْقَائِدُ الْوَالِي!

(اے آنکھ! اس طرح فیاضی سے آنسو بہا کہ سیلاب آجائے اور تو پے در پے سیل اشک اور نالے سے کبھی نہ اکتائے۔ آج کے بعد تمھارے آنسو میرے لیے ختم نہ ہو جائیں، کیونکہ میں مصیبت زدہ ہوں اور تسلی پانے والا نہیں۔ اشکباری کے بعد اب تم دونوں کا مجھے روکنا ایسا ہی ہے، جیسے سراب سے کسی کو دھوکا ہوا ہو۔ اے آنکھ! تو میرے سینے پر چار چار آنسو بہا، کیونکہ پسلیوں کے اند جلا دینے والا مہین سوز پنہاں ہے۔ چشمے اور مشک کے پانی کی طرح آنسو بہا! ایسا پانی جسے نالے سے لے کر نتھار کے سقا اٹھائے لیے پھرتا اور پلاتا ہو۔ ایسے پیغمبر ﷺ پر رو! جو ہمارے تھے خالص و مخلص تھے۔ تمام خلق اللہ میں سب سے بڑے رواداد تھے، عفیف تھے نادان نہ تھے۔ جو حقیقت اور حق کے حامی تھے، نہایت سخی تھے، مصیبت زدوں کو رہائی دلانے والے تھے، شریف تھے، بزرگ تھے اور سر بلند تھے۔ نہایت درجہ علانیہ اور کھلی ہوئی مکرمت والے، بھوکوں کو بہ کثرت کھانا کھلانے والے اور جرم کے بڑے بخشنے والے تھے۔ ان کی کہانی نہایت پاک تھی بخشش بہت بڑی تھی تمام مخلوق میں سب سے اچھے تھے، رواداد تھے مگر سست و ضعیف نہ تھے۔ جہاد کی آگ بھڑکاتے سواریوں کو افسر بن کے معرکے میں لے جاتے آتش جنگ مشتعل ہوتی تو سب کے آگے بڑھ جاتے۔ اللہ کے حضور میں اس انسان کا

میں تزکیہ نہیں کرتا اے پیغمبر ﷺ! تجھے اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ تو کیسا تھا؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ زمانہ مجھے اچھے اچھے بزرگوں کے غم میں مبتلا کر رہا ہے اور میں فارغ البال باقی ہوں۔ اے آنکھ! جب اللہ کی ذات پاک کا تذکرہ ہو تو رسول اللہ ﷺ کو رو، جو بہترین سرخیل اور بہت اچھے والی تھے۔((9))

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلیٰ کی طرف رحلت) کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل نعتیہ اشعار کہے:

آلَیْتُ مَا فِیْ جَمِیْعِ النَّاسِ مُجْتَهِدًا	مِنِّیْ آلِیَّةَ بَرٍّ غَیْرِ اِفْنَادِ
تَاللّٰهِ! مَا حَمَلَتْ أُنْثٰی وَلَا وَضَعَتْ	مِثْلَ الرَّسُوْلِ نَبِیِّ الْأُمَّةِ الْهَادِیْ
وَلَا بَرَأَ اللّٰهُ خَلْقًا مِّنْ بَرِیَّتِهٖ	أَوْفٰی بِذِمَّةِ جَارٍ أَوْ بِمِیْعَادِ
مِنَ الَّذِیْ كَانَ فِیْنَا یُسْتَضَاءُ بِهٖ	مُبَارَكُ الْأَمْرِ ذَا عَدْلٍ وَّإِرْشَادِ
مُصَدِّقًا لِلنَّبِیِّیْنَ الْأُلٰی سَلَفُوْا	وَأَبْذَلَ النَّاسِ لِلْمَعْرُوْفِ لِلْجَادِیْ
یَا أَفْضَلَ النَّاسِ إِنِّیْ كُنْتُ فِیْ نَهَرٍ	أَصْبَحْتُ مِنْهُ كَمِثْلِ الْمُفْرَدِ الصَّادِیْ
أَمْسٰی نِسَاؤُكَ عَطَّلْنَ الْبُیُوْتَ فَمَا	یَضْرِبْنَ فَوْقَ قَفَا سِتْرٍ بِأَوْتَادِ
مِثْلَ الرَّوَاهِبِ یَلْبَسْنَ الْمُسُوْحَ وَقَدْ	أَیْقَنَّ بِالْبُؤْسِ بَعْدَ النِّعْمَةِ الْبَادِیْ

(میں ایک سچی پوری اور خیر خواہی والی قسم کھاتا ہوں اللہ کی قسم! ساری دنیا کے لوگوں میں حضرت محمد ﷺ جیسا انسان کسی ماں نے نہیں جنا۔ آپ ﷺ رسول و نبی اور ہدایت کا داعی بن کر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی ساری مخلوق میں ان جیسا کوئی پیدا نہیں کیا جو اپنی

بات کا پکا اور وعدہ کو نبھانے والا ہو۔ ان سے روشنی کا فیضان حاصل کیا جاتا تھا۔ آپ ﷺ برکت والے، انصاف کرنے والے اور خیر خواہی پھیلانے والے تھے۔ آپ ﷺ نے سابقہ انبیاء کی تصدیق فرمائی اور لوگوں میں آپ ﷺ سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا کسی نے نہیں دیکھا۔ اے ساری مخلوق میں سب سے افضل !میری مثال ایک شدید پیاس کے مارے شخص کی تھی اورآپ ﷺ نے ایک صاف ستھری ٹھنڈی نہر کی طرح اسے سیراب کر دیا۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے حجرے ویران ہو گئے اب وہاں کوئی نہیں جاتا اور آپ ﷺ کی ازواج نے آپ کے غم میں ہر طرح کی زینت اور آرائش کو ترک کر دیا ہے اور وہ یقین کر چکی ہیں کہ آقا ﷺ کے وصال کے بعد نعمتیں اور خوشیاں بھی رخصت ہو گئیں۔ (
(10)

ابو ذویب ہذلی رضی اللہ عنہ

ابو ذویب ہذلی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے اور پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل نعتیہ اشعار کہے:

لَمَّا رَأَيْتُ النَّاسَ فِيْ عَسَلَانِهِمْ	مَا بَيْنَ مَلْحُوْدٍ لَهُ وَمُضَرَّحِ
مُتَبَادِرِيْنَ لِشَرْجِعٍ بِأَكُفِّهِمْ	نَصَّ الرِّقَابِ لِفَقْدِ أَبْيَضَ أَرْوَحَ
فَهُنَاكَ صِرْتُ إِلَى الْهُمُوْمِ وَمَنْ يَّبِتْ	جَارًا الْهُمُوْمَ يَبِيْتُ غَيْرَ مُرَوَّحِ
كُسِفَتْ لِمَصْرَعِهِ النُّجُوْمُ وَبَدْرُهَا	تَضَعْضَعَتْ آطَامُ بَطْنِ الْأَبْطَحِ

وَتَزَعْزَعَتْ أَجْبَالُ يَثْرِبَ كُلِّهَا	وَنَخِيلُهَا لِحَوْلِ خَطْبٍ مُّفْدِحِ
وَلَقَدْ زَجَرْتُ الطَّيْرَ قَبْلَ وَفَاتِهِ	بِمُصَابِهِ زَجَرْتُ سَعْدَ الْأَذْبَحِ
وَزَجَرْتُ أَنَّ نَعْبَ الْمُشَحِّجِ سَانِحًا	مُتَفَاءِلًا فِيهِ بِفَالٍ أَقْبَحَ

(بہر حال میں نے لوگوں کو آپ کی قبر اور لحد کے درمیان جلدی جلدی ہاتھ مارتے دیکھا وہ حضور اکرم ﷺ کے جس مبارک کو اٹھانے کے لیے آگے بڑھ رہے تھے اور حضور اکرم ﷺ کے صاف ستھرے اور معطر جسم کی وفات پر گردنیں اونچی کیے ہوئے تھے اسی بناء پر میں بھی دکھوں کی طرف چل پڑا اور جو شخص دکھوں کے ہمسائے میں رات بسر کرتا ہے وہ رات تکلیف میں بسر کرتا ہے آپ ﷺ کی وفات سے تارے اور چاند اپنی چمک دمک کھو بیٹھے اور وادی بطحا کی تمام عورتیں زمین بوس ہو گئیں اس ہولناک مصیبت کی وجہ سے یثرب کے سب پہاڑ اور درخت کانپ اٹھے حضور اکرم ﷺ کی وفات سے پہلے میں نے پرندے اور سعد الاذبح سے فال لی اور میں نے فال لی، کیونکہ کوے کی آواز کسی سانحے کی خبر دے رہی تھی اور میں نے اس پرندے سے نہایت قبیح شگون لیا۔(11))

سیدنا ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ

سیدنا ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل نعتیہ اشعار کہے:

أَرِقْتُ فَبَاتَ لَيْلِي لَا يَزُوْلُ	وَلَيْلُ أَخِي الْمُصِيبَةِ فِيهِ طُوْلُ
وَأَسْعَدَنِي الْبُكَاءُ وَذَاكَ فِيمَا	أُصِيبَ الْمُسْلِمُوْنَ بِهِ قَلِيلُ
لَقَدْ عَظُمَتْ مُصِيبَتُنَا وَجَلَّتْ	عَشِيَّةَ قِيلَ قَدْ قُبِضَ الرَّسُوْلُ
وَأَضْحَتْ أَرْضُنَا مِمَّا عَرَاهَا	تَكَادُ بِنَا جَوَانِبُهَا تَمِيلُ
فَقَدْنَا الْوَحْيَ وَالتَّنْزِيلَ فِينَا	يَرُوْحُ بِهِ وَيَغْدُوْ جِبْرَئِيلُ
وَذَاكَ أَحَقُّ مَا سَالَتْ عَلَيْهِ	نُفُوْسُ النَّاسِ أَوْ كَرُبَتْ تَسِيلُ
نَبِيٌّ كَانَ يَجْلُو الشَّكَّ عَنَّا	بِمَا يُوْحَى إِلَيْهِ وَمَا يَقُوْلُ
وَيَهْدِينَا فَلَا نَخْشَى ضَلَالًا	عَلَيْنَا وَالرَّسُوْلُ لَنَا دَلِيلُ
أَفَاطِمُ إِنْ جَزِعْتِ فَذَاكَ عُذْرٌ	وَإِنْ لَّمْ تَجْزَعِيْ ذَاكَ السَّبِيلُ
فَقَبْرُ أَبِيكِ سَيِّدُ كُلِّ قَبْرٍ	وَفِيهِ سَيِّدُ النَّاسِ الرَّسُوْلُ

(میں بے خواب رہا اور میری رات گزرتی نہ تھی اور مصیبت والی رات طویل ہوتی ہے اور رونے نے میری مدد کی اور مسلمانوں کو جو تکلیف پہنچی ہے اس کے متعلق یہ رونا تھوڑا ہے اور اس شام کو ہماری مصیبت بڑھ گئی جب کہا گیا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے ہیں اور ہمارے علاقے کو جو مصیبت پہنچی قریب تھا کہ اس کی اطراف ہمارے سمیت جھک جاتیں اور وہ وحی اور تنزیل جسے جبریل صبح و شام ہمارے پاس لاتے تھے

اسے ہم نے کھویا اور یہ امر اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ لوگوں کی جانیں اس پر قربان ہوں یا قریب ہے کہ قربان ہو جائیں وہ نبی اپنی وحی اور قول سے ہمارے شکوک کو دور کرتا تھا اور ہمیں ہدایت دیتا تھا اور ہماری ضلالت کا خدشہ نہ تھا جبکہ رسول (اللہ ﷺ) ہمارا رہنما تھا اے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ اگر آپ بے صبری کریں تو آپ معذور ہیں اور اگر بے صبری نہ کریں تو یہی صحیح راستہ ہے آپ کے باپ کی قبر تمام قبروں کی سردار ہے اور اس میں لوگوں کا سردار رسول ﷺ دفن ہے۔((12))

سیدنا سواد بن قارب رضی اللہ عنہ

سیدنا سواد بن قارب رضی اللہ عنہ نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل نعتیہ اشعار کہے:

جَلّتْ مُصِيبَتُكَ الْغَدَاةَ سَوَادُ	وَأَرَى الْمُصِيبَةَ بَعْدَهَا تَزْدَادُ
أَبْقَى لَنَا فَقْدُ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ	صَلّى الْإِلَهُ عَلَيْهِ-مَا يُعْتَادُ
حُزْنًا لَعَمْرُكَ فِي الْفُؤَادِ مُخَامِرًا	أَوْ هَلْ لِمَنْ فَقَدَ النَّبِيَّ فُؤَادُ؟
كُنَّا نَحُلُّ بِهِ جَنَابًا مُمْرِعًا	جَفَّ الْجَنَابُ فَأَجْدَبَ الرُّوَّادُ
فَبَكَتْ عَلَيْهِ أَرْضُنَا وَسَمَاؤُنَا	وَتَصَدَّعَتْ وَجْدًا بِهِ الْأَكْبَادُ
قَلَّ الْمَتَاعُ بِهِ وَكَانَ عِيَانُهُ	حُلُمًا تَضَمَّنَ سَكْرَتَيْهِ رُقَادُ
كَانَ الْعِيَانُ هُوَ الطَّرِيفَ وَحُزْنُهُ	بَاقٍ لَعَمْرُكَ فِي النُّفُوسِ تِلَادُ
إِنَّ النَّبِيَّ وَفَاتُهُ كَحَيَاتِهِ	الْحَقُّ حَقٌّ وَالْجِهَادُ جِهَادُ

لَوْ قِيلَ تَفْدُونَ النَّبِيَّ مُحَمَّدًا	بُذِلَتْ لَهُ الْأَمْوَالُ وَالْأَوْلَادُ
وَتَسَارَعَتْ فِيهِ النُّفُوسُ بِبَذْلِهَا	هَذَا لَهُ الْأَغْيَابُ وَالْأَشْهَادُ
هَذَا، وَهَذَا لَا يَرُدُّ نَبِيَّنَا	لَوْ كَانَ يَفْدِيهِ فَدَاهُ سَوَادُ

(تمھاری مصیبت نے اسے سواد بوقت صبح سخت پریشان کر دیا اور میں دیکھتا ہوں کہ مصیبت اس کے بعد بڑھے گی۔ نبی محمد ﷺ کے نہ ہونے نے ان پر دائمی مصیبت باقی الہ تا ابد الآباد ان پر درود بھیجے۔ تیری عمر کی قسم دل میں (گہرا غم پیوست کر دیا ہے اور بھلا اس شخص کا (بھی) دل ہے جس نے نبی ﷺ کو نہ پایا۔ ہم آپ ﷺ کے صحن میں سرسبز (و شاداب ہو کر) اترتے تھے۔ صحن (آپ ﷺ کے وصال کی بدولت) خشک (بے رونق اور بے آباد ہو گیا)۔ پس ہری بھری چراگاہ قحط آلود ہو گئی۔ پس آپ ﷺ پر ہماری زمین اور ہمارا آسمان روئے اور آپ ﷺ کے باعث جگر پھٹ گئے۔ آپ ﷺ کے سامان (دنیا) کم تھا اور آپ ﷺ کی شخصیت ایسا حلم تھی جس کی دوگناہ سختی کو بیداری نے متضمن کیا ہو۔ آپ ﷺ کی ہستی ایک نادر میوہ تھی اور آپ ﷺ کا غم تیری عمر کی قسم نفوس میں تہہ تک پہنچنے والا ہے۔ بے شک نبی ﷺ کی وفات آپ ﷺ کی حیات کی طرح ہے حق حق اور جہاد جہاد ہے۔ اگر کہا جائے کہ تم نبی محمد ﷺ پر فدا ہو جاؤ تو آپ ﷺ کے لیے مال اور اولاد کو خرچ (قربان) کر دیا جاتا اور آپ ﷺ کے معاملے نفوس ان (اموال و اولاد) کو خرچ کرنے میں جلدی کریں گے۔ آپ ﷺ ہی وہ (ہستی مقدسہ) ہیں جن کے لیے اغیاب و اشہاد ہیں۔ اگرچہ سواد آپ ﷺ قربان ہو جائے نہ ہی ہمارے نبی کو لوٹ سکتا ہے اور نہ ہی وہ۔

بے شک میں خائف معاملہ سے خائف ہوں۔ اس کی ہوا کی تندی کپکپی طاری کرتی ہے اور حوادث بہ کثرت گھیرے ہوئے ہیں۔ اگر وہ (معاملہ) جس سے ڈرا جارہا ہے اتر پڑے تو تم اگر ہمارے ساتھ زمین کانپنے لگے۔ میخیں بن جانا۔ اگر صاحب کی آرزو کے مطابق وم زیادہ ہو جاتی تو تم زیادہ ہو جاتے اور آرزو کے باعث قوم زیادہ نہیں ہوتی۔((13))

عامر بن الطفیل بن الحرث الازدی رضی اللہ عنہ

عامر بن الطفیل بن الحرث الازدی رضی اللہ عنہ نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل نعتیہ اشعار کہے:

بَكَتِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ عَلَى النُّوْ	رِ الَّذِيْ كَانَ لِلْعِبَادِ سِرَاجًا
مَنْ هُدِيْنَا بِهِ إِلَى سُبُلِ الْحَقِّ	وَكُنَّا لَا نَعْرِفُ الْمِنْهَاجَا

(زمین و آسمان اس نور پر روئے جو بندوں کے لیے چراغ تھا۔ وہ جس کی بدولت ہم نے حق کی طرف رہنمائی حاصل کی اور (اس سے قبل) ہم (سیدھے) راہ کو نہیں پہچانتے تھے۔((14))

عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل نعتیہ اشعار کہے:

تَطَاوَلَ لَيْلِي وَاعْتَرَتْنِي الْقَوَارِعُ	وَخَطْبٌ جَلِيلٌ لِلْبَلِيَّةِ جامع
غَدَاةَ نَعَى النَّاعِي إِلَيْنَا مُحَمَّدًا	وَتِلْكَ الَّتِي تُسْتَكُّ مِنْهَا الْمَسَامِعُ
فَلَوْ رَدَّ مَيِّتًا قَتْلَ نَفْسِي قَتَلْتُهَا!	وَلَكِنَّهُ لا يَدْفَعُ الْمَوْتَ دَافِعُ
فَآلَيْتُ لا أُثْنِي عَلَى هَلْكِ هَالِكٍ	مِنَ الناس. ما أوفى ثبير وفارع
ولكنني باك عليه ومتبع	مصيبته. إِنِّي إِلَى اللهِ رَاجِعُ!
وَقَدْ قَبَضَ اللهُ النَّبِيِّينَ قَبْلَهُ	وَعَادٌ أُصِيبَتْ بِالرَّزَى وَالتَّبَابِعُ
فَيَا لَيْتَ شِعْرِي! مَنْ يَقُومُ بِأَمْرِنَا؟	وَهَلْ فِي قُرَيْشٍ مِنْ إِمَامٍ يُنَازِعُ؟
ثَلاثَةُ رَهْطٍ مِنْ قريش هم هم	أزمة هذا الأمر. وَاللَّهُ صَانِعُ
عَلِيٌّ أَوِ الصِّدِّيقُ أَوْ عُمَرُ لها	وليس لها بَعْدَ الثَّلاثَةِ رَابِعُ!
فَإِنْ قَالَ مِنَّا قَائِلٌ غَيْرَ هَذِهِ	أَبَيْنَا. وَقُلْنَا: اللَّهُ رَاءٍ وَسَامِعُ
فَيَا لِقُرَيْشٍ! قَلِّدُوا الأَمْرَ بَعْضَهُمْ	فَإِنَّ صَحِيحَ الْقَوْلِ لِلنَّاسِ نَافِعُ
وَلا تُبْطِئُوا عَنْهَا فَوَاقًا فَإِنَّهَا	إِذَا قُطِعَتْ لَمْ يَمْنُ فِيهَا الْمَطَامِعُ

(میری رات دراز ہوگئی اور مجھے مصائب شدیدہ وحوادث عظیمہ جو بلیلات کے جامع تھے پیش آئے۔ موت کی خبر دینے والے نے صبح کو ہمیں آپ ﷺ کے انتقال کی خبر دی۔ یہ وہ خبر تھی جس سے کان بہرے ہو جاتے ہیں۔ اپنے آپ کو قتل کر ڈالنے

سے اگر کسی مرنے والے کی زندگی واپس آسکتی تو میں اپنے آپ کو قتل کر ڈالتا لیکن موت کو کوئی دفع کرنے والا نہیں کر سکتا۔ میں نے قسم کھائی تھی کہ کسی مرنے والے انسان کی موت پر اس کی مدح و ثنانہ کروں گا جب تک کہ کوہ شبیر اور کوہ فارع سربلند ہیں۔ لیکن میں آپ ﷺ پر روؤں گا اور آپ ﷺ کے حادثے کے پیچھے پیچھے رہوں گا اور درحقیقت مجھے اللہ ہی کی جناب میں واپس جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے پہلے اور انبیاء کرام علیہم السلام کی روحیں بھی قبض کیں۔ قوم عاد پر بھی مصیبت نازل ہوئی اور قوم تبع پر بھی۔ کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کون ہمارا انتظام کرے گا۔ اور کیا قریش میں کوئی ایسا امام ہے جو آپ ﷺ کا مقابلہ کر سکے۔ قریش میں تین ہیں کہ وہی اس امر میں عنان اقتدار رکھتے ہیں اور کام بنانے ولا اللہ ہی ہے۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں یا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں یا سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں، جو اس کے لیے موزوں ہوں گے ان تین کے بعد چوتھا کوئی نہیں۔ اگر ہم میں سے کسی کہنے والے نے ان کے علاوہ کچھ کہا۔ تو ہم اس کو نہ مانیں گے اور کہیں گے کہ دیکھنے والا سننے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ کیا اچھا ہو کہ قریش اپنا معاملہ انھیں میں سے کسی کے سپرد کر دیں، کیونکہ صحیح بات ہی لوگوں کے حق میں مفید ہوتی ہے۔ اس میں ایک ساعت بھی دیر نہ کرو اس لیے کہ جب اس کا استقرار ہو گیا تو لالچ اور طمع اس کی آرزو نہ کر سکیں گے۔((15))

عبداللہ بن سلمہ الہمدانی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن سلمہ الہمدانی رضی اللہ عنہ نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی

آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل نعتیہ اشعار کہے:

إِنَّ فَقْدَ النَّبِيِّ جَزَّعَنَا الْيَوْمَ	فَدَتْهُ الْأَسْمَاعُ وَالْأَبْصَارُ
مَا أُصِيبَتْ بِهِ الْغَدَاةَ قُرَيْشٌ	لَا وَلَا أُفْرِدَتْ بِهِ الْأَنْصَارُ
فَعَلَيْهِ السَّلَامُ مَا هَبَّتِ الرِّيحُ	وَمَدَّتْ جَنْحَ الظَّلَامِ نَوَّارُ

(بلاشبہ نبی کریم ﷺ کو نہ پانے نے آج ہمیں غمگین کر دیا آپ ﷺ پر کان اور آنکھیں قربان ہوں۔ جو بوقت صبح مصیبت آئی اس میں نہ قریش تنہا ہیں اور نہ انصار یگانہ ہیں۔ پس آپ ﷺ پر اس وقت سلام ہو جب ہوا چلے اور رات دن کا نظام قائم رہے۔(16))

عبداللہ بن مالک الارجی رضی اللہ عنہ

عبداللہ بن مالک الارجی رضی اللہ عنہ نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل نعتیہ اشعار کہے:

لَعَمْرِي لَئِن مَّاتَ النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ	لَمَا مَاتَ يَا ابْنَ الْقِيلِ رَبُّ مُحَمَّدٍ
دَعَا إِلَيْهِ رَبُّهُ فَأَجَابَهُ	فَيَا خَيْرَ غورى وَيَا خَيْرَ مُنْجِدٍ

(مجھے میری عمر کی قسم اگر پیارے نبی محمد ﷺ فوت ہو گئے (یعنی آپ ﷺ رفیق اعلی کی طرف رحلتکر گئے) ہیں۔ (تو ان کا اتباع نہیں چھوڑنا چاہیے)، کیونکہ اے ابن القیل ! رب محمد ﷺ فوت نہیں ہوا ہے۔اس اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اپنی طرف دعوت دی تو آپ ﷺ نے اس کو قبول کر لیا پس اے بہترین قبر والے اور بہترین مدد کیے گئے (ہم آپ ﷺ کی پیروی آپ ﷺ کی وفات کے بعد ترک نہیں کریں گے۔(17))

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل نعتیہ اشعار کہے:

لَعَمْرِی لَقَدْ أَیْقَنْتُ أَنَّكَ مَیِّتٌ	وَلٰكِنَّمَا أَبْدَى الَّذِی قُلْتُهُ الْجَزَعُ
وَقُلْتُ یَغِیبُ الْوَحْیُ عَنَّا لِفَقْدِهِ	كَمَا غَابَ مُوسَى، ثُمَّ یَرْجِعُ كَمَا رَجَعَ
وَكَانَ هَوَایَ أَنْ تَطُولَ حَیَاتُهُ	وَلَیْسَ لِحَیٍّ فِی بَقَا مَیِّتٍ طَمَعُ
فَلَمَّا كَشَفْنَا الْبُرْدَ عَنْ حُرِّ وَجْهِهِ	إِذَا الْأَمْرُ بِالْجَزَعِ الْمُوهِبِ قَدْ وَقَعَ
فَلَمْ تَكُ لِی عِنْدَ الْمُصِیبَةِ حِیلَةٌ	أَرُدُّ بِهَا أَهْلَ الشَّمَاتَةِ وَالْقَذَعُ
سِوَى آذَنَ اللهُ فِی كِتَابِهِ	وَمَا آذَنَ اللهُ الْعِبَادَ بِهِ یَقَعُ
وَقَدْ قُلْتُ مِنْ بَعْدِ الْمَقَالَةِ قَوْلَةً	لَهَا فِی حُلُوقِ الشَّامِتِینَ بِهِ بَشَعُ

أَلَا إِنَّمَا كَانَ النَّبِيّ مُحَمَّدٌ	إِلَى أَجَلٍ وَافِي بِهِ الْوَقْتُ فَانْقَطَعُ
نَدِينُ عَلَى الْعِلَّاتِ مِنَّا بِدِينِهِ	وَنُعْطِي الَّذِي أَعْطَى، وَنَمْنَعُ مَا مَنَّعَ
وَوَلَّيْتُ مَحْزُونًا بِعَيْنٍ سَخِينَةٍ	أُكَفْكِفُ دَمْعِي وَالْفُؤَادُ قَدْ انْصَدَعُ
وَقُلْتُ لِعَيْنِي كُلَّ دَمْعٍ ذَخَرْتِهِ	فَجُودِي بِهِ إِنَّ الشَّجِيّ لَهُ دُفَعُ

(مجھے میری عمر کی قسم بلاشبہ میں نے اس بات پر یقین کر لیا کہ آپ ﷺ فوت ہو چکے ہیں لیکن وہ چیز جو میں ظاہر کرتا ہوں (یعنی) جو میں نے آپ ﷺ کے وصال و فراق کے غم و حزن سے مغلوب ہو کر کہی وہ جزع ہے۔ اور میں نے کہا کہ آپ ﷺ کے فقد (نا ہونے) سے ہم سے وحی غائب ہو جائیگی جس طرح موسیٰ غائب ہو گئے پھر وہ لوٹیں گے جس طرح وہ لوٹے۔ اور میری خواہش تھی کہ آپ ﷺ کی زندگی لمبی ہو اور زندہ کے لیے فوت شدہ کی بقامیں کوئی طمع نہیں پس جب ہم نے آپ ﷺ کے معزز و موقر چہرے سے چادر کو ھٹایا تو اچانک پوری طرح لپیٹ میں لینے والے جزع کے ساتھ معاملہ واقع ہوا۔ پس میرے لیے مصیبت کے وقت کوئی حیلہ نہیں ہے جس کے ساتھ میں اہل شماتت اور بے شرم (لوگوں) کو مسترد کر دوں۔ سوائے اس کے جو اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اطلاع دی اور وہ چیز جس کی اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو اطلاع دی ہو، ہو کر رھنی ہے اور یقیناً میں نے اس بات کے بعد ایک ایسی بات کہی جس کی بدولت ہماری مصیبت پر خوش ہونے والوں کے گلوں میں بدمزگی (پیدا) ہو گئی ہے خبر دار! نبی محمد ﷺ ایک مدت تک (زندہ) تھے جس کا وقت مکمل ہو گیا پس وہ (مدت) منقطع ہو گئی اس حادثے کے باوجود ہم آپ ﷺ کے دین کو اپنائیں گے اور

جو چیز آپ ﷺ عطا کرتے تھے وہ عطا کریں گے۔ اور میں تکلیف زدہ آنکھ کے ساتھ پھر امیں اپنے آنسوؤں کو روکتا تھا اور یقیناً دل (غم و حزن) کے باعث پھٹ گیا تھا۔ اور میں نے اپنی آنکھوں سے کہا ہر وہ آنسو جو تم نے ذخیرہ کیا ہے اس کو بہادو تاکہ غمگین کے لیے غم کو، تو دور کرنے کا سبب بن جا۔(18-))

قیس مازنی

عاصم نے غنیم سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے مجھے اپنے والد کے یہ مصرعے یاد ہیں جو انھوں نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر کہے تھے:

أَلَا لِيَ الْوَيْلُ عَلَى مُحَمَّدٍ	قَدْ كُنْتُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِمَقْعَدٍ
أَبِيتُ لَيْلًا آمِنًا إِلَى الْغَدِ	

(آگاہ رہو محمد ﷺ کے غم میں میری حالت خراب ہے ان کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) سے پہلے میں چین میں تھا اور رات بھر امن سے سوتا تھا۔(19))

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر انتہائی پریشانی اور غم واندوہ کی حالت میں درج ذیل نعتیہ اشعار کہے:

يَا عَيْنُ فَابْكِي بِدَمْعٍ ذَرِي	لِخَيْرِ الْبَرِيَّةِ وَالْمُصْطَفَى
وَابْكِي الرَّسُولَ وَحَقَّ الْبُكَاءُ	عَلَيْهِ لَدَى الْحَرْبِ عِنْدَ اللِّقَا
عَلَى خَيْرِ مَنْ حَمَلَتْ نَاقَةٌ	وَأَتْقَى الْبَرِيَّةِ عِنْدَ التُّقَى
عَلَى سَيِّدٍ مَاجِدٍ جَحْفَلٍ	وَخَيْرِ الْأَنَامِ وَخَيْرِ اللُّهَا
لَهُ حَسَبٌ فَوْقَ كُلِّ الْأَنَامِ	مِنْ هَاشِمٍ ذَلِكَ الْمُرْتَجَى
نَخُصُّ بِمَا كَانَ مِنْ فَضْلِهِ	وَكَانَ سِرَاجًا لَنَا فِي الدُّجَى
وَكَانَ بَشِيرًا لَنَا مُنْذِرًا وَنُورًا	لَنَا ضَوْءُهُ قَدْ أَضَا
فَأَنْقَذَنَا اللّٰهُ فِي نُورِهِ	وَنَجَّى بِرَحْمَتِهِ مِنْ لَظَى

(اے آنکھ اچھی (طرح) اشکبار ہو۔ ان مرنے والے کے لیے جو مخلوقات میں سب سے اچھے اور برگزیدہ تھے۔ رسول اللہ ﷺ کو رو! اور جب لڑائی سر پر آگئی تو پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات، جدائی اور فراق پر رونا ہی چاہیے۔ وہ جو سردار تھے بزرگ تھے اور تمام جہانوں میں سب سے بڑھ چڑھ کے تھے۔ ان کے کردار اور مناقب سب سے فائق تھے۔ ہاشم کی یادگار تھے جن پر سب کی لو لگی ہوئی۔ ان کی فضیلت کی بنا پر ہم خاص طور پر ان کے غم میں نڈھال ہیں، جو تاریکی میں ہمارے لیے چراغ تھے۔ ہمارے حق میں وہ بشیر بھی تھے نذیر بھی تھے اور ایسے نور تھے جن کی

شعاع نے ہم کو روشن کر رکھا تھا۔ اللہ نے اسی نور کے طفیل میں ہمیں بچایا اور رحم کر کے آتش دوزخ سے نجات دی۔((20))

ہاتف غیبی رضی اللہ عنہ

ہاتف غیبی نے پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے موقع پر درج ذیل اشعار کہے:

خَطْبٌ اَجَلٌ أَنَاخَ بِالْاِسْلَامِ	بَيْنَ النَّخِيْلِ وَمَعْقِلِ الْآطَامِ
قُبِضَ النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ فَعُيُوْنُنَا	تَذْرِي الدُّمُوْعُ بِالتَّسْجَامِ

(اسلام جس کا مرکز نخلستان اور شہری آبادی کے درمیان واقع ہے، پر زبردست افتاد پڑی ہے پیارے محمد ﷺ انتقال فرما گئے ہیں اور ہماری آنکھیں ان پر زار و قطار آنسو بہا رہی ہیں۔((21))*

---

*پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے سیدنا بلال، سیدہ فاطمہ اور سیدنا انس رضی اللہ عنھم پر اثرات

حضرت بلال رضی اللہ عنہ پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کے باعث شہر مدینہ چھوڑ کر چلے گئے، سیدہ فاطمۃ الزھراء رضی اللہ

عنھا نے فرمایا کہ مجھ پر وفات کی (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کا تنی بڑی مصیبت آن پڑی ہے اگر یہ مصیبت دن پر آتی تو وہ سیاہ ہو جاتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پیارے رسول کریم ﷺ کی وفات (یعنی آپ ﷺ کی رفیق اعلی کی طرف رحلت) کی بدولت مدینہ منورہ تاریک ہو گیا۔

نتائج تحقیق

جیسا کہ اس مضمون کے شروع میں بیان کیا گیا ہے کہ تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ پیارے نبی کریم ﷺ کا جسد اطہر آپ ﷺ کی قبر مبارک میں محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ و مصون رہے گا۔ تمام مسلمان آپ ﷺ پر جو درود و سلام بھیجتے ہیں ملائکہ (فرشتے جو کہ من جانب اللہ مامور ہیں اور ان کی یہ ذمہ داری ہے۔) آپ ﷺ تک پہنچاتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے رحلت رسول ﷺ کے موقع پر نعتیں کہیں۔ جہاں مخصوص موقع پر کہی گئیں یہ نعتیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ذات رسول ﷺ کے ساتھ والہانہ جذبات، بے پناہ عقیدت، از حد اُلفت، بے حد و حساب اُنس و محبت اور فراق رسول ﷺ کے ناقابل بیان غم واندوہ کے اظہار و بیان پر مشتمل ہیں، وہاں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی یہ نعتیں سیرت طیبہ کے جواہر والآلی سے مرصع ہیں۔

حوالہ جات

1-ابن سعد: طبقات ابن سعد، جلد2، ص352، نفیس اکیڈمی، اسٹر یچن روڈ، کراچی، مترجم از علامہ عبد اللہ العمادی.

2-ابن سعد: طبقات ابن سعد، جلد2، ص352، 353، مترجم۔۔

3-ابن سعد: طبقات ابن سعد، جلد2، ص353، 354، مترجم۔

4-دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری (ص: 31، مترجم)

5-ابن کثیر: البدایۃ والنھایۃ، جلد 5، ص320، 321، مترجم از مولانا اختر فتح پوری، نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی، الطبعتہ الاولی، 1409ھ۔ 1989ء۔ مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری (ص: 171۔174) ابن ہشام: السیرۃ النبویۃ، جلد 4، ص320، 321) لیکن ان کی یہ خوشی انھیں کوئی فائدہ نہ دے گی، کیونکہ آپ ﷺ کا دین اور پیغام دینا کے کونے کونے میں پہنچ کر رہے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ پیغام دنیا کے ہر کونے میں پہنچا دیا ہے۔ آخری شعر "السیرۃ النبویۃ لابن ھشام" میں اور "البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر" میں نہیں ہے۔

السیرۃ النبویۃ لابن ہشام (المصدر السابق) اور البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر (المصدر السابق) میں "جنبی" کی جگہ "وجھی"، "ذکرہ" کی جگہ "بکرھا"، "فاصبحت" کی جگہ "فاصبحوا" اور "یجحد" کی جگہ "نجحد" ہے۔

(6)ابن ھشام:عبد الملک بن ھشام بن ایوب الحمیری المعافری، ابو محمد، جمال الدین (المتوفی: 213ھ):السیرۃ النبویۃ ، جلد 2، ص671، تحقیق: مصطفی السقا وإبراھیم الأبیاری وعبد الحفیظ الشلبی، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابي الحلبی وأولادہ بمصر ،الطبعۃ: الثانیۃ، 1375ھ - 1955 م۔ یہ درج بالا عبارت السیرۃ النبویۃ لابن ھشام کی ہے۔ دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری ، ص: 229، 230، مترجم۔ شرح دیوان حسان بن ثابت انصاری ، ص: 220۔

السھیلی، ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ بن احمد (المتوفی: 581ھ): الروض الأنف فی شرح السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، جلد 7، ص605۔ المحقق: عمر عبد السلام السلامی، دار إحیاء التراث العربي، بیروت، الطبعۃ: الطبعۃ الأولی، 1421ھ / 2000م۔

المقریزی ،احمد بن علی بن عبد القادر، ابو العباس الحسینی العبیدی، تقی الدین (المتوفی: 845ھ): إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدۃ والمتاع ، جلد 14، ص593، المحقق: محمد عبد الحمید النمیسی ، دار الکتب العلمیۃ – بیروت، الطبعۃ: الأولی، 1420ھ - 1999م۔

7-دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: ،175۔176، مترجم۔ شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 155۔156۔

8-ابن کثیر, أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشي البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنھایۃ، جلد 5، ص301، 302، 303، المحقق: علی شیری، دار إحیاء التراث العربي، الطبعۃ: الأولی 1408، ھ - 1988 م۔ دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: 163 تا170، مترجم۔* دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری میں درج ذیل

الفاظ اس طرح ہیں: ''تھمد''، ''تنمحی''، ''بہی''، ''الجفن''، ''ولا کن نفسی بعض مافیہ''، ''تحمد''، درج ذیل شعر مکمل مختلف ہے۔ وبورک لحد من ضمن طیبا علیہ بناء من صفیح منضد یہ الفاظ بھی مختلف ہیں: ''بجمدہ''، ''بینھم''، ''ان یحیدوا''، ''اذ''، ''غداہ''

9-ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الھاشمی بالولاء، البصری، البغداد (المتوفی: 230ھ) : الطبقات الکبری، تحقیق: محمد عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیۃ–بیروت، الطبعۃ: الأولی، 1410ھ - 1990م

10-مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، ص: ، 175۔ 176، مترجم۔ البرقوقی ،عبد الرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری، ص: 155۔ 156۔ ابن سعد: طبقات ابن سعد، جلد 2، ص 356، مترجم۔

11-ابن الأثیر: أسد الغابۃ، جلد 10، ص 501، 502۔ اسلام میں پرندوں غیرہ سے شگون لینا درست نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی حقیقت ہے اتفاقاً ابو ذویب رضی اللہ عنہ کا شگون درست نکلا اغلب امکان ہے کہ ابو ذویب شگون کی حرمت سے آگاہ نہ تھے، وگرنہ ابو ذویب ایسا نہ کرتے۔(ابن الأثیر: أسد الغابۃ، جلد 10، ص 500، 501۔

ہاتف غیبی کے درج ذیل اشعار سن کر حضرت ابو ذویب رضی اللہ عنہ مدینہ روانہ ہوئے۔ ہاتف غیبی نے وفات رسول ﷺ پر درج ذیل اشعار کہے:

خَطْبٌ أَجَلٌ أَنَاخَ بِالْإِسْلَامِ	بَيْنَ النَّخِيلِ وَمَعْقِلِ الْآطَامِ
قُبِضَ النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ فَعُيُونُنَا	تُذْرِي الدُّمُوعَ بِالتَّسْجَامِ

(اسلام جو نخلستان اور شہری آبادی کے درمیان واقع ہے، پر زبردست افتاد پڑی ہے محمد ﷺ انتقال فرما گئے ہیں اور ہماری آنکھیں ان پر زار و قطار آنسو بہا رہی ہیں۔)

جب وہ مدینہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ ان تقال فرما چکے تھے۔ چنانچہ انھوں نے درج بالا نعتیہ کلام کہا۔

12-ابن کثیر: البدایۃ والنھایۃ، جلد5، ص281، 282۔

13-السھیلی، ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ بن أحمد: الروض الأنف فی شرح السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، جلد2، ص212, المحقق: عمر عبد السلام السلامی, دار إحیاء التراث العربی، بیروت ،لطبعۃ الأولی، 1421ھ / 2000م.

14-ابن حجر: الإصابۃ، جلد2، ص251۔

15-ابن سعد، أبو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الھاشمي بالولاء، البصري، البغدادی (المتوفی: 230ھ): الطبقات الکبری، جلد2، ص244، 245، تحقیق: محمد عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیۃ – بیروت، الطبعۃ: الأولی، 1410ھ - 1990م۔

16-ابن حجر: الإصابۃ، جلد3، ص91۔

17-ابن حجر: الإصابۃ، جلد2، ص365۔ شروع اسلام میں غیر اللہ کی قسم اٹھانا جائز تھا، لیکن اب اللہ تعالیٰ یا اس کی صفت کے علاوہ کسی اور کی قسم اٹھانا جائز نہیں ہے۔

18-السھیلی، ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ بن احمد (المتوفی: 581ھ): الروض الأنف فی شرح السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، جلد7، ص586، 587۔

19-ابن الأثیر: أسد الغابۃ، جلد7، ص786 المصدر السابق، ص: 850۔

20-ابن سعد: طبقات ابن سعد، جلد2، ص362، 363، مترجم۔ ابن سعد: طبقات ابن سعد، جلد2، ص324، 245۔

21-ابن الأثیر: أسد الغابۃ، جلد10، ص500۔ 501۔

ان نعت خواں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تعارف جن کا نعتیہ کلام اس مضمون میں درج ہے، میری دوسری کتاب بنام: "صحابہ کرام کا نعتیہ کلام بطور ماخذ سیرت طیبہ" کے دوسرے باب میں دیکھیں

فہرست مصادرومراجع

فہرست مصادرومراجع

قرآن کریم

احمد حسن زیات: تاریخ ادب عربی ,مترجم از عبدالرحمان سورتی، شیخ غلام علی اینڈ سنز پرنٹرز وپبلیشرز،لاہور۔

البخاری: محمد بن اسماعیل: الجامع الصحیح، قدیمی کتب خانہ،مقابل آرام باغ کراچی۔

البر قوقی، عبدالرحمان: شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری ، دار الاندلس،للطباعہ والنشر،بیروت،1386ھ۔

ابن الأثیر،الجزری، علی بن محمد بن عبدالکریم: اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ،مترجم از مولانا محمد عبدالشکور فاروقی، لکھنوی، المیزان ناشران و تاجران کتب، الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور، پاکستان۔

ترمذی: جامع ترمذی، مترجم از مولانا بدیع الزماں۔ضیاءاحسان پبلشرز

ابن حجر،ابوالفضل احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر العسقلانی (المتوفی: 852ھ): الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ ،دارصادر،بیروت،الطبعۃالاولیٰ،1328ھ۔۔

ابوداود، سلیمان بن اشعث، سجستانی: سنن أبي داود، ایجوکیشنل پریس،ادب منزل،پاکستان چوک کراچی۔

الذھبی، شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قایماز (المتوفی: 748ھ) : سیر

أعلام النبلاء،، مؤسس الرسالہ، بیروت۔
ابن سعد، أبو عبد الله محمد بن سعد بن منيع الهاشمي بالولاء، البصري، البغدادی (المتوفی: 230ھ): الطبقات الکبری، تحقیق: محمد عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیۃ –بیروت، الطبعۃ: الأولی، 1410ھ - 1990م۔
ابن سعد: الطبقات الکبریٰ، مترجم از علامہ عبداللہ العمادی، نفیس اکیڈمی، اسٹریچن روڈ، کراچی۔
السھیلی، ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ بن احمد: الروض الأنف فی شرح السیرۃ النبویۃ لابن ھشام، المحقق: عمر عبد السلام السلامی, دار إحیاء التراث العربي، بیروت ،لطبعۃ الأولی، 1421ھ / 2000م۔
السیوطی، عبد الرحمان بن أبي بکر، جلال الدین: تدریب الروای فی شرح تقریب النووی ،المکتبۃ العلمیۃ بالمدینۃ المنورۃ، لصاحبھا، محمد سلطان المنکانی.
صدیق حسن خان: فتح البیان فی مقاصد القرآن، مطبعۃ العاصمۃ شاعر الفلکی بالقاھرۃ۔
مولانا صفی الرحمان، مبارکپوری: الرحیق المختوم ، المکتبۃ السلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور پاکستان.
الطبری، محب، أبو جعفر، أحمد: الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ ،مطبعۃ دار التالیف، 8 شارع یعقوب بالمانیہ، مصر.
القرطبی ،ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الأنصاری الخزرجی شمس الدین (المتوفی: 671ھ):: الجامع لأحکام القرآن، دار الکاتب العربیۃ للطباعۃ والنشر، 1387ھ 197م، الطبعۃ

الثالثۃ عن طبعۃ دار الکتب المصریۃ۔
ابن کثیر، الدمشقی، القرشی: البدایہ والنھایۃ، مترجم از مولانا اختر فتح پوری، نفیس اکیڈمی، اردو بازار کراچی، الطبعتہ الاولی، 1409ھ۔1989ء۔
ابن کثیر: البدایہ والنھایۃ، مکتبۃ المعارف، بیروت مکتبۃ النصر، ریاض، الطبعتہ الاولیٰ، 1966ء۔
ابن کثیر, أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشی البصری ثم الدمشقی (المتوفی: 774ھ): البدایۃ والنھایہ، المحقق: علی شیری، دار إحیاء التراث العربي، الطبعۃ: الأولی 1408، ھ - 1988م۔
مولانا محمد اویس سرور: دیوان حضرت حسان بن ثابت انصاری، مترجم۔ مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔
حافظ محمد انور زاہد: شوق حمد ونعت، مکتبہ محمدیہ۔
محمد علی السَّراج: اللباب فی قواعد اللغۃ وآلات الأدب النحو والصرف والبلاغۃ والعروض واللغۃ والمثل، مراجعۃ: خیر الدین شمسی باشا، دار الفکر – دمشق، الطبعۃ: الأولی، 1403 ھ - 1983م، عدد الأجزاء: 1
محمد بن مکرم بن علی، أبو الفضل، جمال الدین ابن منظور الأنصاری الرویفعی الإفریقی (المتوفی: 711ھ): لسان العرب، دار صادر –بیروت، الطبعۃ۔
المقریزی، احمد بن علی بن عبد القادر، ابو العباس الحسینی العبیدی، تقی الدین (المتوفی: 845ھ): إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدۃ والمتاع، المحقق: محمد عبد

الحمید التمیمی، دار الکتب العلمیۃ–بیروت، الطبعۃ: الأولی، 1420ھ - 1999م۔
ابن ہشام، عبد الملک، ابو محمد: السیرۃ النبویۃ، مطبعہ مصطفی البابی الحلبی واولادہ بمصر۔
ابن ہشام: سیرت النبی ﷺ، مترجم از مولوی قطب الدین احمد صاحب، محمودی، مکتبہ رحمانیہ، اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔
ابن ھشام: عبد الملک بن ھشام بن ایوب الحمیری المعافری، ابو محمد، جمال الدین (المتوفی: 213ھ): السیرۃ النبویہ، تحقیق: مصطفی السقا وإبراھیم الأبیاري وعبد الحفیظ الشلبی، شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی وأولادہ بمصر، الطبعۃ: الثانیۃ، 1375ھ - 1955م۔

ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی کی دیگر تالیفات واصلاحی مضامین

بطورِ ماخذ سیرتِ طیبہ کا نعتیہ کلام - صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

کے نعتیہ کلام کو سیرتِ اس تحقیقی مقالہ میں 83 سے زائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم طیبہ کے ماخذ کے طور پر پیش کیا گیا ہے، ان نعت خواں صحابہ کا مختصر تعارف، شعر ونعت کی شرعی حیثیت اور جاہلی واسلامی ادوار کی شاعری کی خصوصیات وفرق بیان کیا گیا ہے۔(250 صفحات پر مشتمل ہے۔ نیا ایڈیشن- 540 صفحات)

(اشاعت اول) ناشر: ادارہ احیاء تراث السنہ، وزیر آباد (اشاعت دوم) ناشر: جامع مسجد محمدی اہل حدیث، اگوکی سیالکوٹ) (اشاعت سوم) ناشر: کتاب سرائے لاہور

ریاض الخطبات

جلد اول (زیر طبع)

ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی کے تراجم

) قرآن وحدیث کی روشنی میں (دعائیں اور علاج بذریعہ دم

تالیف: الشیخ سعید بن علی بن وھب القحطانی

ترجمہ: ہومیو پیتھک ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی

ناشر: ادارہ احیاء تراث السنہ، وزیر آباد

حج وعمرہ کا طریقہ

تالیف: الشیخ محمد بن صالح العثیمین

ترجمہ: ہومیو پیتھک ڈاکٹر حافظ نثار مصطفی

ناشر: ادارہ احیاء تراث السنہ، وزیر آباد

اہل اسلام کو عام نصیحت (مترجم زیر طبع، تقریبا 6 صفحات پر مشتمل)